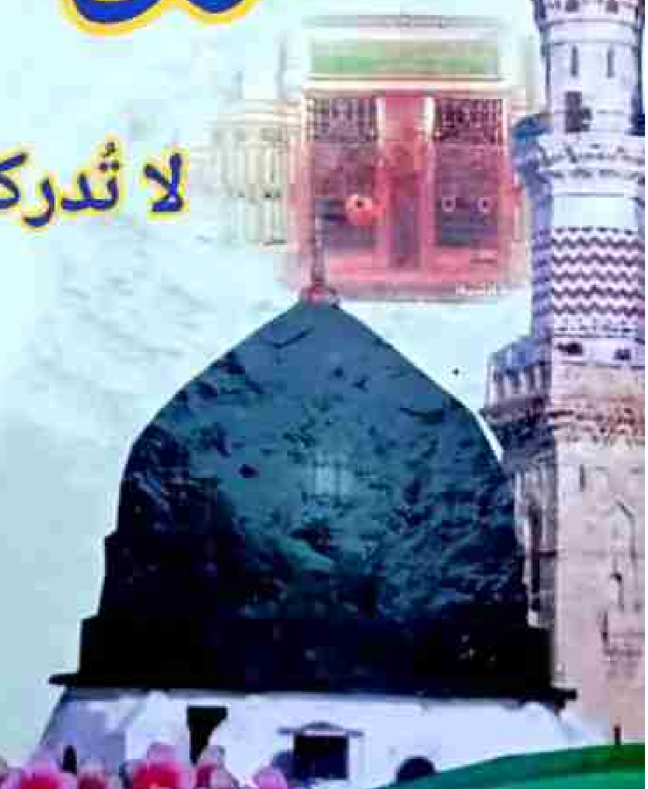
یا احسنؐ یا اجملؐ یا اکملؐ اکرم
واللہ باخلاقک فی الملأ ئیاہی

دَر خَلق و دَر خُلق
توئی نیّرِ اعظم

لا تُدرک اوصافک لَم تُدرکماہی
(حضرت خواجہ محمد قمر الدین
سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)




حافظ محمد زمان خان
چشتی سیالوی

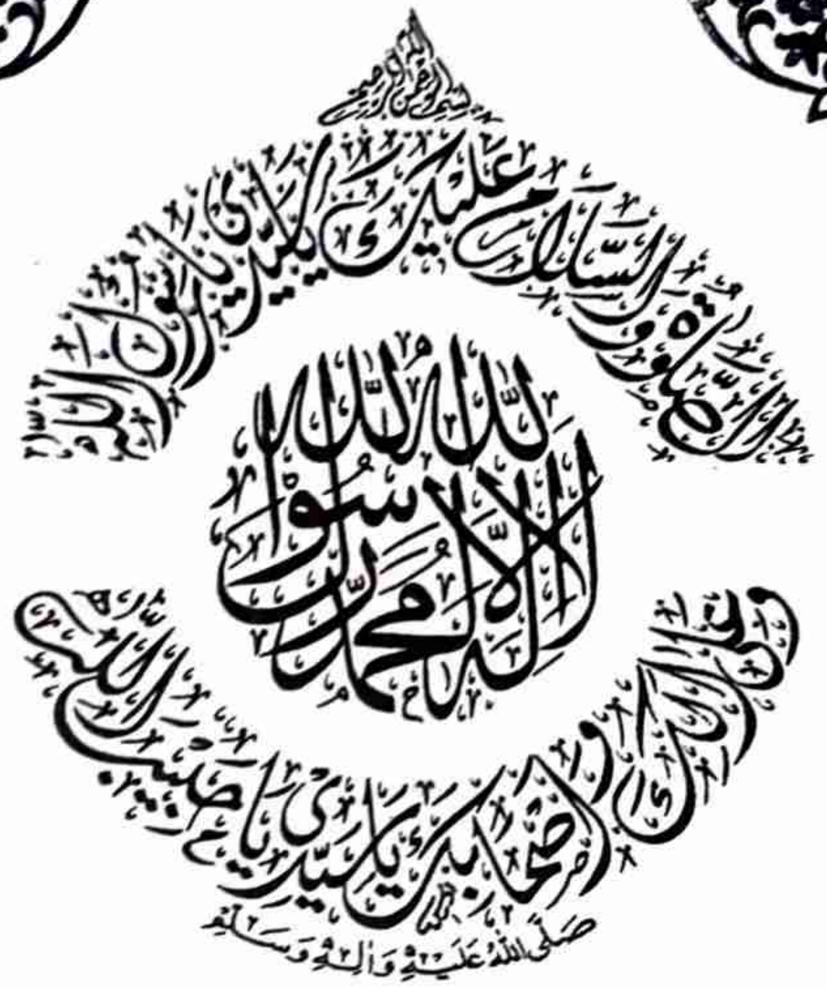
بسم اللہ الرحمن الرحیم

آؤ حسن یار کی باتیں کریں
زلف کی ، رخسار کی باتیں کریں

اگر نہیں تو!

تمہیں نصیب ہو گل اور بہار کی باتیں
کریں گے ہم تو مگر حسن یار کی باتیں

بوجۂ زہد نہیں ہے گریز حسن مجاز سے
تیرے سوا! صلی اللہ علیہ وسلم
حسیں نگاہ میں جچتے تو پیار کر لیتے



مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ — لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ — وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا — وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

نہ تھا یے سبب زمانہ تیرے حسن کا فِدائی

تیری ہر روش تھی دلکش تیری ہر ادا تھی پیاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

"اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے
ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔"

(الم نشرح، ۹۴:۴)

پاسِ توقیرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”نبیٔ مکرم شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک روز نماز فجر کی ادائیگی کیلئے مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہوئے، مسجد میں ایک آدمی سو رہا تھا سرکار علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا پیارے علی! اسے جگا دیجئے تا کہ وہ نماز ادا کر لے۔“

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو ہر نیکی میں سبقت لے جانے والے آقا ہیں تو آپ خود اس کو بیدار فرما دیں۔

فرمایا کہ تم ہی اسے اٹھاؤ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ:

اگر تمہارے اٹھانے سے وہ نہ اٹھا تو صرف گنہگار ہو گا اور میرے اٹھانے سے نہ اٹھا تو مستحق عذاب نار ہو گا ”کیونکہ میرا بلانا اللہ کا بلانا، میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔“

(تفسیر کبیر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ)

علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

؎ آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا



؎ کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
میرے لب پہ مرشد کا جام آ گیا ہے

اور

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو
جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

(خوش بخت مفتی غلام احمد سیالوی)

انوارِ قمریہ

نعت در شان رسالت

۱۸ شوال المکرم ۱۳۹۳ھ بروز چہار شنبہ بوقت اشراق قبلہ و کعبہ شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو بنگلہ شریف میں بلایا۔جب حاضری نصیب ہوئی تو مندرجہ ذیل نعت شریف اپنے دست اقدس سے تحریر کردہ عنایت فرمائی اور حکم دیا اکثر اسے پڑھا کرو تاکہ محبوب کبریا علیہ الصلواۃ والسلام کی نظر عاطفت رہے۔

یہ نعت قبلہ و کعبہ سیدی و سندی حضرت جناب شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ نے محبوب کبریا علیہ الصلواۃ والسلام کی شان میں خود موزوں فرمائی ہے۔

آن جملہ رسل بادی برحق کہ گزشتند   بر فضل تو اے ختم رسل دادہ گواہی
در خلق و در خلق توئی نیر اعظم   لا تدرک اوصافک لم تدرکماھی
یا احسن یا اجمل یا اکمل و اکرم   واللہ باخلاقک فی الملاء یباھی
زآفاق پریدی و زافلاک گزشتی   درجاتک فی السدرۃ غیر المتناھی
بلکیست حقیقت کہ عروج توز سدرۃ   والذکر لنی حیز من جملہ مناھی
عالم بہ ہوا داریت از ہوش برفتہ   آہو شدہ دریم وبصحرا شدہ ماھی
امید بکرمت کہ مکارم شیم تست   من کیستم وچیست معاصی و تباھی
تو باعث تکوین معاشی و معادی   اے عبد الہ ھست مسلم بتو شاہی

عیس نیم از فضل تو اے روح خداوند
نظرے کہ رباید زقمر رنج و سیاہی

صلّ اللہُ علیہ والہٖ وسلم

انتساب

اس لمحۂ پُرنور کے

نام

جب آیتِ صلوٰۃ وسلام

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

نازل ہوئی

○

السلام اے نسبتِ تو تاجِ عشق　　السلام اے دیدِ تو معراجِ عشق

السلام اے صادِقُ الوَعد الامیں　　السلام اے رحمۃ للعالمیں

السلام اے پیکرِ جُود و سخا　　السلام اے قاسمِ مُلکِ خدا

السلام اے شافعِ روزِ حساب　　السلام اے حاصلِ اُمّ الکتاب

السلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم　　السلام اے صاحبِ لطفِ عَمیم

السلام اے واقفِ اَسرارِ کُل　　السلام اے مالک و مختارِ کُل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا

اے پناہِ جہاں سلامٌ علیک — تکیۂ بیکساں سلامٌ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدنیٰ — گردِ راہ کہکشاں سلامٌ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر — با سلیماں رساں سلامٌ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو ام — خُذ یدی اے جواں سلامٌ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم — لُطفِ شایانِ شاں سلامٌ علیک

برہمہ آلِ پاک و اصحابش — فخر ہر دم بخواں سلامٌ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف



بابِ جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخرؔ کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دَستک دینا
اونچی آواز ہوئی ، عمر کا سرمایا گیا

خواجہ غلام فخرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

شاہِ رسل سرکارِ دو عالم   صلی اللہ علیہ وسلم
حسن سراپا عشق مجسم   صلی اللہ علیہ وسلم
کون و مکاں نازاں بوجودش، رونقِ دُنیا جملہ زجودش
رطب لسان ہر قطرۂ شبنم   صلی اللہ علیہ وسلم
خشک لباں و تشنہ و ظمآں از لبِ لعلت چشمۂ حیواں
طالب جرعۂ کوثر و زمزم   صلی اللہ علیہ وسلم
از رہِ لُطف اے شاہ نگاہے جُز تو ندارم ہیچ پناہے
خستہ دلاں را مونس و ہمدم   صلی اللہ علیہ وسلم
شکر کہ دستِ پاکِ ازلی را دستِ خُدائے لم یزلی را
دست بدست از دو گرفتم   صلی اللہ علیہ وسلم
راز سرِ افلاک چہ پرسی قربِ شہِ لولاک چہ پُرسی
فخرِ دنیٰ اَو اَدنیٰ فافہم   صلی اللہ علیہ وسلم

——— خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمہ اللہ

سید مشتاق شاہ گھونٹ۔

الاھداء

سلطان العارفین امام العاشقین شیخ الکاملین
سید السالکین شیخ الاسلام و المسلمین
قمر الملۃ و الدین قاسم فیضان نبوت

حضرت خواجہ حافظ محمد قمرالدین سیالوی نور اللہ مرقدہ
کے حضور
جن کی نگاہ فیض سے ناقص کامل اور کامل رہنما بن گئے

کعبۂ العشاق باشد ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

یہ عاشقوں کا کعبہ ہے یہاں جو ناقص بھی آیا کامل بنا جن کے در کا میں ادنی سے ادنیٰ گدا ہوں

نازم بچشم خود کہ جمال او دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکوئے او رسیدہ است
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ
خاکپائے پیر سیال لجپال
حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ۝ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

(۱) سورۃ النساء: ۴/۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

کُلُّ اَحَدٍ یُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَکُ،اِلَّاصَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

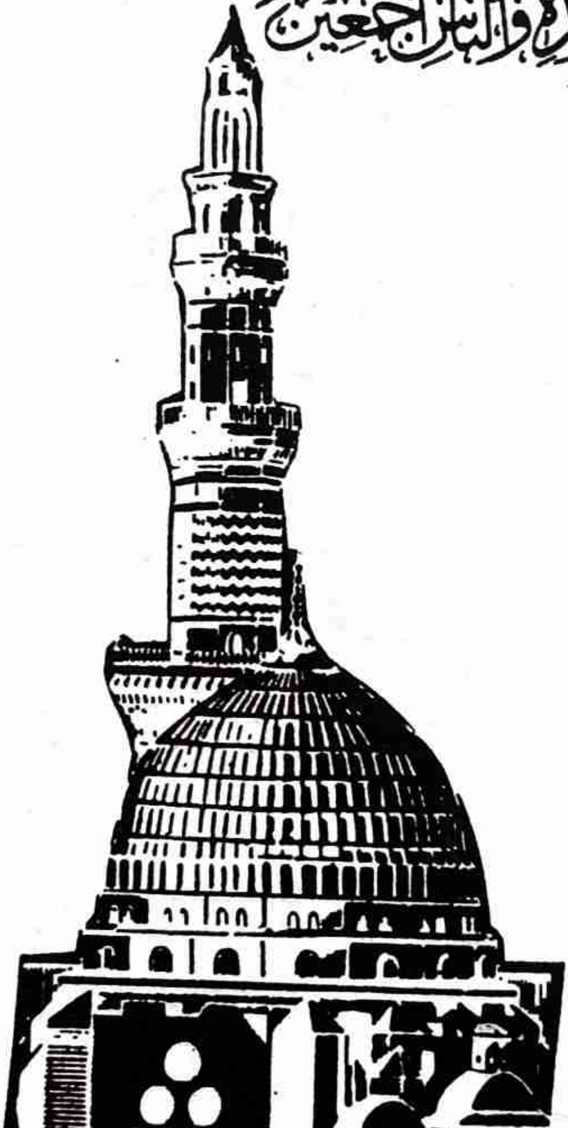
ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشاد مبارک کے کہ اسے کسی صورت میں رد نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۱۸۲/۲

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين



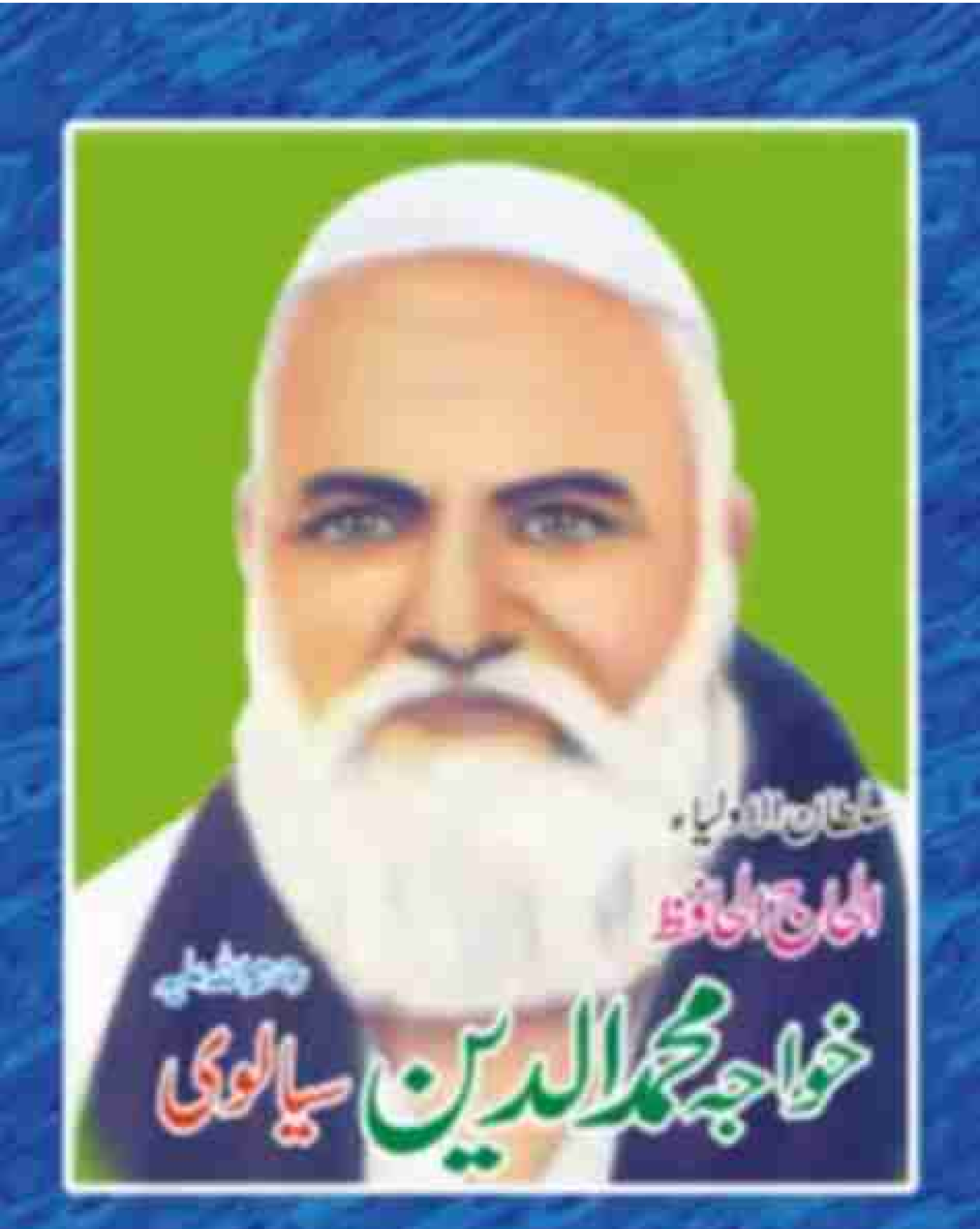
يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا



پیر سیال لجپال حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی
رحمۃ اللہ علیہ اس شعر پر وجد میں آئے تھے۔

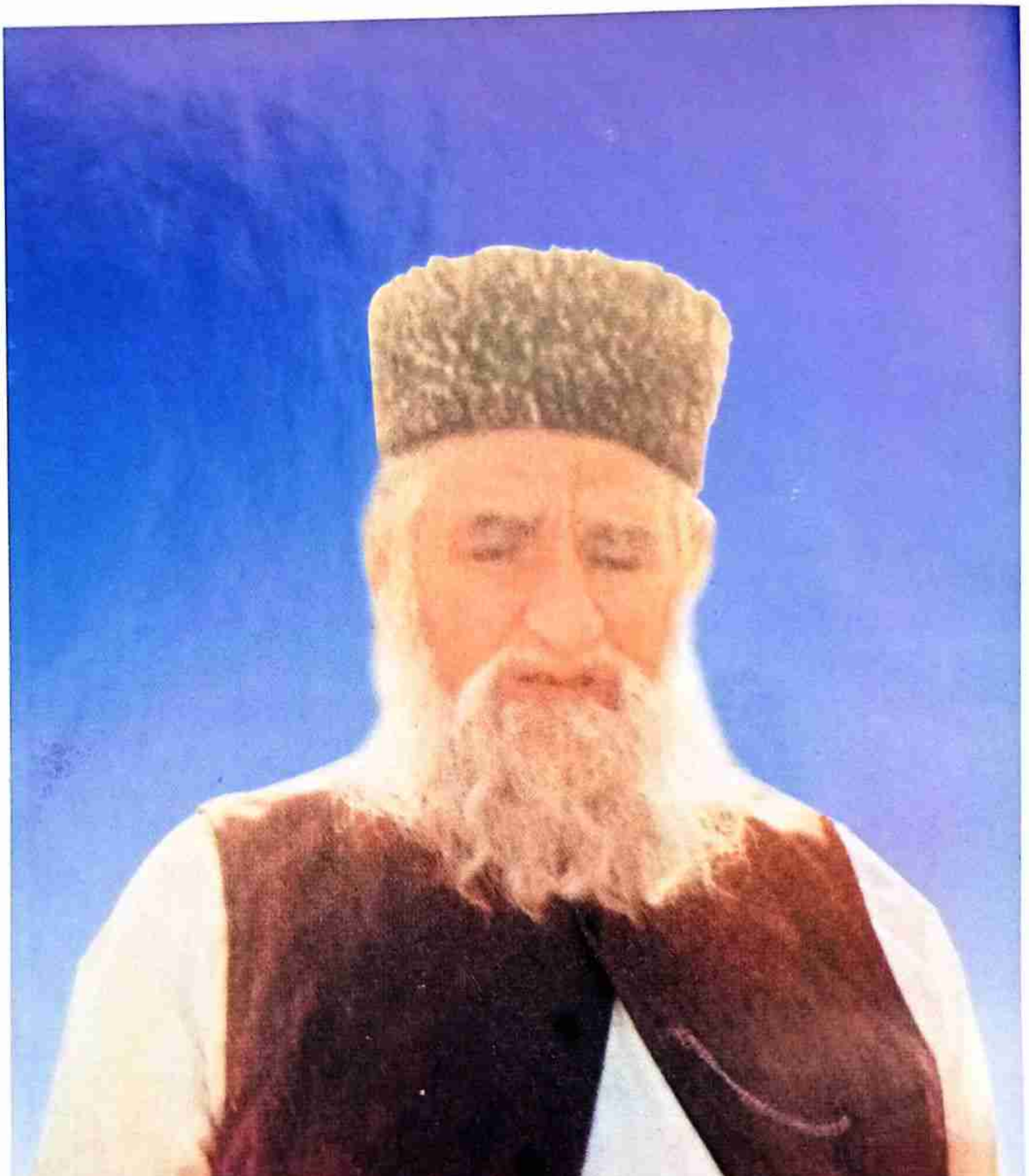
ذکرِ زلف ور خسارِ تو اے ماہ
ملائک ورد صبح شام کردند

(صاحبزادہ حافظ غلام قطب الدین سیالوی)

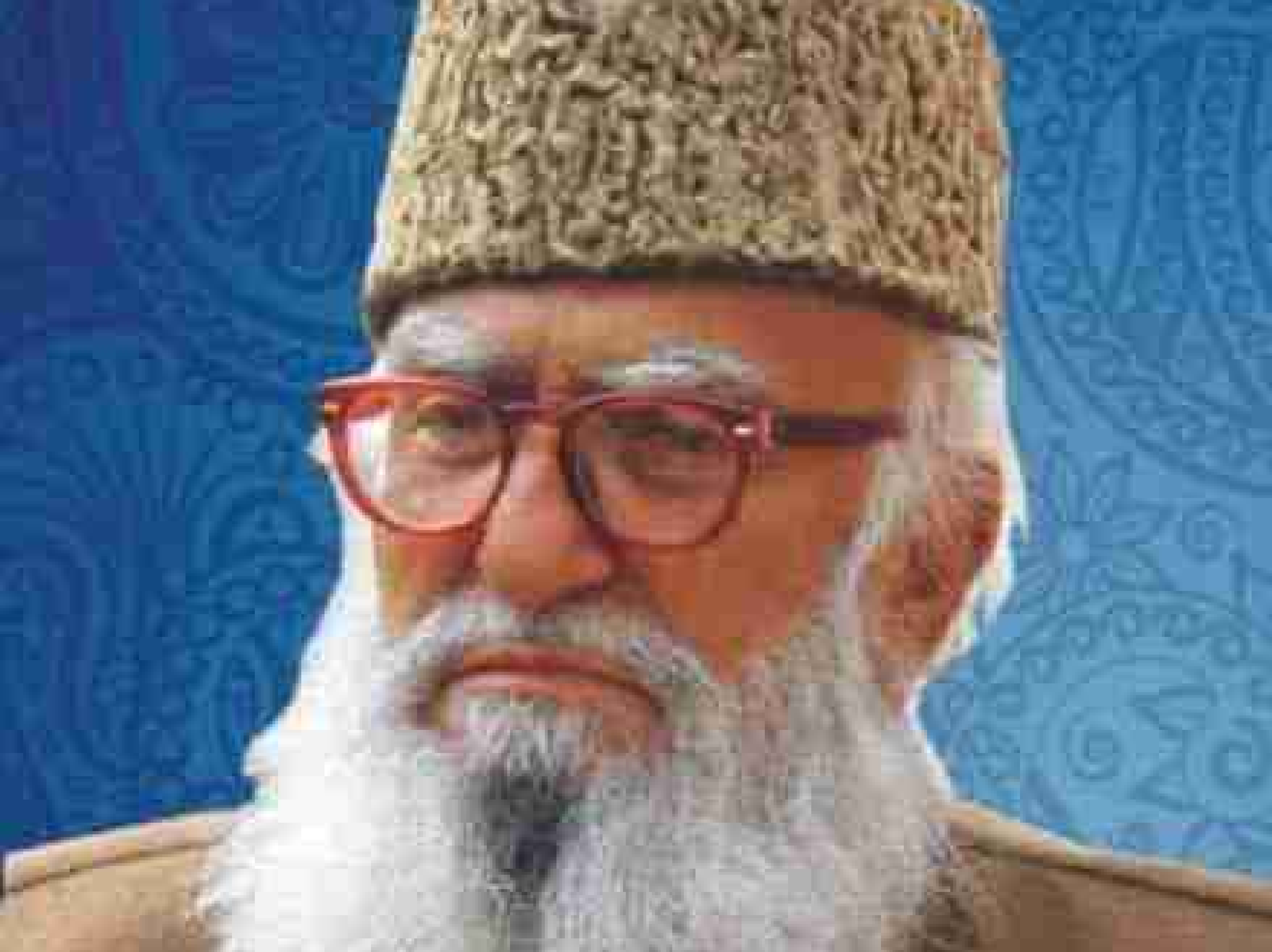

خواجہ محمد الدین سیالوی



خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین ثالث غریب نواز رضی اللہ عنہ



شیخ الاسلام حضرت علامہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ




مریضانِ محبت کو فقط دیدارِ یار کافی ہے
ہزاروں طب کے نسخوں سے نگاہ یار بہتر ہے
(زمان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ عالیہ

چشتیہ نظامیہ سیالویہ

با اجازت

وارثِ نسبتِ پیرِ سیال ضیاءِ چشت

محمد ضیاء الحق سیالوی مدظلہ العالی

سجادہ نشین، آستانہ عالیہ سیال شریف

سرگودھا، پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خُدا! تُو اپنی ذاتِ کِبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر مُحمّد مُصطفٰے ﷺ کے واسطے

مَیں ہوا ہوں سخت زار اِس بندِ محنت میں اسیر
کھول دے مُشکِل علی رضی اللہ عنہ مُشکِل کُشا کے واسطے

خواجۂ بَصری حسن رحمۃ اللہ علیہ کا نام لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدُالواحِدِ رحمۃ اللہ علیہ اہلِ بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طُفیلِ خواجۂ اِبنِ عِیاض رحمۃ اللہ علیہ
شاہِ ابراہیم بَلخی رحمۃ اللہ علیہ باصفا کے واسطے

حضرتِ خواجہ حُذیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ٹک رَحم کر
پھر ہُبَیرِ بَصری رحمۃ اللہ علیہ عِرفانِ ہُدا کے واسطے

خواجۂ مُمشاد رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بُو اِسحاق رحمۃ اللہ علیہ قُطبِ چشتیہ کے واسطے

خواجۂ ابدال احمد رحمۃ اللہ علیہ بُو مُحمّد رحمۃ اللہ علیہ مُقتَدیٰ
خواجہ بُویوسف رحمۃ اللہ علیہ جمالِ اَصفِیا کے واسطے

خواجۂ مَودُودِ حق رحمۃ اللہ علیہ اور خواجۂ حاجی شریف رحمۃ اللہ علیہ
خواجۂ عثمان رحمۃ اللہ علیہ اہلِ اِقتِدا کے واسطے

ہو کرم ہندُ الوَلی خواجہ مُعینُ الدّیں حسن رحمۃ اللہ علیہ
شیخ قطبُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ قطبُ الاَتقِیا کے واسطے

کام کر شیریں طُفَیلِ خواجۂ گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ
اور نظامُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ محبوبِ خدا کے واسطے

دل کو روشن کر طُفیلِ شَہ نصیرُ الدّیں رحمۃ اللہ علیہ چراغ
اور کمالُ الدّیں رحمۃ اللہ علیہ کمالِ اَصفِیا کے واسطے

دُور کر ظُلمت سراجُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ کے لیے
اور عِلمُ الدّیں رحمۃ اللہ علیہ سخی عِلمُ الھُدٰی کے واسطے

حضرتِ محمود رحمۃ اللہ علیہ راجن سرورِ دُنیا و دِیں
اور جمالُ الدّیں رحمۃ اللہ علیہ جَمَن اہلِ صَفا کے واسطے

شہ حَسَن رحمۃ اللہ علیہ اور خواجۂ شَیخِ محمّد رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل
شیخ یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ مَدنی مُقتدٰی کے واسطے

فضل کر مجھ پر طُفَیلِ شَہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ ولی
اور نظامُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ مقبولِ خدا کے واسطے

دین و دُنیا کا وسیلہ پیرِ عالَم فخرِ دیں رحمۃ اللہ علیہ
خواجۂ نورِ محمّد رحمۃ اللہ علیہ رہنما کے واسطے

حضرتِ خواجہ سلیماںؒ دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات ہر اِک مدّعا کے واسطے

کر کرم مجھ پر طُفیلِ خواجۂ عالی جناب
شیخ شمس الدینؒ شمسِ چشتیہ کے واسطے

شیرِ میدانِ وِلایت شیخ شمس الدیںؒ سیال
مقتدائے چشتیاں بحرِ صَفا کے واسطے

کر عِنایت کی نظر اے خالقِ ارض و سما
خود محمد دینؒ فیضانِ عطا کے واسطے

غوثِ اعظم حضرتِ ثالث، مجدّدِ دین کے
اُس ضیاءُ الدین رحمۃ اللہ علیہ غازیٔ بے رِیا کے واسطے

فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ سیال
نورِ چشمِ مُصطفٰی نورِ ضیاء کے واسطے

حضرتِ حافظ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ قمری کے طُفیل
کر عطا نورِ صفا اِس بو ضیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ ضیاء الحقّ حمیدی مدظلہ العالی کے طُفیل
کر کرم ہم پر ضیاءِ چشتیہ کے واسطے

بخش دے اپنی مَحبت قَطعْ کر دے ما سِوا
برکتِ پیرانِ شجرہ رضی اللہ عنہم چشتیہ کے واسطے

دعا بعد از شجرۂ مبارکہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسَالُكَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡكَ الۡمُنۡكَرَاتِ
وَحُبَّ الۡمَسَاكِیۡنِ وَأَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ وَتَرۡحَمۡنِیۡ، وَإِذَا أَرَدۡتَّ
فِتۡنَةً فِیۡ قَوۡمٍ فَتَوَفَّنِیۡ غَیۡرَ مَفۡتُوۡنٍ، وَأَسَالُكَ حُبَّكَ
وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیۡ إِلٰی حُبِّكَ۔
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

اعلامیہ

19 ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ 23 جولائی 2019ء بروز منگل بوقت 12:30 بجے دن

مقام تقریب: بنگلہ آستانہ مقدسہ سیال شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد

الحمد للہ! ہم اہلسنت وجماعت اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو اس کا ہمسر نہیں ٹھہراتے۔ اللہ کریم کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ ومبرا اور تمام عظمتوں کا مالک سمجھتے ہیں۔ تمام کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ حیات بعد الموت، حشر ونشر اور جنت ودوزخ کو حق سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ انبیاء ورسل سے افضل واعلیٰ سمجھتے ہیں اور سابقہ تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بے پناہ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہوئے انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں اور انہیں خلیفہ اول بلافصل خلیفۃ الرسول برحق مانتے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی برحق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین کو خلیفہ ثالث برحق اور مولائے مرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ رابع مانتے ہیں۔ اور اسی ترتیب سے ان میں افضلیت تسلیم کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی عزت وعظمت کے خلاف اشارے، کنائے یا صراحت کے ساتھ طعن وتشنیع کرنے والے کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں اور اسی طرح اہلبیت اطہار سے بغض رکھنے والے ہر شخص کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں کف لسان (خاموشی) اور ان کے فضائل ومناقب کے بیان کو شعار ایمان (نشانی) سمجھتے ہیں۔

یہ تمام عقائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، آئمہ اہل بیت اطہار، اجلہ تابعین، آئمہ اربعہ: امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت امام غزالی، شیخ محی الدین ابن عربی، امام عبدالوہاب شعرانی، شیخ فریدالدین عطار، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت الشاہ احمد رضا محدث بریلی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضور خواجہ خواجگان بہار چشت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی، قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے اجلہ علماء ومشائخ سے ثابت ہیں۔ ان ہی عقائد کا مفصل تذکرہ اہلسنت کے عقائد کی کتب معتبرہ مثلاً فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ، کتاب الابانہ، شرح العقائد النسفیہ وغیرہ میں موجود ہے اور ان ہی عقائد پر ماتریدیہ اور اشاعرہ کا اتفاق ہے۔

پوری امت کی طرح یہی عقیدہ مشائخ چشت علیہم الرضوان کا بھی ہے اور اسی عقیدے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اعلامیہ کے طور پر آستانہ مقدسہ سیال شریف کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ مریدین ومتوسلین اور خلفاء کے لیے سند رہے۔

مشائخ عظام

- حضور امیر شریعت خواجہ حمید الدین سیالوی (آستانہ مقدسہ سیال شریف)

- سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب (کھچی شریف)
- پیرزادہ ابوالحسن محمد شاہ (آستانہ عالیہ بھیرہ شریف)
- پیر سید کرامت علی حسین شاہ (علی پور سیداں شریف)
- پیر محمد حسین یارہ صاحب (بارہ شریف والے)
- جناب پیر غلام رسول قاسمی صاحب
- حضرت صاحبزادہ حامد عزیز صاحب (آستانہ عالیہ مسکان شریف)
- سید شہزاد حسین شاہ (شہریار شریف)
- سید فیض الحسن شاہ (جھوراں شریف)
- سید افتخار حیدر شاہ
- سید عمر طاہر شاہ (شاہ جیونہ)
- جناب فیض امین (امونیاں شریف)
- سید سلیم شاہ (بھیں کھیل)

- صاحبزادہ محمد بشیر الدین معظمی (قمر العلوم گجرات)
- سید انیس حیدر شاہ صاحب (آستانہ عالیہ جلالپور شریف)
- مفتی شکیل احمد صاحب (دینہ جہلم)
- پیر محمد انور قریشی صاحب (پنڈ دادنخان)
- پیر سید علامہ ریاض الحسن شاہ صاحب (صدر جماعت اہلسنت چکوال)
- پیر محمد معظم الحق معظمی (سجادہ نشین خانقاہ معظمیہ)
- سید ممتاز احمد شاہ (چکوال)
- سید نصیر الدین شاہ صاحب
- سید حسن رضا شاہ
- قبلہ نور امین (چکوڑی شریف)
- جناب مفتی شوکت صاحب
- سید علم الدین شاہ (خواجہ آباد شریف)



آستانہ عالیہ سیال شریف قریہ عظیمہ سیال شریف ضلع سرگودھا

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

ہو نعتِ بشر کیا کوئی شایانِ محمد ہے جبکہ خدا خود ہی ثنا خوانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

اللہ رے جولان گہ عرفانِ محمد ہے ہر دو جہاں گوشۂ دامانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہے آیتِ حق نام خدا شانِ محمد تفسیر اسی کی ہے یہ قرآنِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

درکار و سزاوار و مریضانِ محمد درمانِ مسیحا نہیں دربانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

تھمتے نہیں اشکِ غمِ ہجرانِ محمد رہتے ہیں سدا طالب دامانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہو جائے جو یہ عشق میں قربانِ محمد کہلائے مری جان حزیں جانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہیں لعل و جواہر لب و دندانِ محمد گویا ہے دہن پاک بدخشانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

رکھتا ہے ستوں چار یہ ایوانِ محمد وہ چار جو ہیں خاصۂ خاصانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

یارب! رہوں دن رات غزل خوانِ محمد ہو جائے حسن بھی ترا حسانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

رفعت ہو بیاں کیا جسے کہتے بھی ہیں معراج پائیں ترے ایوان کی ہے اے شانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہر سنتِ حضرت پہ چل سر کے بل اے دل! کر دے جو خدا تجھ کو ادب دانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

کیا بات ہے حضرت کے اطاعت کے شرف کی شاہانِ دوعالم ہیں غلامانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

تخلیقِ دوعالم کے ہوئے آپ ہی باعث دیکھے کوئی شان و سر و سامانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہے دعوت ہر جن و بشر تا بہ قیامت عالم میں بچھا خوان پُر الوانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہر ایک نبی کا تھا جدا لونِ نبوت آخر یہ کھلا، تھے وہ سب اَلوانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

جاں دینے کو تیار ہی رہتے تھے صحابہؓ کافی تھا فقط جنبش مژگانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ان مختلف الشان بزرگوں نے دکھائی نیرنگی گلہائے گلستانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

انکارِ نبی لازم انکارِ اَحد ہے ایمانِ خدا لازمِ ایمانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

سُن کہتی ہے کیا آیت قُل فَاتَّبِعُوْنِی محبوب خدا تابع فرمانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

ہے طاعتِ حق صل علیٰ طاعتِ احمد کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

دانائے عرب کا بھی ابوجہل پڑا نام ہونا تھا یہی تھا بھی وہ نادانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

کفارِ عرب ہوتے تھے نظروں میں مسخر شیروں کے شکاری تھے غزالانِ محمد
میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ابتدائیہ

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین و آسمان' جن و انسان' چرند و حیوان' الغرض! سارے جہاں کو بڑے احسن انداز سے تخلیق فرمایا' اور انسان کو اشرف المخلوقات کا تاج پہنا کر اس فرشِ خاکی میں اپنا نائب ہونے کا شرف عطاء فرمایا۔ اور ''کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ'' کا تاج ہمارے سروں پر سجایا' رحیم و کریم ہے وہ ذات کہ جو دو جہاں کا خالق و مالک ہے' جو کہ تمام مخلوق کا رازق ہے۔

پاکی ہے خالقِ کائنات عزوجل کو اور وہ تمام نقائص وعیوب سے پاک ومنزہ ہے۔ اس کا علم ازلی اَبدی ہے جس کی وسعتوں کی ابتداء ہے نہ انتہاء' اور کوئی چیز بھی اس کے علم سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ہمارے ظاہر و باطن کو اچھی طرح جانتا ہے اور ہمارے ارادوں کو جاننے والا ہے' تمام مخلوق اسی کی محتاج ہے' وہ کسی کا محتاج نہیں۔ تمام مخلوق سے ان کے کاموں کے بارے میں پوچھا جائے گا جبکہ اس ذاتِ عزوجل سے کوئی بھی پوچھ گچھ کرنے والا نہیں۔

انسانوں کو وجود بخشا اور پھر ان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء و رسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل فرمائی' جس میں ہمارے لیے اوامر و نہی' جنت و دوزخ' وعظ و نصیحت کو بیان فرمایا اور اچھے اور بُرے کی پہچان کرادی' تاکہ ہم ان احکامات پر عمل پیرا ہو کر اس کی اَبدی نعمتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں'

اور بروزِ محشر اس کی بارگاہ میں سرخرو ہوسکیں، اور انسانوں کی بہتری کے لیے، انسانوں کے فائدے کے لیے، اس جہاں میں بے شمار نعمتیں عطاء فرمائی ہیں، اور اس کی ہم پر اتنی نعمتیں ہیں کہ اگر ہم ان کو شمار میں لانا چاہیں تو ان کو ہرگز شمار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ خالق و مالک عزوجل خود ارشاد فرماتا ہے کہ میری نعمتیں تم پر اتنی ہیں کہ اگر تم ان کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے۔

اس جہاں میں کروڑوں نعمتیں ایسی ہیں کہ جن سے ہم دن رات مستفیض ہو رہے ہیں، فرش سے عرش تک، مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک، ذرے سے پہاڑوں کی قطاروں تک، قطرے سے سمندر کی ڈھاٹے مارتی موجوں تک، الغرض! نظرِ انسان جہاں تک پہنچتی ہے اور انسان اپنے اردگرد جس طرف بھی اپنی نظر کو اٹھاتا ہے تو اس کو بے شمار نعمتیں نظر آتی ہیں۔ ہمارے ربِ عزوجل نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازا ہے کہ اگر ہم ان کا احاطہ کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکتے اور اس کا ان نعمتوں پر شکر ادا ہی کر سکتے ہیں۔

ان تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت کہ جن کے صدقے ہمیں یہ تمام نعمتیں ملیں، کہ جن کے صدقے ہمیں عدم سے وجود بخشا گیا، اور جن کے صدقے یہ زمین و زمان، فلک و کہکشاں، جن و انسان کو بنایا گیا، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، صادق و امین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، کہ یہ تمام نعمتیں انہیں کے صدقے ہیں۔ اگر آپ نے اس دنیا میں جلوہ گر نہ ہونا ہوتا تو ربِ کائنات، اس دنیا کو تخلیق نہ فرماتا، اُسی کی طرف عاشقوں کے امام مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی اشارہ کر گئے کہ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

اور حقیقت امر بھی یہی ہے کہ یہ بزمِ کائنات کو انہی کے لیے سجایا گیا اور چرند و پرند، جمادات و حیوانات، جن و انسان کو اس زمین میں بسایا گیا، اب ان انسانوں کو چاہیے

تو یہ تھا کہ ہمیشہ اس خالقِ کائنات عزوجل کی حمد وثناء اور شکر ادا کرنے میں مصروف رہتے کہ جس نے اُن کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے دن رات اس کی عبادت کرتے اور اپنے عمل میں اضافہ کرتے۔

اگر دن رات اس خالق عزوجل کی حمد وثناء نہیں کرتے' اور دیگر نفلی عبادات نہیں کر پاتے تو کم از کم ان کو سستی وغفلت کا شکار بھی نہیں ہونا چاہیے' اپنی ہٹ دھرمی کی بناء پر انہیں اللہ عزوجل ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم واحترام میں کمی بھی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اگر اس دنیا میں ہم نفلی عبادات نہیں کرتے تو بروزِ قیامت اس کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی زندگی نفلی عبادات میں نہیں گزاری' اس کے برعکس اگر کوئی اللہ عزوجل ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادب واحترام میں کمی کرتا ہے' اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ کہتا ہے تو ضرور بہ ضرور وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور بروزِ محشر وہ سب سے زیادہ ذلیل تر ہوگا۔ اور اس دنیا میں بھی اس کا بہت بُرا انجام ہوگا جو کہ علماء کرام نے ارشاد فرمادیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کرنے والے کی سزا قتل ہے' اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی کہ اگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے ساتھ مسلمان جیسا سلوک کریں گے تو اس طرح توہین وبے ادبی کا دروازہ کھل جائے گا اور ہر منافق وگندے ذہن والا انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرے گا تو جب اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی تو وہ کہے گا کہ میں نے تو توبہ کرلی ہے۔ اس لیے علماء کرام نے اس کی سزا مقرر کردی ہے کہ کوئی بھی ان پاک ہستیوں کی شان میں توہین کی جسارت نہ کرے۔ اور ہمیشہ ان کے معاملہ میں محتاط رہے۔

لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ آج اس معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو بظاہر مسلمان نظر آتے ہیں اور مسلمانوں کے لبادے میں ملبوس ہیں' ان کی وضع قطع تو مسلمانوں جیسی ہے لیکن ان کے دل بے ایمانوں جیسے ہیں اور وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان

میں گستاخی و بے ادبی کے مرتکب ہوتے ہیں اور ہمارے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں، اور ہم پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔

لیکن اس کا انکار بھی کوئی نہیں کرسکتا کہ آج اس دور میں لوگ اپنے بچوں کو اسلامی ماحول سے دور رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مولوی حضرات ہی فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں۔ ان کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اس فتنہ وفساد کی جڑ کون لوگ ہیں؟ اور کون مسلمانوں کے درمیان انتشار برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج سے چودہ سو سال پہلے کی طرف اگر نظر اُٹھائیں' اور ابتدائے اسلام کا نقشہ اپنے ذہنوں میں لائیں اور اسکے بعد خلفاء راشدین وتبع تابعین کے دور کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس وقت اتنا فتنہ وفساد اور اتنا مسلمانوں کے درمیان انتشار نہیں تھا' لوگ اسلام سے دور نہیں تھے بلکہ دن بدن مسلمانوں کو فتح وترقی نصیب ہوتی تھی' چونکہ ہم بھی اسلام کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں' ہم اسلام کا پرچم دنیا کے کونے کونے پر بلند دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان نفوسِ قدسیہ کے حالات کا مطالعہ کرنا پڑے گا' ان کی مشکبار سیرت سے اپنے دلوں کو مہکانا ہوگا اور ان کے طریقوں کو اپنانا ہوگا' اور یہ جاننا ہوگا کہ ان کو اتنی بڑی بڑی فتوحات کیسے نصیب ہوگئ' اتنے کم عرصہ میں اسلام دنیاءِ عالم میں کیسے پھیل گیا' حالانکہ اس وقت مسلمانوں کے پاس اتنا مال و زر نہیں تھا' اتنا جنگی ساز وسامان نہیں تھا' کھانے پینے کے لیے اتنی وافر مقدار میں غذا نہیں تھی تو پھر وہ کس طرح کامیاب ہوگئے؟ کیسے انہوں نے کفار کی بولتی بند کردی؟ اور کیسے ہمیں یہ سہولتیں مہیا کردی کہ ہم نے گھر بیٹھے اسلام کے گلشن کو اپنے دل کی کیاریوں میں سجالیا۔ اور اپنی سانسوں کو اس عطر سے مہکالیا کہ ہمیں کلمہ پڑھنے پر کسی اذیت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا' ہمیں کوئی اسلامی احکامات پر عمل کرنے سے نہیں روک سکتا' یقیناً یہ ان نفوسِ قدسیہ کی محنت ہے جس کا صلہ ہمیں آج گھر بیٹھے مل رہا ہے۔

ابتدائے اسلام اور غلبۂ اسلام

اگر ہم ان پاک ہستیوں کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو شروعِ اسلام میں اسلام

کے غلبہ کی چند وجوہات سامنے آتی ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ ہر میدان میں کامیاب ہوتے تھے اور کسی میدان میں کفار ان کو مغلوب نہیں کر سکتے تھے۔ان وجوہات میں سے چند ایک ذکر کرتے ہیں' تا کہ ہمیں بھی اس طرح اپنی زندگیوں کو گزارنے کا طریقہ پتہ چلے اور ہم بھی اس دور میں فتحِ اسلام کے لیے بھرپور کوشش کریں۔

عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ابتدائے اسلام میں اسلام کے غلبہ کی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ان نفوسِ قدسیہ کے دل میں عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راسخ تھا اور ان کا جینا مرنا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے لیے تھا' وہ صبح وشام عشق ومحبت کا درس دیا کرتے تھے اور حضور علیہ السلام سے والہانہ محبت کیا کرتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ان کے لیے جینا' مرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا' کیونکہ ان کے دلوں میں دنیا کی محبت نہیں تھی بلکہ آقائے دنیا کی محبت تھی۔ان کے دل حضور علیہ السلام کے عشق سے منور تھے' اور اس محبت کا جذبہ ہی تھا کہ وہ میدان میں ہزاروں کفاروں سے اکیلے اکیلے مقابلہ کرلیا کرتے۔اگر کوئی ایک صحابیٔ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی میدانِ جنگ میں اُترجاتا تو کفار میں لرزہ طاری ہوجاتا تھا کہ کون ان سے مقابلہ کرے' اور محبت کی بناء پر ہی وہ ہر میدان سے کامیاب لوٹتے تھے' ان کی محبت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ

حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کون نہیں جانتا' آپ نے بہت ساری جنگوں میں حصہ لیا اور آپ کے ہاتھ سے بہت سے ملک فتح ہوئے' اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کتنے بہادر اور جنگ جو تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یہ خواہش تھی کہ میں اللہ عزوجل کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں' اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جسم پر بے شمار تلوار کے زخموں کے نشان تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کامیابی کا راز بھی عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تھا آپ حضور علیہ السلام سے تو والہانہ محبت کرتے تو تھے' لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت کرتے تھے' اور عشق ومحبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ محبوب کی ہر

چیز سے محبت کی جائے' جیسا کہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند بال مبارک اپنی ٹوپی میں رکھا کرتے تھے اور جنگ میں اس ٹوپی کو اپنے سر پر پہنا کرتے تھے' ایک مرتبہ جنگ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گر گئی' اس ٹوپی کو تلاش کرنے کے لیئے آپ رضی اللہ عنہ نے اتنا شدید حملہ کیا کہ دشمنوں کی کثیر تعداد ہلاک کر دی' تو صحابہ کرام نے ان سے پوچھا کہ آخر کیا وجہ تھی کہ آپ نے ایک ٹوپی کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال دی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حملہ میں نے ٹوپی کے لیئے نہیں کیا تھا' بلکہ ان مبارک بالوں کے لیے کیا تھا جو کہ اس ٹوپی میں تھے' تاکہ میں ان کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور حضور علیہ السلام کے مقدس بال مشرکوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔

اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں ج ۳ص ۲۹۹' اور قاضی عیاض نے شفاء شریف میں ج ۲ص ۴۴ ذکر کیا۔

اس روایت سے فتح کی ایک وجہ ظاہر ہوتی ہے کہ حضور علیہا السلام سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے اگر ہم محبت رکھیں گے اور اس کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کریں گے تو ہر کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور کسی بھی میدان میں ہم مغلوب نہیں ہوں گے۔ یہاں پر ایک بات عرض کرتا چلوں کہ اگر اس طرح حضور علیہ السلام سے والہانہ محبت کرنا شرک ہوتا' اس طرح اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر حضور علیہ السلام سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی حفاظت کرنا شرک ہوتا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ان کے بعد تبع تابعین اس طرح ہرگز نہ کرتے۔

ایک اور روایت عشق و محبت والی پڑھیے اور جھومیے' جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت چمڑے کے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا' ان کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی تھا' جسے حاصل

کرنے کے لیے صحابہ کرام جھپٹ رہے تھے، جسے پانی کا کچھ حصہ مل جاتا، وہ اپنے جسم پر مل لیتا اور جسے پانی نہ ملتا، وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی حاصل کر لیتا۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۳۱، کتاب الوضوء)

یہ تھی صحابہ کرام کی حضور علیہ السلام سے اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت کہ جو ان نفوسِ قدسیہ کو کسی میدان میں مغلوب نہیں ہونے دیتی تھی اور کفار جب اس طرح صحابہ کرام کا عشق و محبت کو دیکھتے تھے تو خود بہ خود ہار مان جاتے تھے کہ یہ حضرات جب اپنے آقا علیہ السلام سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا اتنا احترام کرتے ہیں تو خود اپنے آقا علیہ السلام کا کتنا ادب و احترام کرتے ہوں گے۔ جب دشمنانِ اسلام نے یہ منظر دیکھا تو بہت گھبرائے کہ اس طرح تو ان کا مقابلہ ناممکن ہے اور ہم انہیں کسی بھی طرح مغلوب نہیں کر سکتے، تو انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ کس طرح ان پر فتح حاصل کی جائے؟ تو کسی نے کہا کہ ان سے جنگ کی جائے اور انہیں بالکل ہی ختم کر دیا جائے۔ کسی نے کہا کہ (نعوذ باللہ) ان کے آقا (علیہ السلام) کے ساتھ کوئی کارروائی کی جائے کہ جب یہ ہی نہ رہیں گے تو یہ خود بخود ہار مان جائیں گے۔ لیکن جب انہوں نے اس کے نتائج پر غور و خوض کیا کہ ہم کتنے جانثاروں کو قتل کریں گے اور کتنوں سے جنگ و جدال کریں گے اگر کسی حیلہ سے ہم نے ان کو شکست دے بھی دی تو ان کے بعد آنے والی نسلوں سے کس طرح مقابلہ کیا جائے گا؟ اور ان پر کس طرح غلبہ حاصل کیا جائے گا؟ اور پھر وہی صورتِ حال بن جائے گی کہ ہم کتنے عاشقوں کو، کتنے محبانِ رُسل کو قتل کریں گے، آخر کار ان میں یہ فیصلہ طے ہوا کہ ہو سکے تو ان کے دلوں سے عشقِ رسول کی شمع کو ہی گُل کر دیا جائے اور ان کے دلوں سے محبتِ رسول کو ہی نکال دیا جائے تا کہ نہ ان کے دلوں میں محبتِ رسول ہو گی، اور نہ ہی یہ ہم سے مقابلہ کر سکیں گے۔ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا تھا کہ ؎

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدی ان کے جسم سے نکال دو

آخرکار انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انہی میں سے کچھ ایسے لوگوں کو تیار کیا جائے جو وضع قطع میں بالکل انہی کی طرح ہوں' اور بظاہر مسلمانوں کے لباس میں ملبوس ہوں' تاکہ مسلمان ان کا جبّہ و دستار دیکھ کر ان کی پیروی میں لگ جائیں اور پھر آہستہ آہستہ وہ ان کے دلوں سے عشقِ رسول ﷺ کو ہی ختم کر دیں۔ ان بظاہر مسلمان نظر آنے والوں کی انہوں نے تنخواہیں مقرر کیں' اور ان کو ہر طرح کی سہولتیں فراہم کیں' مدارس قائم کرنے میں ان کی امداد کیں۔

آخرکار سلسلہ چلتا چلتا یہاں تک پہنچ گیا کہ وہ علانیہ حضور علیہ السلام کی شان میں توہین و گستاخیاں کرنے لگے' اور آپ ﷺ کا ادب و احترام کرنے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے لگے' اور ایسے ایسے لٹریچر اور ایسے ایسے بیانات وجود میں لانے لگے کہ جن کو پڑھ کر دل کانپ اُٹھتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ ایک اُمتی ہو کر اپنے نبی کی شان میں ایسے ایسے مجروح الفاظ کہے کہ جو ایک ایمان والا نہیں کہہ سکتا' اور ان لٹریچر اور بیانات کو سن کر بعد میں آنے والی نسلیں بھی فتنہ و فساد میں مبتلا ہو گئیں کہ اب اس دلدل سے کس طرح نکلیں۔ اور وہ مسلمانوں کی نئی نسلوں کو اسلام سے دور کرتے چلے گئے۔ اور آج کا دور آپ کے سامنے ہے کہ اگر ایک گھر میں چار بھائی ہیں تو ان میں سے ہر ایک الگ الگ فرقے سے تعلق رکھتا ہے' ان کی آپس میں بھی نہیں بنتی' اور ان کے عقائد و نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر تمام مسلمان آج بھی اکٹھے ہو جائیں تو دشمنوں کی جرأت نہیں کہ وہ اسلام کی طرف' قرآن کی طرف' اور صاحبِ قرآن کی طرف میلی نظر سے بھی دیکھ سکیں۔ مگر کیا کریں کہ...... ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگر اسلام کے لبادے میں ملبوس کوئی شخص حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی جسارت کرتا ہے' دشمن تو پہلے ہی یہی چاہتے ہیں کہ اس طرح یہ آپس میں لڑ جھگڑ کے ختم

ہو جائیں۔

اس کی ایک وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری بھی ہے اور یہ ساری بے ادبی و گستاخی کی خرابیاں ناقص تعلیم اور اسلام سے بے خبری کی وجہ سے جنم لیتی ہیں جب فتنہ وفساد اور بے ادبی و گستاخیوں کی وجہ سے ماحول خراب ہوتا ہے' تو اہلِ حق وصداقت علماء کرام اسلام کے دفاع کا فریضہ ادا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی تحریر وتقریر' درس و تدریس کے ذریعے حق کو واضح کرتے ہیں اور باطل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ حق و باطل کو واضح کر دیا جائے اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا دنیا و آخرت میں انجام کیا ہے؟ اس کو واضح کر دیا جائے' اور گستاخانِ رسل کا انجام واضح کر دیا جائے اور ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے' اس کو ذکر کر دیا جائے تا کہ آنے والی نسلیں گستاخی و بے ادبی سے محفوظ رہیں اور ان کے سایہ سے بھی بچتی رہیں' انشاء اللہ عزوجل آنے والے صفحات پر آپ ان گستاخانِ رسل کا انجام بھی پڑھیں گے کہ جو گستاخی و بے ادبی کی وجہ سے دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا ہوئے اور ذلت ان کا مقدر بن گئی۔

فکرِ اسلامی

ابتدائے اسلام میں غلبہ اسلام کی وجوہات میں سے ایک وجہ فکرِ اسلامی تھی۔ ان مسلمانوں کی' ان نوجوانوں کی فکر اسلامی تھی اور وہ ہر وقت اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ ان کی آپس میں محبتیں اور نفرتیں اسلام کے لیے تھیں' وہ آپس میں دوستیاں' رشتہ داریاں اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کیا کرتے تھے' اور ہر کام قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے طریقوں پر کیا کرتے تھے اور ان کی وضع قطع اسلامی تھی۔ وہ سر سے لے کر پاؤں تک اسلامی سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام کی سنتوں پر عمل پیرا تھے' ان کے دل محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معطر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا

رعب و دبدبہ کفار پر تھا اور وہ اپنی کم تعداد ہونے کے باوجود میدانِ جنگ میں فتح حاصل کرلیا کرتے تھے' ان نوجوانوں میں کچھ کر گزرنے کا جذبہ تھا' اسی لیے بڑے سے بڑا پہاڑ بھی انہیں ذرہ دکھائی دیتا تھا' اور ان پر کسی چیز کا رعب و دبدبہ نہیں' اور انہوں نے بلاخوف وخطر اسلام کے پیغا کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ اپنے گھربار' کاروبار' مال و دولت سب کچھ اسلام پر قربان کردیا' ان کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ آج ہم گھر بیٹھے اسلام کی تعلیمات کو سیکھ رہے ہیں اور بلاخوف وخطر اللہ عزوجل کی عبادت کرسکتے ہیں۔

لیکن اس کے برعکس اگر آج ہم اپنے اوپر' اپنے گردونواح پر نظر دوڑائے' اپنی فکروں کا فائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ کتنا ہم اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔ اور ہماری فکریں اسلامی طرز کے موافق ہیں کہ نہیں؟

نوجوان اگر اپنے اوپر غور کریں اور اپنی وضع قطع کا جائزہ لیں تو خود پتہ چل جائے گا کہ وہ کن کے طور طریقوں پر چل رہے ہیں۔ آج نوجوانوں نے حضور علیہ السلام کی سنتوں کو چھوڑ کر فیشن کو اپنا لیا ہے۔ اور کفار کے طور طریقوں پر چل پڑے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ہمارا رعب و دبدبہ کفار کے دلوں سے نکل گیا ہے اور وہ بے دھڑک اسلام' قرآن اور صاحبِ قرآن (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خلاف ناپاک سازشیں کر رہے ہیں اور اسلام کو دنیائے عالم سے مٹا دینا چاہتے ہیں' اور اس معاملے میں سب کفار یکساں نظر آتے ہیں۔

تاریخِ اسلام کا اگر مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ کفار' ابتداء ہی سے اسلام کے خلاف ہیں اور جتنے انہوں نے مسلمانوں پر ظلم ڈھائے' مسلمانوں کا قتل عام کیا' ان کے سرتن سے جدا کر کے سروں کے مینار بنائے' کسی قوم سے نہیں کیا گیا۔ اور دورِ حاضر بھی آپ کے سامنے ہے کہ مسلمانوں پر کتنا ظلم وستم کیا جارہا ہے؟ مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کیا جارہا ہے' اس کا مشاہدہ آپ کشمیر و فلسطین اور دیگر اسلامی مما لک پر ہونے والے تشدد سے کر سکتے ہیں۔

میرا مقصد تاریخ بیان کرنا نہیں بلکہ آپ کو ان مسلمانوں کے حال کی طرف متوجہ

کرنا ہے کہ ان پر کتنے کتنے ظلم کیے جا رہے ہیں' اور ہم بداعمالیوں کے سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے ذہنوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالتے ہوئے اُن مظلوم مسلمانوں کا احساس کرنا چاہیے' کیونکہ وہ مظلوم بھی تو ہمارے ہی مسلمان بھائی ہیں' اگر ان کو کوئی زخم لگے تو اس درد کو اپنے اوپر محسوس کریں۔

اس کو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بڑے احسن انداز میں بیان کر دیا کہ مسلمانوں کو آپس میں کیسا ہونا چاہیے؟ اور آپس کے دکھ درد کو کس طرح محسوس کرنا چاہیے؟ اور کس طرح دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھنا چاہیے' جیسا کہ

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں' کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مثل المؤمنين فی توادهم وتراحمهم وتعأطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تداعٰی له سائر الجسد بالسهر والحمی۔

(بخاری شریف:۶۰۱۱' مسلم شریف:۲۵۸۶)

یعنی ''مؤمنین کی مثال آپس میں مؤدت کے لحاظ سے' آپس میں رحم کے لحاظ سے اور مہربانی کے لحاظ سے جسد واحد کی طرح ہے کہ جب اس کے کسی بھی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس کو محسوس کرتا ہے''۔

تو جس طرح کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن بے تاب ہو جاتا ہے' اس کا سکون پریشانی میں بدل جاتا ہے اور رات بھر اس کو نیند نہیں آتی' اگر زخم پاؤں پر لگتا ہے تو اس کا درد محسوس کرتے ہوئے آنکھ ساری رات نہیں سوتی۔ اور دیگر اعضاء بھی درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی آپس میں اس طرح ہو جانا چاہیے کہ اگر دنیا کے کسی بھی کونے میں ہمارے مسلمان بھائی کو کانٹا لگے تو اس کا درد ہمارے دل میں محسوس ہو۔ اور فوراً اس کا انتقام لینے کے لیے بیدار ہو جائیں' اگرچہ اس کا ملک وشہر اور ہے' لیکن وہ ہمارا مسلمان بھائی ہے' اور اس کے دُکھ درد میں شریک ہونا چاہیے' اور اس کے لیے

ہماری فکریں اسلام کے موافق ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ہماری فکریں مختلف ہوں گی، ہماری فکریں ان نفوسِ قدسیہ جیسی نہیں ہوں گی تو ہم ان کے دُکھ درد میں شریک نہیں ہوسکتے۔

آج بھی اگر ہم وہ دور دیکھنا چاہتے ہیں، اور اسلام کے پرچم کو دنیا کے کونے کونے پر بلند دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں میدانِ عمل میں اترنا ہوگا۔ حضور علیہ السلام کی سنتوں کو اپنانا ہوگا، اپنے دلوں کو محبتِ رسول (ﷺ) سے مہکانا ہوگا، اور گستاخانِ رُسل سے پیچھا چھڑانا ہوگا اور ان کو ان کے انجامِ بد تک پہنچانا ہوگا، جب اسطرح ہم اپنی فکروں کو، اپنے ذہنوں کو کرلیں گے تو یقیناً فتح ہماری ہوگی اور غلبہ اسلام ہوگا، اور کوئی طاغوتی قوت ہمیں شکست نہیں دے سکے گی اور نہ ہی ہمارے آگے سر اُٹھا سکے گی۔

اب ہم قرآن و حدیث کی رُو سے ان واقعات کو ذکر کرتے ہیں کہ جن میں گستاخانِ رُسل کا انجام بیان کیا گیا اور یقیناً قرآنِ پاک لغویت سے پاک ہے، اس میں جو واقعات بھی پچھلی اُمتوں کے ذکر کیے گئے ہیں، وہ ہمارے لیے عبرت ہیں کہ ہم ان کو پڑھ کر اللہ عزوجل و رسل علیہم السلام کی مخالفت سے باز رہیں اور ان سے محبت والی زندگی گزاریں۔ تاکہ ان واقعات کو پڑھ کر ہماری آنے والی نسلیں بھی گستاخی و بے ادبی سے دور رہیں۔ چونکہ آج کا دور آپ کے سامنے ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی خبیث ذہن کا مالک نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کردیتا ہے اور دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی کو اپنے سر اُٹھالیتا ہے، اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہر مسلمان پر فرض ہے اور آپ ﷺ کی عزت و توقیر کرنا اور آپ کی بے ادبی و گستاخی سے بچنا ہر مسلمان کے لیے ضروری امر ہے، کیونکہ آپ ﷺ کے بارے میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی بندے کو دائرۂ اسلام سے خارج کردیتی ہے، اور اس کے تمام اعمال اکارت جاتے ہیں، اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ پر آپ ﷺ کی عزت و توقیر کے بارے میں

ارشادات فرما دیئے۔

چنانچہ سورۃ الفتح: ۸۔۹ میں اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے:

(۱) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ (الفتح: ۸۔۹)

ترجمہ: ’’بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا، تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو‘‘۔

ان دو آیتوں میں سے آخری آیت میں غور کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلے ایمان کا ذکر فرمایا کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ، پھر تعظیم و توقیر کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد اپنی عبادت و تسبیح بیان کرنے کا حکم فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ سب سے پہلے ایمان لانا ضروری ہے اور ایمان کے ساتھ ساتھ تعظیم و توقیر بھی ضروری ہے، کیونکہ اگر ایمان ہوا، دل میں اللہ عزوجل اور اس کے رسل علیہم السلام کی عزت و توقیر ہوئی، تو ہی یہ سب نوافل اور دیگر عبادات کام آئیں گی، ورنہ بغیر عزت و توقیر کے یہ سب چیزیں اکارت جائیں گی۔ اور بغیر تعظیم و توقیر کے کی ہوئی عبادت سب باطل و بے کار ہو گی...... کیونکہ اگر صرف اور صرف ایمان اور عبادت بغیر تعظیم کے نجات کے لیے کافی ہوتی تو شیطان لعین کبھی اللہ عزوجل کی بارگاہ سے دھتکارا نہ جاتا اور نہ اس کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مردود قرار دیا جاتا، کیونکہ عبادت کے لحاظ سے وہ بہت آگے تھے، رب العزت عزوجل کی بارگاہ میں صبح و شام سجدے کیا کرتا تھا اور اللہ عزوجل پر ایمان بھی تھا، لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم کی باری آئی تو تعظیم نہ کرنے کی وجہ سے اس کی سب عبادت، اس کے سب سجدے مردود ہو گئے اور وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ سے دھتکار دیا گیا۔

آج بھی اگر غور کیا جائے تو عبادت کرنے والے بہت ہیں، اللہ عزوجل کی بارگاہ

میں سجدے کرنے والے بہت ہیں، دن رات تسبیح پڑھنے والے بہت ہیں، لیکن جب انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کے بارے میں ان کے سامنے گفتگو کی جائے تو فوراً کفر و شرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تعظیم تو صرف اور صرف اللہ عزوجل کی کی جاتی ہے، اس کو ہم بھی مانتے ہیں کہ تعظیم سب سے پہلے اللہ عزوجل کی جو کہ حقیقی خالق و مالک ہے، اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے نیک بندوں کا احترام اور ان کی عزت و توقیر بھی ضروری ہے، جس کا اللہ عزوجل نے ہمیں حکم دیا ہے، لہٰذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ عزوجل کے نیک بندوں کی عزت و توقیر کریں اور ان کی گستاخی و بے ادبی سے بچتے رہیں۔

(۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝ (الحجرات:۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے''۔

یہ بات واضح رہے کہ جب تک تعظیم ہے تو عبادت کام کی ہے، اگر ذرا سا بھی تعظیم کے دائرے سے نکل گئے تو کوئی عبادت، عبادت نہیں اور کوئی نیکی قبول نہیں، اور یہ ادب و احترام انبیاء علیہم السلام کی ظاہری حیات کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ تا قیامت یہ اصول بنا دیا گیا ہے کہ بغیر تعظیم و توقیر کے عبادت کسی کام کی نہیں، اور یہ آیت کریمہ تب نازل ہوئی کہ جب بعض صحابہ کرام نے ماہِ رمضان کے روزوں میں تقدیم و تاخیر کی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض صحابہ رمضان کے ماہ سے پہلے روزے رکھنا مقدم کرتے اور نبی کریم ﷺ سے پہلے روزے رکھنا شروع کر دیتے تو اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو''۔ (المعجم الاوسط:۲۷۳۴، ج۳)

(۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (الحجرات:۲)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! (عظیم) نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، اور ان کے سامنے بلند آواز سے بات نہ کرو، جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز سے باتیں کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے''۔

ابن ابی ملیکہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قریب تھا کہ دو سب سے افضل مسلمان ہلاک ہو جاتے، جب بنو تمیم کی جماعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو ان میں سے ایک (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان پر اقرع بن حابس کو امیر بنائیے، جو بنو مجاشع کا بھائی ہے، اور دوسرے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کسی اور کو امیر بنانے کے لیے کہا، نافع نے کہا: مجھے اسکا نام یاد نہیں ہے، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم صرف میری مخالفت کا ارادہ کر رہے ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میری مخالفت کا ارادہ کر رہے ہو، حتیٰ کہ اس معاملہ میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! اس نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو''۔ (صحیح البخاری: ۴۸۴۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! اس (عظیم) نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو'' تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا: میں اہلِ دوزخ سے ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے سے رک گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے ان کے متعلق پوچھا: اے ابو عمرو! ثابت کو کیا ہوا؟ کیا وہ بیمار ہیں۔ حضرت سعد نے کہا: وہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے ان کی بیماری کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت سعد، حضرت ثابت کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے

کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بولتا ہوں' لہٰذا میں اہلِ دوزخ سے ہوں۔

حضرت سعد نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! وہ اہلِ جنت سے ہے۔ (صحیح البخاری:۴۸۴۶)

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے' اس میں ہے کہ:

عروہ نے نبی ﷺ کے اصحاب کو بغور دیکھنا شروع کیا' اس نے کہا: بخدا! رسول اللہ ﷺ جب بھی تھوکتے تھے' تو کوئی نہ کوئی صحابی اپنا ہاتھ آگے کر دیتا' پھر اس لعاب مبارک کو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں پر ملتا اور جب آپ کسی کام کا حکم دیتے تو سب اس کو کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور جب آپ وضو کرتے تو آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے کے لیے وہ ایک دوسرے پر اس طرح جھپٹ پڑتے کہ لگتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے' اور جب آپ بات کرتے تو آپ کے سامنے سب خاموش ہو جاتے' آپ کی تعظیم کی وجہ سے وہ آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے تھے۔ جب عروہ کفارِ قریش کی طرف واپس آ گیا تو اس نے کہا: اے میری قوم! بخدا! میں کئی بادشاہوں' قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے پاس وفد بن کر گیا ہوں اور بخدا! میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم کی جاتی ہو' جیسی تعظیم اصحاب' محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔ بخدا! جب وہ تھوکیں تو کوئی نہ کوئی صحابہ اس کو اپنی ہتھیلی پر لے لیتا ہے' پھر اس کو اپنے چہرے اور جسم پر ملتا ہے اور جب وہ کسی کام کا حکم دیں تو اس کو کرنے کے لیے سب ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہیں' اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے بچے ہوئے پانی کو لینے کے لیے وہ ایک دوسرے پر جھپٹ پڑتے ہیں' اور جب وہ بات کرتے ہیں تو سب خاموش ہو جاتے ہیں' وہ آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے۔

(صحیح البخاری:۲۷۳۲-۲۷۳۱)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ادب، اجلال اور احترام کا صحابہ کرام اس طرح لحاظ کرتے تھے کہ آپ کے سامنے بالکل ساکت اور جامد بیٹھے رہتے تھے اور مطلقاً ہلتے بھی نہیں تھے گویا کہ وہ اس طرح بیٹھتے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے اور ان کے ہلنے سے وہ پرندے اُڑ جائیں گے۔

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ٥ (الحجرات:۴)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ آپ کو حجروں سے باہر پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں''۔

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ عرب کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: ہمیں اس شخص کے پاس لے چلو، اگر یہ نبی ہیں تو ہم اور لوگوں کی بہ نسبت سعادت حاصل کریں گے اور اگر یہ بادشاہ ہیں تو ہم ان کے زیر سایہ رہیں گے، میں ان کو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے گیا اور بتایا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ پھر وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حجروں کے پاس گئے اور زور زور سے پکارنے لگے: یا محمد! یا محمد! یا محمد! تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی۔ (المعجم الکبیر:۵۱۲۳)

علامہ قرطبی لکھتے ہیں: دوپہر کے وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے تو کچھ لوگ آ کر پکارنے لگے: یا محمد! یا محمد! ہمارے پاس آئیں، آپ بیدار ہو کر باہر آئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (الجامع لاحکام القرآن ج۶ ص۲۸۱)

(۵) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ٥ (الحجرات:۵)

ترجمہ: ''اور اگر وہ صبر کرتے حتیٰ کہ آپ (خود) ان کی طرف باہر آتے تو یہ ان کے لیے زیادہ اچھا تھا، اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے''۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو نیند سے بیدار کرنا بھی آپ کے ادب و احترام کے خلاف ہے اور آپ کا نام لے کر آپ کو بلانا بھی آپ کے ادب واحترام کے خلاف ہے۔ سورۃ الحجرات کی یہ تمام آیات آپ کے ادب اور احترام اور آپ کے اجلال اور اکرام پر دلالت کرتی ہیں۔

(۶) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (البقرہ:۱۰۴)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! (اپنے رسول کو) راعنا نہ کہو' انظرنا (ہم پر نظر کریں) کہو اور خوب سن لیا کرو' اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان نبی ﷺ سے راعنا کہتے تھے' یعنی ہماری رعایت فرمایئے اور ہماری طرف التفات اور توجہ فرمایئے' جب کوئی بات سمجھ نہ آتی تو وہ اس موقع پر کہتے تھے: ''راعنا'' ہماری رعایت فرمائیں' یہود کی لغت میں یہ لفظ بددعا کے لیے تھا' اور اس کا معنی تھا: سنو! تمہاری بات نہ سنی جائے' انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور کہنے لگے کہ پہلے ہم ان کو تنہائی میں بددعا دیتے تھے اور اب لوگوں اور برسر محفل ان کو بددعا دینے کا موقع ہاتھ آگیا تو وہ نبی ﷺ کو مخاطب کر کے راعنا کہتے تھے اور آپس میں ہنستے تھے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہود کی لغت کا علم تھا' انہوں نے جب ان سے یہ لفظ سنا تو انہوں نے کہا: تم پر اللہ کی لعنت ہو' اگر میں نے آئندہ تم کو نبی ﷺ سے یہ لفظ کہتے ہوئے سنا تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔ یہودی نے کہا: کیا تم لوگ یہ لفظ نہیں کہتے؟ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور مسلمانوں سے کہا گیا: جب کوئی بات سمجھ نہ آئے تو تم راعنا نہ کہو' بلکہ انظرنا کہو۔ ہم پر نظر رحمت اور مہربانی فرمائیں' تا کہ یہود کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ صحیح لفظ کو غلط معنی میں استعمال کریں اور پہلے ہی نبی ﷺ کی بات غور

سے سن لیا کرو، تا کہ یہ نوبت نہ آئے۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۲ ص ۵۷)

ان آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنا ایسا فعل قبیح ہے کہ اس سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور بندہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا، اگر نکاح والا تھا تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا؟ اس کو آئندہ صفحات پر بیان کریں گے۔

یاد رہے کہ ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ اللہ عزوجل و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں سے محبت و رغبت رکھنا ایمان کے منافی ہے، یعنی ان کی گستاخی پر مطلع ہونے کے باوجود اگر ان کے ساتھ میل جول رکھے گا اور انہیں اچھا جاننے لگا تو خود ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور دائرۂ اسلام سے نکل جائے گا، اور واقعتاً مسلمانوں سے یہ توقع بھی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ گستاخوں کو اچھے جانیں گے بلکہ مؤمن تو ہے ہی وہ جو اللہ عزوجل اور اس کے رسل علیہم السلام کے دوستوں سے دوستی رکھے اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔

یہ تو قرآنی آیات تھیں، جن میں ہمیں عزت و توقیر کا حکم دیا گیا ہے، اب ان نفوسِ قدسیہ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں جنہوں نے جو بھی بھلائی سیکھی، آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سیکھی، ان کا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و توقیر کے بارے میں کیسا طریقہ کار تھا اور وہ کس طرح آپ سے اور جس چیز کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہو جاتی، کا ادب و احترام کیا کرتے تھے۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ رب العالمین کا انسان کو تخلیق کرنے کا ایک مقصد ہے اس نے اپنے کرم سے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے وہ عظیم ہے، حَیٌّ وَ قَیُّوْمٌ ، عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔اس کائنات کے تمام افراد جن ہوں یا انسان، عورت یا کہ مرد ہر فرد اس کے علم میں ہے۔

انسان نادان اپنے مالک وخالق کو بھول بیٹھا ہے اور صرف اس عارضی دنیا میں رہنے کے لئے بہتر سے بہترین آرام وآسائش کے لئے، عزت ووقار کے لئے، شہرت واقتدار کے لئے اور حلال وحرام کی تمیز ختم کر کے حصولِ دنیا کی لگن میں مگن ہے۔اللہ رب العالمین اپنے وعدے کے مطابق ہر ایک کو اُس کے نصیب کا رزق دیے جا رہا ہے اس نے تو اعلان کر رکھا ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا [1]

''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

---

[1] (پارہ:۱۲، سورۃ ھود، آیت:٦)

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [1]

"اور وہ وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں انسان کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔"

پس ہمیں چاہیے رزق حلال کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں اس لئے کہ محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ [2] طلبِ رزق میں رزاق عالم کے احکامات سے دوری کب مناسب ہے؟ اور رہی بات اس حقیقت کی کہ ہم میں سے کچھ احباب جو کہ رحمان کو راضی کرنے کے لئے مساجد میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں ان میں سے اکثر اسلام کی حقیقی روح سے نا آشنا ہیں۔

مادہ پرستی نے فحاشی وعریانی کے ذریعہ نسلِ نو کو دینِ متین سے دور کر دیا ہے ہمیں جان لینا چاہیے کہ یہ زندگی دار العمل ہے اور ہر صالح عمل کی بنیاد میں جب تک روحِ ایمان، تقاضائے ایمان موجود نہ ہو تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات جملہ حسنات کوئی معانی نہیں رکھتے۔

روحِ ایمان، جانِ ایمان، کمالِ ایمان، تقاضائے ایمان اللہ پاک کے محبوب امام الانبیاء، نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔ بقول شاعر

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

مغز قرآں ، روح ایماں، جان دیں
ہست حب رحمۃ للعالمین

---

[1] (پارہ:۲۸، سورۃ الطلاق، آیت:۳)

[2] (الخفاجی: حاشیۃ الشھاب علی تفسیر البیضاوی، سورۃ القصص، ج ۷ ص ۸۴، مطبوعہ دار صادر، بیروت)

اب ہمیں ذرا تفکر کرنا چاہیے کہ ہمارے دل و دماغ، فکر و نظر میں کس کی محبت غالب ہے۔ سب سے پہلے رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ رب العالمین نے محبت فرمائی اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کائنات کو تخلیق فرما دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ❶

"اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا"

جی ہاں! ضابطہ یہی ٹھہرا ہے:

مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ ❷

"جس سے محبت کی جائے اس کا ذکر کثرت سے کیا جائے"

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ** ❸

"جسے جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔"

حضرت عباس بن فضل العجلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے پاس لوگوں نے دنیا کی بڑی کثرت سے مذمت کی تو وہ فرمانے لگیں:

---

❶ (پارہ: ۳۰، سورۃ الم نشرح، آیت: ۴) ❷ (ملا علی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب: الحب فی اللہ ومن اللہ، الفصل الاول، تحت الرقم: ۵۰۰۷، ج ۸ ص ۳۱۳۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) ❸ (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب الاول: فی الذکر وفضیلتہ، رقم الحدیث: ۱۸۲۵، ج ۱ ص ۲۱۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: ۸۳۱۲، ص ۶۰۶، مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث، القاھرۃ)

اَقِلُّوا مِنْ ذَمِّ الدُّنْيَا، فَاِنَّهُ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ [1]

"دنیا کی اتنی مذمت نہ کرو، کیونکہ جسے جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا تذکرہ بھی کثرت سے کرتا ہے"

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں جن نفوسِ قدسیہ نے معراج حاصل کی وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین تھے ان ہستیوں میں سے ایک سے بڑھ کر ایک اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق ومحب تھا اگر آقائے نامدار، مدنی تاجدار، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح معنوں میں محبت کرنے کا ڈھنگ سیکھنا ہو تو ان عظیم ہستیوں کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ارشاد ہے: اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اهْتَدَيْتُمْ [2]

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کسی کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاو گے۔"

---

[1] (ابن ابی الدنیا: الزھد، الرقم: ۴۳۴ ۵، ص ۲۲۸، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق) (ابن ابی الدنیا، ذم الدنیا، الرقم: ۴۶۴، ص ۱۸۴، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت)

[2] (قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الباب الثالث: فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبرہ، الفصل السادس: من توقیرہ وبرہ توقیر اصحابہ وبرھم، جلد ۲ ص ۵۶، مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور) (ابن بطۃ: الابانۃ الکبری، باب: التحذیر من استماع کلام قوم یریدون نقض الاسلام۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۷۰۲، جلد ۷ ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، مطبوعہ دار الرایۃ للنشر والتوزیع، الریاض) (السلمی، آداب الصحبۃ، الصحبۃ مع اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ والصحبۃ علی وجوہ۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۱۹۲، ص ۱۱۷، مطبوعہ دار الصحابۃ للتراث طنطا، مصر) (ابو القاسم الاصبھانی: الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اھل السنۃ، رقم الحدیث: ۹۷، جلد ۱ ص ۲۵۴، رقم الحدیث: ۱۳۷، جلد ۱ ص ۲۹۸، مطبوعہ دار الرایۃ الریاض، السعودیۃ)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے سے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عشق کے اسرار و رموز منکشف ہوں گے نت نئے مقامات ومنازل کے دروازے کھلیں گے اور اس کے ہم آہنگ معرفت الھیہ بھی روشن ہوتی جائے گی۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا رنگ اور ڈھنگ کیا تھا، وارفتگی کا عالم کیا تھا بندہ ناچیز نے ان اوراق میں مختصر ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے تا کہ ہم اسوہ صحابہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کے رُخ کو تبدیل کر سکیں۔اور جامِ محبت سے منزل حق کو پاسکیں۔زندگی کے ان مختصر لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے آیئے جامِ محبت کے گھونٹ پی کر اللہ کے دوستوں کی صف میں شامل ہونے کی سعی کریں۔

قرآن مجید کا حکم:

قرآن مجید ایک آفاقی کتاب ہے،ضابطہ حیات ہے،قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔قرآن مجید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ
وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُنِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَاوَمَسٰكِنُ تَرْ ضَوْ نَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ [1]

"تم فرماؤ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری عورتیں اور تمھارا کنبہ اور تمھاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمھیں ڈر ہے اور تمھارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اس آیت کریمہ میں ہر قسم کے بندھنوں کا ذکر فرمایا جارہا ہے جس میں انسان اپنے آپ کو اپنی فطرت اور ضرورت کے باعث بندھا ہوا پاتا ہے ماں باپ کی محبت اپنی اولاد سے اور اولاد کی اپنے ماں باپ سے، بھائی کی، بہنوں کی باہمی اُلفت میاں بیوی کا گہرا تعلق انسانی فطرت کے تقاضے میں مال کاروبار اور مکانات وغیرہ سے انسان کا لگاو اس لیے ہے کہ وہ زندگی بسر کرنے اور اسے عزت وآرام سے گزارنے میں ان کا محتاج ہے۔دین اسلام کیونکہ دین فطرت ہے وہ انسان کے طبعی تقاضوں اور اس کی ضروریات کا مناسب خیال رکھتا ہے۔اس لیے اس نے یہ حکم نہیں

[1] (پارہ:۱۰،سورۃ التوبۃ،آیت:۲۴)

دیا کہ سرے سے یہ محبت کے رشتے توڑ ڈالے جائیں اور ان چیزوں سے بالکل توجہ ہی ہٹالی جائے لیکن انسانی زندگی کی غرض و غائیت اپنی چیزوں تک محدود نہیں بلکہ ان سے بہت آگے اور بہت بلند ہے اس لیے انسان کو اپنے تعلقات اور اپنی اشیاء میں کھو جانے سے روکا ہے اور حکم دیا کہ بے شک ان اشیاء سے محبت پیار کرو لیکن صرف اس حد تک جبکہ یہ چیزیں تمھاری روحانی ترقی میں حائل نہ ہوں۔ اور اللہ تعالٰی اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق سے نہ ٹکرائیں۔ ایثار وشہادت کے میدان میں جانے سے تمھارا راستہ نہ روکیں اگر کبھی ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو پھر ان تعلقات کو اور ان چیزوں کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے آگے نکل جائے۔ تب تم اپنے آپ کو ایماندار کہلانے کے حق دار ہو۔" ❶

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ❷

"اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمھیں دوست رکھے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

---

❶ (تفسیر ضیاء القرآن، سورۃ التوبۃ، زیر آیت: ۲۴، حاشیہ: ۳۱، جلد ۲ ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور) ❷ (پارہ: ۳، سورۃ آل عمران، آیت: ۳۱)

آیئے اپنے محبوب نبی، جانِ کائنات، فخرِ کائنات، مقصودِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو ارشاداتِ مبارکہ کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مقدس ہے:

① لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ [1]

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

② مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ [2]

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب: حب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم من الایمان، رقم الحدیث: ۱۴، ۱۵، ص ۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (المسلم: صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب: وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر من الاھل والولد و الوالد والناس اجمعین الخ، رقم الحدیث: (۱۶۸، ۱۶۹)، ۴۴، ص ۴۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ، المقدمہ، کتاب السنۃ، باب: فی الایمان، رقم الحدیث: ۶۷، ص ۱۳، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (النسائی: سنن النسائی، کتاب الایمان وشرائعہ، باب: علامۃ الایمان، رقم الحدیث: ۵۰۱۶، ۵۰۱۷، ۵۰۱۸، ص ۸۹۴، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض)

[2] (ابن عساکر: تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ۸۲۵، انس بن مالک بن النضر ۔۔ الخ، جلد ۹ ص ۳۴۳، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق) (ابن منظور الافریقی مختصر تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: انس بن مالک بن النضر ۔ الخ، جلد ۵ ص ۶۷، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر دمشق)

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

خلیفہ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جامِ محبت پیا اور کیفیت محبت کا یوں اظہار کیا کہ صبح قیامت تک ہر صاحبِ ایمان کو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈھنگ عطا فرما دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جن کو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ قربِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب تھا۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی تعداد اڑتیس ہوگئی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ کفار کے سامنے دعوت اسلام اعلانیہ پیش کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوبکر! ہم ابھی تعداد میں کم ہیں" مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار اسلام کی اجازت مرحمت فرمادی۔

وَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فِي النَّاسِ خَطِيْبًا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ ، فَكَانَ اَوَّلَ خَطِيْبٍ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ دینا شروع کیا جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما

تھے۔ پس آپ ہی وہ پہلے خطیب تھے جنہوں نے سب سے پہلے
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوگوں کو بلایا"

اسی بنا پر آپ کو اسلام کا "خطیب اول" کہا جاتا ہے۔ نتیجتاً کفار نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور آپ کو اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ خون میں لت پت ہو گئے، انہوں نے اپنی طرف سے آپ کو جان سے مار دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ شاید آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے تو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ کے خاندان کے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ آپ کو اٹھا کر گھر لے گئے اور آپس میں مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ ہم اس ظلم کا ضرور بدلہ لیں گے لیکن ابھی آپ کے سانس اور جسم کا رشتہ برقرار تھا۔ آپ کے والدِ گرامی ابو قحافہ، والدہ اور آپ کا خاندان آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں تھا، مگر جب ہوش آیا اور آنکھ کھولی تو آپ رضی اللہ عنہ کی زبان اقدس پر جاری ہونے والا پہلا جملہ یہ تھا:
مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟" تمام خاندان اس بات پر ناراض ہو کر چلا گیا کہ ہم تو اس کی فکر میں ہیں اور اسے کسی اور کی فکر لگی ہوئی ہے۔ آپ کی والدہ آپ کو کوئی شے کھانے یا پینے کے لئے اصرار سے کہتیں، لیکن اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مرتبہ یہی جواب ہوتا، کہ اس وقت تک کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک مجھے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر نہیں مل جاتی کہ وہ کس حال میں ہیں۔ لخت جگر کی یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں:

وَاللّٰهِ مَالِي عِلْمٌ بِصَاحِبِكَ

"خدا کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کیسے ہیں"

آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ سے کہا کہ حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے پوچھ کر آؤ آپ کی والدہ اُمِ جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ماجرا بیان کیا۔ چونکہ انہیں ابھی اپنا اسلام خفیہ رکھنے کا حکم تھا اس لئے انہوں نے کہا کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے دوست محمد بن عبداللہ کو نہیں جانتی ہاں اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے ساتھ تیرے بیٹے کے پاس چلتی ہوں۔ حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کے ہمراہ جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو ان کی حالت دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور کہنے لگیں: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اُن سے تمہارا بدلہ لے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ان باتوں کو چھوڑ و مجھے صرف یہ بتاؤ: مَا فَعَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟

"جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟"

انہوں نے اشارہ کیا کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فکر نہ کرو بلکہ بیان کرو۔ انہوں نے عرض کیا: سَالِمٌ صَالِحٌ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ اور خیریت سے ہیں۔" پوچھا: فَأَيْنَ هُوَ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کہاں ہیں۔"

انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار ارقم میں ہی تشریف فرما ہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا:

اَنْ لَا ذُوقَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا اَوْ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

”میں اس وقت تک کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا جب تک کہ میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان آنکھوں سے بخیریت نہ دیکھ لوں“

شمع رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پروانے کو سہارا دے کر دارِ ارقم لایا گیا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عاشقِ زار کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھ کر تھام لیا، اور اپنے عاشقِ زار پر جُھک کر اس کے بوسے لینا شروع کر دیئے۔ تمام مسلمان بھی آپ کی طرف لپکے اپنے یارِ غمگسار کو زخمی حالت میں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عجیب رقت طاری ہوگئی۔ [1]

---

[1] (ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، باب: کیف بدأ الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فصل: اوّل من اسلم من متقدمی الاسلام والصحابۃ وغیرھم، جلد ۳ ص ۴۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ۳۳۹۸، عبداللہ ویقال عتیق بن عثمان بن قحافۃ۔۔۔الخ، جلد ۳۰ ص ۴۷، ص ۴۹، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق) (الصالحی: سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جماع ابواب بعض الامور الکائنۃ بعد بعثتہ، الباب الخامس: فی سبب دخول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار الأرقم بن ابی الأرقم واستخفاء المسلمین حال عبادتھم ربھم تبارک وتعالیٰ، جلد ۲ ص ۳۱۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان) (الحلبی: السیرۃ الحلبیۃ، باب: استخفاءہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ فی دار الارقم بن ابی الارقم۔۔۔الخ، جلد ۱ ص ۴۱۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

اسی محبِ صادق کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِہٖ وَ صُحْبَتِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ ❶

"لوگوں میں سے مجھے اپنی رفاقت دینے اور اپنا مال خرچ کرنے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں۔"

سلطان المشائخ محبوب الٰہی، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ یہ پیکرِ صداقت محب صادق نمازِ فجر سے کافی دیر پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ مبارک پر حاضر ہو کر انتظار کرتے۔ اور جب لجپال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو سینے سے لگا لیتے۔ (سبحان اللہ) اور فرماتے:

یا ابوبکر چرا پگاہ می آی۔

"اے صدیق رضی اللہ عنہ اتنی صبح کیوں آجاتے ہو"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔

---

❶ (المسلم: صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل ابی ابکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۱۷۰ (۲۳۸۲)، ص۱۰۴۹ ص ۱۰۵۰، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (البخاری: صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب: الخوخۃ والممر فی المسجد، رقم الحدیث: ۴۶۶، ص ۸۰ ص ۸۱، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سدوا الابواب الا باب ابی بکر، رقم الحدیث: ۳۶۵۴، ص ۶۱۳، کتاب مناقب الأنصار، باب: ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ، رقم الحدیث، ۳۹۰۴، ص۶۵۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (الترمذی: جامع الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب: لوکنت متخذ اخلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا، رقم الحدیث: ۳۶۶۰، ص ۱۰۸۳، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض)

یارسول اللّٰہ کسے کہ اول دیدار ترا بہ بیند من باشم۔ ❶

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لیے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار میں کروں۔"

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِيْ بَكْرٍ مَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَ جِسْمُهُ يَجْرِيْ حَتّٰى مَاتَ

"حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر وفراقِ رسول ہی بنا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا جسم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے صدمے سے نہایت ہی لاغر ہو گیا تھا۔ حتی کہ اسی صدمے سے آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا" ❷

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبیت اور آپ کے ہجر کے سوز و گداز کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قوّتِ قلب و جگر گردد نبی
از خُدا محبوب تر گردد نبی ❸

---

❶ (امیر خسرو: افضل الفوائد (فارسی)، حصہ دوم، ص ۱۷۹، مطبوعہ در مطبع رضوی دہلی) (امیر خسرو: افضل الفوائد (مترجم)، حصہ دوم، ص ۲۶۸، مطبوعہ نگارشات پبلشرز، لاہور)

❷ (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ابوبکر بن ابی قحافۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۴۴۶۵، جلد ۳، ص ۲۸۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی)

❸ (اقبال: اسرار و رموز، رموزِ بیخودی، ارکانِ اساسی ملیہ اسلامیہ، رکن دوم: رسالت، ص ۱۱۷ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور)

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی دل وجگر کی تقویت کا باعث بنتی ہے اور شدت اختیار کر کے خدا سے بھی زیادہ محبوب بن جاتی ہے۔"

سوزِ صدّیق و علی اَز حق طلب
ذرّہ عشقِ نبی اَز حق طلب ❶

"تو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا ذرہ حق تعالیٰ سے طلب کر اور وہ تڑپ مانگ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ میں تھی۔"

اولاد سے بڑھ کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جب تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ تو غزوہ بدر میں کفار کی طرف سے جنگ لڑ رہے تھے۔ ایک مرتبہ اپنے والد محترم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں میری تلوار کی زد میں کئی مرتبہ آئے مگر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا۔ یہ سن کر پیکرِ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لِكِنَّكَ لَوْ اَهْدَفْتَ لِيْ لَمْ اَنْصَرِفْ عَنْكَ ❷

❶ (اقبال: پیامِ مشرق، پیش کش بحضور اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خان فرمان روائے دولتِ مستقلۂ افغانستان، ص ۸، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور۔) ❷ (ابن عساکر: تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ۳۳۹۸، عبداللہ ویقال عتیق بن عثمان۔۔۔ الخ، جلد ۳۰ ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق) (ابن منظور الافریقی: مختصر تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: عبداللہ ویقال عتیق بن عثمان۔۔۔ الخ، جلد ۱۳، ص ۶۶، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر دمشق، سوریا) (السیوطی: تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، فصل فی صحبتہ ومشاھدہ، ص ۲۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی) (الدینوری: المجالسۃ وجواھر العلم، الجزء الثامن، رقم الحدیث: ۱۰۷۶، جلد ۳، ص ۴۶۸ مطبوعہ جمعیۃ التربیۃ الاسلامیۃ، البحرین)

خوشبو، نیک خاتون اور نماز پسند ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحبب الیّ من الدنیا ثلاث۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے بھی اس دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے صدیق رضی اللہ عنہ تجھے کون سی چیزیں پسند ہیں۔ محب صادق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

* النظر الی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ اقدس کو تکتے رہنا۔

* وانفاق مالی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اللہ پاک کا عطا کیا ہوا مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں پر نچھاور کرنا۔

* وان یکون ابنتی تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عقد میں آنا۔ [1]

---

[1] (ابن حجر العسقلانی: المنبهات علی الاستعداد لیوم المعاد، باب الثّلاثی، ص ۳۲، ص ۳۳، مطبوعہ مؤسسۃ المعارف للطباعۃ والنشر، بیروت) (اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان، سورۃ النمل، زیر آیت: ۶۲، جلد ۶ ص ۳۶۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) (الصفوری: نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب المحبۃ، جلد ۱ ص ۶۷، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت) (ابوسعد النیشاپوری: شرف المصطفٰی، جماع أبواب الفضائل والمناقب، باب: فضائل الأربعۃ وسائر الصحابۃ، جلد ۶، ص ۲۲، ص ۲۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ، مکۃ) (محب الدین الطبری: الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، القسم الأول: فی مناقب الاعداد، الباب الرابع: فیما جاء مختصا بالاربعۃ الخلفاء، ذکر موافقۃ الأربعۃ نبی اللہ فی حب کل واحد منھم ثلاثا من الدنیا، جلد ۱ ص ۶۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: "میں گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو چھوڑ آیا ہوں۔"

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان الفاظ میں ہدیہ تحسین پیش کیا:

پروانے کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے ہے خدا کا رسول بس! ❶

حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جو سبقت لے جانا چاہتے تھے یہ دیکھ کر متاثر ہوئے اور فرمانے لگے: لَا اَسْبِقُهُ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا ❷

"مجھے یقین ہو گیا کہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کبھی سبقت نہیں لے جاسکتا۔"

تمنائے صدیقی میں محبت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

تاجدار صداقت ایک دن تاجدار انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اس دنیا میں تین چیزیں

۔۔۔ص ۳۴۵، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (الدارمی: سنن الدارمی، کتاب الزکاۃ، باب: الرجل تصدق بجمیع ماعندہ، رقم الحدیث: ۱۶۶۰، جلد ا ص ۴۸۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی) (البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب الزکاۃ، جماع ابواب صدقۃ التطوع، باب: مایستدل بہ علی ان قولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: خیر الصدقۃ ماکان عن ظھر غنی۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۷۷۷۴، جلد ۴، ص ۳۰۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الزکاۃ، باب: خیر الصدقۃ عن ظھر غنی، تحت الرقم، ۱۶۷۵، جلد ۶ ص ۱۸۰، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت)

❶ (اقبال: بانگ درا، حصہ سوم، صدیق، ص ۲۵۱، مطبوعہ لاہور)

❷ پیچھے اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

خوشبو، نیک خاتون اور نماز پسند ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحبب الیّ من الدنیا ثلاث۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بھی اس دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے صدیق رضی اللہ عنہ تجھے کون سی چیزیں پسند ہیں۔ محب صادق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

* النظر الی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو تکتے رہنا۔
* وانفاق مالی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اللہ پاک کا عطا کیا ہوا مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کرنا۔
* وان یکون ابنتی تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آنا۔ [1]

---

[1] (ابن حجر العسقلانی: المنبهات علی الاستعداد لیوم المعاد، باب الثلاثی، ص ۳۲، ص ۳۳، مطبوعہ مؤسسۃ المعارف للطباعۃ والنشر، بیروت) (اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان، سورۃ النمل، زیر آیت: ۶۲، جلد ۶ ص ۳۶۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) (الصفوری: نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب المحبۃ، جلد ۱ ص ۶۷، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت) (ابو سعد النیشاپوری: شرف المصطفیٰ، جماع أبواب الفضائل والمناقب، باب: فضائل الأربعۃ وسائر الصحابۃ، جلد ۶، ص ۲۲، ص ۲۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ، مکۃ) (محب الدین الطبری: الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، القسم الأول: فی مناقب الاعداد، الباب الرابع: فیما جاء مختصا بالاربعۃ الخلفاء، ذکر موافقۃ الأربعۃ نبی اللہ فی حب کل واحد منھم ثلاثا من الدنیا، جلد ۱ ص ۶۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

اس محبِ صادق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے ساتھی کو آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزار کا بھی ساتھی بنالیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

یہ وہ ہستی ہے جس نے حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد اسلام کی سر بلندی کے لئے تن من دھن قربان کیا۔

ایک دن اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ "یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں" سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ "ہرگز نہیں مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا" اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: فَاِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ "اللہ کی قسم! اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے" یہ سن کر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْآنَ يَا عُمَرُ "اے عمر رضی اللہ عنہ اب تیرا ایمان کامل ہو گیا۔" [1]

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب: کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟، رقم الحدیث: ۶۶۳۲، ص ۱۱۴۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (احمد بن حنبل: مسند احمد بن حنبل، ۔۔۔

دوستو! مسلمان بھائیو!

اس حدیث پاک سے یہ بھی علم ہوگیا کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معیار کیا ہے۔

رشتہ داری محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان:

غزوہ بدر میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایسی مثال قائم فرمائی کہ قیامت کی صبح تک اس کی نظیر ممکن نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں "عاص بن ہشام" میدان جنگ میں مقابلے میں آتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رشتہ داری محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرتے ہوئے اپنے ماموں کے سر پر اپنی تلوار ماری جو کہ سر کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک اتر گئی۔ [1]

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حجر اسود کا بوسہ:

محبت کرنے والے کا ہر عمل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و اطاعت میں ہوتا ہے یہ سچی محبت کی نشانی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ طواف کعبۃ اللہ فرما رہے تھے کہ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

۔۔۔۔حدیث عبداللہ بن ھشام جد زھرۃ بن معبد، رقم الحدیث: ۱۸۰۴۷، جلد ۲۹، ص ۵۸۳، حدیث جد زھرۃ بن معبد، رقم الحدیث: ۱۸۹۶۱، جلد ۳۱ ص ۲۹۲، حدیث عبداللہ بن ھشام، رقم الحدیث: ۲۲۵۰۳، جلد ۳۷ ص ۱۸۰، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) (لبنان، الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: ۱۳۱۷، جلد ۱ ص ۱۰۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب عبداللہ بن ھشام بن زھرۃ القرشی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث، ۶۰۲۰، جلد ۴ ص ۱۷۱، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی)

[1] (الواقدی: کتاب المغازی، بدر القتال، جلد ۱ ص ۹۲، مطبوعہ دار الاعلمی، بیروت)

اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ، وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ [1]

”میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اگر میں نے اپنے محبوب ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔“ [2]

یہ جملے ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور محبت رسول ﷺ :

نبی کریم ﷺ کا ہر ایک صحابی آسمانِ اسلام پر ایک عظیم چمکتا دمکتا ستارہ ہے اور ہر ایک صحابی اپنے آقا و مولا ﷺ سے محبت و عشق میں ممتاز نظر آتا ہے۔ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے۔

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری، کتاب الحج، باب: ماذکر فی الحجر الاسود رقم الحدیث: ۱۷۱۷، رقم الحدیث: ۱۵۹۷۔ ص ۲۵۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (المسلم: صحیح المسلم، کتاب الحج، باب: استحباب تقبیل الحجر الأسود فی الطواف، رقم الحدیث ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، (۱۲۷۰)، ص ۵۳۵ ص ۵۳۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (ابی داؤد: سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب: فی تقبیل الحجر، رقم الحدیث: ۱۸۷۳، ص ۳۸۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض)

[2] (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب المناسک، جلد ۲، ص ۱۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، فضیلۃ الحجر الاسود والمقام والاستلام والطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروۃ، رقم الحدیث: ۳۷۴۹، جلد ۵ ص ۴۸۰، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے: "یا امیر المؤمنین وضو کے دوران مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟" حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کر کے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے ان کی ادا کو ادا کر رہا ہوں۔"[1]

وضو کر کے خنداں ہوئے شاہِ عثمان

کہا کیوں تبسم بھلا کر رہا ہوں

جوابِ سوال مُخالف دیا پھر

کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

اسی طرح کا ایک اور واقعہ کتب احادیث میں مذکور ہے۔ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کا لقمہ کھانے لگے۔ اصحاب نے پوچھا یا امیر المؤمنین دروازے میں بیٹھ کر آپ گوشت تناول فرما رہے ہیں یہاں بیٹھ کر کھانا کس لئے؟ محبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] (احمد بن حنبل: مسند احمد بن حنبل، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: ۴۱۵، جلد ۱ ص ۴۷۴، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (البزار: مسند البزار، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، مسلم بن یسار، عن حمران، رقم الحدیث: ۴۲۰، جلد ۲ ص ۷۴ ص ۷۵، مطبوعہ مکتبۃ العلوم الحکم، المدینۃ المنورۃ) (الھیثمی: المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی، کتاب الطھارۃ، باب: فضل الوضو، رقم الحدیث: ۱۳۳، جلد ۱ ص ۸۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کوئی اور بات نہیں میں اتنا جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ میرے لجپال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا تھا میں تو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ادا کو ادا کر رہا ہوں۔ [1]

دوستو! مسلمان بھائیو!

یقیناً تقاضائے محبت یہی ہے کہ محبوب کی ہر ہر ادا میں گم ہو جانا چاہیے۔

جوارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوری گوارا نہیں:

حدیبیہ کے مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر جب قریش والوں کے پاس بھیجا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چھے برس کے بعد گئے تھے۔

قریش والوں نے کہا عثمان (رضی اللہ عنہ) چھے سال بعد آئے ہو یہ کعبہ ہے

---

[1] (احمد بن حنبل: مسند امام احمد بن حنبل، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۴۴۱، جلد ۱ ص ۴۹۵، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (الھیثمی: المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی، کتاب الطھارۃ، باب: ترک الوضوء مما مست النار، رقم الحدیث: ۱۴۹، جلد ۱، ص ۹۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد المسند، کتاب الطھارۃ، باب: ترک الوضوء مما مست النار، رقم الحدیث: ۳۶۹، جلد ۱ ص ۱۴۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (البوصیری: اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، کتاب الطھارۃ، باب: ترک الوضوء مما مست النار، رقم الحدیث: ۶۲۹، جلد ص ۳۶۱، مطبوعہ دار الوطن للنشر، الریاض)

بیت اللہ سے طواف کرلو۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کیا کہا:

مَا كُنْتُ لِأَطُوفَ بِهِ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم [1]

"میں اس وقت تک طواف کعبہ نہیں کروں گا جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہ کرلیں"

مطلب یہ کہ قریش والو! تمہارے نزدیک کعبہ اس وقت مکہ مکرمہ میں ہے مگر اس کعبہ کا مقام و مرتبہ بتانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں تشریف فرما ہیں۔

---

[1] (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الجزیۃ، جماع أبواب الشرائط التی یاخذھا الامام علی اھل الذمۃ وما یکون منھم نقضا للعھد، باب: المھادنۃ علی النظر للمسلمین، رقم الحدیث: ۱۸۸۰۸، جلد ۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: مسند احمد بن حنبل، حدیث المسور بن مخرمۃ الزھری، رقم الحدیث: ۱۸۹۱۰، جلد ۳۱، ص ۲۱۶ ص ۲۱۷، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (البیہقی: دلائل النبوۃ، باب: ارسال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ الی مکۃ حین نزل بالحدیبیۃ۔۔۔الخ، جلد ۴ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (الحلبی: انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون المعروف بہ السیرۃ الحلبیۃ، غزوۃ الحدیبیۃ، جلد ۳ ص ۲۳ ص ۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (الدیار البکری: تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، ذکر بیعۃ الرضوان، جلد ۲، ص ۳۶۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (السیوطی: الخصائص الکبریٰ، ذکر المعجزات الواقعۃ فی الغزوات، باب: ماوقع عام الحدیبیۃ من الآیات و المعجزات، جلد ۱ ص ۴۰۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ نے بچپن سے لے کر زندگی کا بیشتر حصہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں گزارا۔ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد درجہ محبت فرماتے تھے اکثر و بیشتر لوگوں سے فرمایا کرتے تھے۔

لوگو! اپنی اولاد کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی تعلیم دو۔[2]

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ "یا امیر المؤمنین آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت تھی؟" جواب ارشاد فرماتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی: وَاللّٰهِ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ آبَائِنَاوَ اُمَّهَاتِنَا۔

"اللہ کی قسم ہمیں ہمارے آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے اموال، اولاد، آباءواجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبت تھی۔"

---

[1] (السیوطی: تاریخ الخلفاء، ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، فصل فی اسلامہ رضی اللہ عنہ، ص ۲۶، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی)

[2] (البوصیری: اتحاف الخیرۃ المھر ۃ بزوائد المسانید العشر ۃ، کتاب الفتن، باب: فیمن یظل فی ظل اللہ او ظل العرش یوم لاظلّ الا ظلّہ، رقم الحدیث: ۷۷۵۳، جلد ۸ ص ۱۸۵، مطبوعہ دار الوطن للنشر، الریاض)
(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الا لف، رقم الحدیث: ۳۱۱، ص ۲۹، مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث، القاھرۃ)

پھر مثال دیتے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَا۔ [1]

"ایک پیاسے کو پانی سے شدید محبت ہوتی ہے۔ جان لو ہمیں اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سے بھی بڑھ کر محبت تھی"۔

یا اللہ ہمیں بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت عطا فرما۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں بچپن ہی میں ان کی والدہ محترمہ بارگاہ مصطفے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر دیتی ہیں۔ اور غلامی میں قبول فرمانے کی درخواست کرتی ہیں۔ لجپال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو غلامی میں قبول فرمایا۔ [2] یوں یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی سعادت عظمی دس سال حاصل کرتے رہے [3]

---

[1] (قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الباب الثانی: الفصل الثالث: فی ماروی عن السلف والائمۃ من محبتھم للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشوقھم لہ، جلد ۲، ص ۲۸، مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور)
(القسطلانی: المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد السابع، الفصل الاوّل: فی وجوب محبتہ واتباع سنتہ والاقتداء بھدیۃ وسیرۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۳ ص ۴۸۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)
(السفیری: المجالس الوعظیۃ فی شرح أحادیث خیر البریۃ من صحیح الامام البخاری، المجلس العشرون، جلد ۱ ص ۴۰۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

[2] (ابن حجر العسقلانی: الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، رقم الترجمۃ: ۲۷۷، أنس بن مالک، جلد ۱ ص ۲۷۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

[3] (الترمذی: جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب: مناقب لانس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۳۸۳۳، ص ۱۱۲۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض)

حضور نبی کریم ﷺ سے دیوانہ وار محبت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کثیر تعداد میں اپنے محبوب ﷺ سے احادیث مبارکہ روایت فرمائی ہیں۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟

"قیامت کیلئے تو نے کیا تیاری کر رکھی ہے"؟ وہ شخص عرض کرتا ہے۔

یا نبی اللہ ﷺ میرے پاس کوئی عمل نہیں مگر اتنی بات ضرور ہے:

أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ

"میں اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔"

سرکار کریم ﷺ نے اسے مژدہ جانفزا سنایا: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

"تجھے اپنے محبوب کی سنگت ضرور نصیب ہوگی" جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اسی کیساتھ ہوگا"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے جب یہ ارشاد مبارک سنا تو دل خوشی سے جھومنے لگے اس فرمانِ ذیشان کو سن کر اس قدر مسرت ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں جو بہار آئی اور فرمانے لگے:

---

[1] (ابن الاثیر الجزری: اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، رقم الترجمۃ: ۲۵۸، انس بن مالک بن النضرۃ، جلد ۱ ص ۲۹۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ ،وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ " [1]

"میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں۔اسی محبت کی وجہ سے ان مقدس ہستیوں کا ساتھ نصیب ہوجائے گا۔اگرچہ ان نفوسِ قدسیہ کی طرح عمل نہیں کرسکا"

حالتِ نماز میں وارفتگی:

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ علیل ہوگئے۔یہاں تک کہ مصلیٰ امامت تاجدارِ صداقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سرکاری فرمان کے مطابق عطا کردیا گیا۔تین دن مسلسل سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ ، رقم الحدیث: ۳۶۸۸،ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع ، الریاض) (احمد بن حنبل : مسند احمد بن حنبل،مسند أنس بن مالک رضی اللہ عنہ رقم الحدیث : ۱۳۳۷۱،جلد ۲۱ ص ۷۶ ،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ،لبنان)(عبد بن حمید: المنتخب من مسند عبد بن حمید، مسند أنس بن مالک ، رقم الحدیث: ۱۳۶۶ ،ص ۴۰۳ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ ، القاھرۃ) (ابی یعلی: مسند ابی یعلی ،مسند أنس بن مالک ،ثابت البنانی عن انس ،رقم الحدیث: ۳۴۶۵،جلد ۶ ص ۱۸۰،مطبوعہ دارالمامون للتراث، دمشق)

ہر ایک صحابی جامِ دیدار کو ترس گیا تھا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ہم سب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کہ:

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَارِجٌ اِلَى الصَّلَاةِ

اچانک والضحیٰ کے مکھڑے والے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں دیکھنا شروع فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک قرآن پاک کے اوراق کی طرح پر نور تھا پھر مسکرائے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں۔ اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران نماز اپنے غلاموں کی اضطراب کی اس کیفیت کو دیکھ کر:

فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَ أَرْخَى السِّتْرَ [1]

"نماز مکمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پردہ کرلیا۔"

دوستو! مسلمان بھائیو!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو محبت رسول ﷺ میں اس قدر گرفتار تھے کہ نماز میں حضور ﷺ کے دیدار کی خوشی میں نماز کو بھول گئے اور محبوب ﷺ کے جامِ دیدار کے طالب بن گئے۔ ہمیں بھی غلامیِ مصطفیٰ ﷺ کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ عملی طور پر محبت رسول ﷺ کا ثبوت دینا ہوگا کہ یہی روحِ ایمان ہے۔

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب: اهل العلم والفضل احق بالامامة، رقم الحدیث: ۶۸۰، ص ۱۱۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (المسلم: صحیح المسلم، کتاب الصلاۃ، باب: استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغیرهما۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۹۴۴ (۴۱۹)، ص ۱۷۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (عبدالرزاق: مصنف عبدالرزاق، کتاب المغازی، باب: بدء مرض رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۹۷۵۴، جلد ۵ ص ۴۳۳، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: مسند احمد بن حنبل، مسند أنس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۱۳۰۲۸، جلد ۲۰، ص ۳۳۰، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بترکها، باب: ترک الجماعة بعذر المرض والخوف، رقم الحدیث: ۵۰۴۶، جلد ۳ ص ۱۰۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

محبّ صادق وہ ہوتا ہے کہ جس سے محبت کرے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ (1) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت فرماتے تھے۔ بعض اوقات آپ کچھ ایسے افراد کو ملتے جو دور دراز علاقوں سے مدینہ شریف آتے تھے آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کیا آپ نے نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اگر وہ کہتا کہ جی نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ اسے فرماتے آؤ میں تجھے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جمیل سناتا ہوں اور کافی دیر تک اس شخص کو ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سناتے رہتے۔ حسن و جمال کا تذکرہ فرماتے اور آخر میں فرماتے:

فِدًی لَهُ اَبِیْ وَ اُمِّیْ! مَارَاَیْتُ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ۔ (2)

"میرے ماں باپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کبھی دیکھا نہ کبھی بعد میں دیکھا۔"

---

(1) (ملا علی القاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب: الحب فی اللہ و من اللہ، الفصل الاول، تحت الرقم: ۵۰۰۷، جلد ۸ ص ۴ ۳۱۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان)

(2) (ابن سعد: الطبقات الکبریٰ، ذکر صفۃ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۱ ص ۲۰۱، مطبوعہ مکتبہ عمریہ کانسی روڈ، کوئٹہ)

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم :

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ وہ سچے عاشق ہیں جن کو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں کمال حاصل تھا۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے وصل یار کے لئے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، ظلم وستم برداشت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جلتے کوئلوں پر لٹایا گیا، نوکیلے پتھروں پر گھسیٹا گیا، آخرکار عشق جیت گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کروایا حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ انتہائی علیل تھے صحت یابی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بہت خوش ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھرپور محبتوں اور شفقتوں سے نوازا۔

یوں محب صادق کو احساس ہوا کہ آقا ایسی محبت وشفقت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں انتہائی عروج پر پہنچے، ہر لمحہ خیالِ محبوب میں مستغرق رہتے۔ جام دیدار کے لئے ہر لمحہ بے تاب رہتے اور جب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لیتے تو سکون وقرار میں آجاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب وصال فرما گئے۔

تو اس محبّ صادق نے شہر مدینہ چھوڑنے کا ارادہ کرلیا کہ اب جامِ دیدار مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محرومی ہے۔ محبت کی شدت کے باعث طبیعت میں ہر

وقت بے چینی کا غلبہ رہنا شروع ہو گیا۔ ملک شام کی طرف روانہ ہونے لگے۔ تو مدینہ شریف کے گلی کوچوں میں کہتے پھرتے اے لوگو! تم نے کہیں میرے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہے۔ تو مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پتا دو اہلِ مدینہ اس کیفیت کو دیکھ کر گریہ وزاری کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے حلب میں قیام پذیر ہو گئے۔ ایک عرصہ گزرا خواب میں لجپال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ ؟اَمَا آنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِيْ؟

"اے بلال رضی اللہ عنہ تم نے ہمیں ملنا کیوں چھوڑ دیا کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں کرتا۔"

بیدار ہو کر لبیک یا سیدی کی صدا دیتے ہوئے رات کی تاریکی میں اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر وارفتگی کے عالم میں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ڈھونڈنا شروع کر دیا مسجد نبوی شریف میں نہ ملے تو حجروں میں تلاش کیا جب کہیں بھی نہ ملے تو مرقدِ منور پر حاضر ہو کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا: یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حلب سے اپنے غلام بلال کو فرمایا کہ آ کر مل جاؤ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھپ گئے یہ کہتے ہی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے کافی دیر کے بعد ہوش آیا اہل مدینہ کو خبر ملی کہ مؤذن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔

جب طبیعت سنبھلی تو سب کے سب اکٹھے ہو کر مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں ایک دفعہ وہ اذان سنا دیں جو محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں سناتے تھے۔ آپ نے معذرت کی اور فرمایا میں جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتا تھا تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا تھا اور اب یہ کلمات ادا کرتے ہوئے میں اب کسے دیکھوں گا لوگوں کے کہنے پر حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ آپ اذان دیں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار نہ کر سکے۔

اور مسجد نبوی کی چھت پر چڑھ کر اذان شروع کی جب اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی صدا مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مدینہ منورہ میں گونجی تو ہر شخص پر رقت اور گریہ زاری طاری ہو گئی۔ لوگ کہنا شروع ہو گئے مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تشریف لائیں گے؟ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کلمات پر پہنچے تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہ آئے تو غم ہجر میں بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اذان مکمل نہ کر سکے۔ [1]

---

[1] (ابن عساکر: تاریخ دمشق، رقم الترجمة: ۴۹۳، ابراھیم بن محمد بن سلیمان بن بلال ---

دوستو! مسلمان بھائیو!

اندازہ کیا ہوگا کہ محبت رسول ﷺ میں ہر ہر صحابی کا رنگ منفرد و ممتاز نظر آتا ہے۔ ہم کیوں نبی پاک ﷺ سے محبت میں کمال حاصل نہیں کرتے؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور محبت رسول ﷺ:

حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے ایک مرتبہ بارگاہ محبوب ﷺ میں عرض کرتے ہیں:

واللہ یارسول اللہ لانت احب الی من نفسی و مالی

۔۔ابن ابی الدرداء الانصاری، جلد ۷ ص ۱۳۶ ص ۷ ۱۳، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الریاض) (ابن الاثیر الجزری: اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، رقم الترجمۃ: ۴۹۳، بلال بن رباح، جلد ا ص ۴۱۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (ابن منظور الافریقی: مختصر تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ابراھیم بن محمد بن سلیمان بن بلال ابن ابی الدرداء الانصاری، جلد ۴ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر دمشق) (الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: ۸۱، بلال بن رباح، جلد ۳ ص ۲۱۸، مطبوعہ دار الحدیث القاھرۃ) (ابوسعد النیشاپوری: شرف المصطفیٰ ﷺ، جماع ابواب المغازی والسرایا والبعوث النبویۃ، باب: ماجاء فی رؤیۃ النبی فی المنام۔۔الخ، جلد ۳ ص ۱۹۶، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ، مکۃ المکرمۃ) (الحلبی: انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون المعروف بہ السیرۃ الحلبیۃ، باب: بدء الاذان ومشروعیتہ، جلد ۲ ص ۱۳۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (السبکی: شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، الباب الثالث، ص ۱۸۳، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن حجر المکی، الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبوی المکرم، ص ۶۵، مطبوعہ دار جوامع الکلم، بیروت) (عبدالحق الدھلوی، مدارج النبوۃ فارسی، باب دہم: در ذکر مؤذنین و خطباء وشعراء وحداۃ، جلد ۲ ص ۵۸۳، مطبوعہ النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی لاہور)

وولدی واھلی، ولولا ان آتیک فاراك لرایت ان
اموت ❶

دوستو مسلمان بھائیو! گویا حسنِ حیات بس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جام دیدار میں ہے ایک دن حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر سنا دی۔

"یا سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی جان مال اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں میں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جامِ دیدار روزانہ حاصل نہ کروں تو میری موت واقع ہو جائے"

خبر سنتے ہی یہ محبّ صادق انتہائی غمگین ہو گئے اور بارگاہ خداوندی میں التجاء پیش کی:

اللھم اذھب بصری حتی لا اری بعد حبیبی
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم احدا۔ ❷

"یا رب العالمین! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اب یہ دنیا میرے لئے دید کے قابل نہیں ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر میں اس

---

❶ (القسطلانی: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد السابع، الفصل الاول، فی وجوب محبتة واتباع سنتة والاهتداء بهدیه وسیرته صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲ ص ۴۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)
(الزرقانی: شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد السابع، الفصل الاول: فی وجوب محبتة واتباع سنتة والاهتداء بهدیه وسیرته صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۹ ص ۸۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)

❷ (القسطلانی: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد السابع، الفصل الاول: فی وجوب محبتة واتباع سنتة والاهتداء بهدیه وسیرته صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲ ص ۴۸۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)
(الزرقانی: شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد السابع، الفصل الاول: فی وجوب محبتة واتباع سنتة والاهتداء بهدیه وسیرته صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۹ ص ۸۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)

دنیا کا کوئی حسن و جمال دیکھنا نہیں چاہتا اللہ کریم تو میری آنکھوں کی بینائی اب ختم کر دے تاکہ میں کچھ اور دیکھ ہی نہ سکوں۔"

شاعر نے نقشہ کھینچا۔

دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زباں

اکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے

یوں حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی دعا کو اللہ نے شرفِ قبولیت عطا فرمایا اور آنکھوں کا نور واپس لے لیا۔ محبّ کا انداز محبت کہ بس دنیا کا سارا حسن و جمال دیدارِ یار میں ہی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

آپ رضی اللہ عنہ اکثر وقت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گزارتے اور اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک اور مسواک مبارک اٹھایا کرتے تھے۔ (1)

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف لے جاتے اور نعلین مبارک اُتارتے تو یہ خادم نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے اٹھا کر اپنی آستینوں میں چھپا لیتے اور جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ نعلین مبارک پہنا دیا کرتے تھے۔ (2)

---

(1) (الطبرانی: المعجم الکبیر، من اسمہ عبداللہ، من مناقب ابن مسعود، الرقم: ۸۴۵۱، جلد ۹ ص ۷۷، مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ) (الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: ۹۲، عبداللہ بن مسعود، جلد ۳ ص ۲۸۷، مطبوعہ دار الحدیث، القاھرۃ) (2) (البوصیری: اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، کتاب المناقب، باب: مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۸۸۰، جلد ۷ ص ۲۹۰، مطبوعہ دار الوطن للنشر، الریاض) (ابن الجوزی: صفۃ الصفوۃ، ذکر المشھورین بالعلم۔۔۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں۔ ❶

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

یہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے محبت کے رنگ نے قیامت کی صبح تک کے غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنگ دیا۔ایک دن بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا جیسے بہت ہی غمگین ہیں۔

لجپال کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: یَا ثَوْبَان مَا غَيَّرَ لَوْنَكَ؟ "اے ثوبان (رضی اللہ عنہ) کیا بات ہے غمگین نظر آتے ہو؟"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی غم نہیں مگر ایک بات جب سوچتا ہوں تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جنت تو نصیب ہو ہی جائے گی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں

۔۔۔والزھد والتعبد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی طبقاتھم، الطبقة الاولیٰ علی السابقة فی الاسلام ممن شھد بدرا من المھاجرین والانصار وحلفائھم وموالیھم ،رقم الترجمة :۱۹،عبداللہ بن مسعود، جلد ۱ ص ۱۵۰، مطبوعہ دار الحدیث، القاھرة) (ابن سعد: الطبقات الکبری، الطبقة الاولی علی السابقة فی الاسلام ممن شھد بدراً، ومن حلفاء بنی زھرة بن کلاب من قبائل العرب، رقم الترجمة :۴۱،عبداللہ بن مسعود۔۔۔الخ، جلد ۲ ص ۸۱، مطبوعہ مکتبہ عمریہ کانسی روڈ، کوئٹہ)

❶ (حسن رضا خان: ذوقِ نعت، ص ۶۲، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور)

کے امام محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی شان کے مطابق اونچے مقام پر ہوں گے اور میں جنت کے نچلے درجے میں ہوں گا جب سوچتا ہوں کہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فراق کے وہ لمحے کیسے گزاروں گا تو پریشان ہو جاتا ہوں۔"

اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے ہیں اور اس غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور تمام اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خوشخبری سناتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا [1]

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔" [2]

---

[1] (پارہ:۵،سورۃ النسآء،آیت:۶۹) [2] (ابن عساکر: تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ۱۰۵۲،ثوبان بن بجدر۔۔۔الخ، جلد ۱۱ ص ۱۷۴، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، دمشق)(ابن منظور الافریقی: مختصر تاریخ دمشق، رقم الترجمۃ: ثوبان بن بجدر۔۔۔الخ، جلد ۵ ص ۳۴۸، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر دمشق، سوریا)(القسطلانی: المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد السابع، الفصل الاول: فی وجوب محبتہ واتباع سنتہ والاقتداء بھدیہ وسیرۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد ۲ ص ۴۸۱، ۴۸۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)(الزرقانی: شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد السابع، الفصل الاول: فی وجوب محبتہ واتباع سنتہ والاقتداء بھدیہ وسیرتہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۔۔۔

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر کفار کی طرف سے آئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبہ محبت و عشق کو دیکھا اور واپس جا کر کفار سے کہا تم اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں بڑے بڑے شہنشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں مگر شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا انداز محبت جُدا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے ہیں تو سب صحابہ پانی کے ایک ایک قطرے کو اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ زمین پر نہیں گرنے دیتے اور پانی کے ایک ایک قطرے کے حصول کیلئے آپس میں جھگڑتے ہیں کوئی کہتا ہے

۔۔۔جلد ۹ ص ۸۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (الثعلبی: الکشف والبیان عن تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۳ ص ۳۴۱، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الواحدی: الوسیط فی تفسیر القرآن المجید، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۲ ص ۷۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (البغوی: معالم التنزیل فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر البغوی، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۱ ص ۶۵۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن عادل الحنبلی، اللباب فی علوم الکتاب، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۶ ص ۴۷۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (النیشاپوری: غرائب القرآن ورغائب الفرقان المعروف بہ تفسیر النیشاپوری، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۲ ص ۴۴۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (ابی السعود: تفسیر اُبی السعود، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۲ ص ۱۹۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر المظھری، سورۃ النساء، زیر آیت: ۶۹، جلد ۲ ص ۱۶۱، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ)

کہ مجھے آبِ کوثر کے یہ قطرے اپنے ہاتھوں پر اٹھانے دو۔ان قطرات کو اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیتے ہیں۔اور یہ خیال کرتے ہیں کہ پانی کے یہ قطرے جن چہروں اور سینوں پر لگ جائیں گے وہ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی چمکتے رہیں گے۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعابِ دہن زمین پر پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں تو صحابہ کرام اسے اٹھا کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے ہیں۔اگر کسی کو قطرہ نصیب نہیں ہوتا تو وہ اس صحابی کے ہاتھ سے ہاتھ مل لیتا ہے، جسے وہ قطرہ نصیب ہوجاتا تھا۔[1]

---

[1] (البخاری: صحیح البخاری ، کتاب الشروط، باب: الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وکتابة الشروط، رقم الحدیث: ۲۷۳۲، ص ۴۴۷ ص ۴۴۸، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض) (عبدالرزاق: مصنف عبدالرزاق، کتاب المغازی، باب: غزوة الحدیبیة، رقم الحدیث: ۹۷۲۰، جلد ۵ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: مسند احمد بن حنبل، حدیث المسور بن مخرمہ الزهری، رقم الحدیث: ۱۸۹۲۸، جلد ۳۱، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴ ص ۲۴۵، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان) (ابن حبان: صحیح ابن حبان، کتاب السیر ، باب الموادعة والمهادنة، ذکر مایستحب للامام استعمال المهادنة بینه وبین اعداء الله اذا رأی بالمسلمین ضعفا یعجزون عنهم، رقم الحدیث: ۴۸۷۲، جلد ۱۱ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، من اسمه مسور، مسور بن، مخرمة بن نوفل بن اهیب الزهری، عروة بن الزبیر، عن المسور بن، مخرمة ، رقم الحدیث : ۱۳ ، جلد ۲۰ ص ۶۹ ص ۱۰ مطبوعہ مکتبة ابن تیمیة ، القاهرة) (البیهقی : السنن الکبری، کتاب الجزیة، جماع ابواب الشرائط التی یاخذها الامام علی اهل الذمة ---الخ ، باب : المهادنة علی النظر للمسلمین ، رقم الحدیث : ۱۸۸۰۷ ، جلد ۹ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)

دوستو! مسلمان بھائیو!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کا یہ اندازِ محبت نہ تو قرآن مجید میں اس طرح حکم آیا ہے کہ میرے حبیب کے لعابِ دہن کو ہتھیلیوں پر اٹھا کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیں اور نہ ہی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ حکم فرمایا ہے۔ صحابہ کرام کا یہ جذبہ محبت ہی تو ہے جس نے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

عشق سرکار کی اِک شمع جلالو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

محبت کا تقاضہ:

یہ بات ہمارے علم میں آچکی ہے کہ محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ ایمان کی تکمیل اور لذتِ ایمان کے حصول کیلئے ہمیں بھی اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد درجہ محبت کرنا ہوگی۔ اور جان لیجئے اگر ہماری زندگی کا ہر ہر لمحہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت میں گزرے گا تو محبت سچی ہوگی۔ اس لئے محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے محبت کی جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک بھیجا جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ [1]

---

[1] (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب الاول: فی الذکر وفضیلتہ، رقم الحدیث: ۱۸۲۵، جلد ا ص ۲۱۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار، لاہور) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: ۸۳۱۲، ص ۶۰۶، مطبوعہ دار التوفیقیہ للتراث، القاھرۃ)

"جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔"

اللہ کریم سے التجا ہے ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت عطا فرمائے

اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں



انتساب

بصد ادب و احترام

حسین محبوب ﷺ

کی عظیم والدہ ماجدہ

کے

نام

ہو درود تجھ پہ بھی آمنہ
تیرے چاند پہ بھی سلام ہو
تیری گود کتنی عظیم ہے!
ملا تجھ کو ماہ تمام ہے

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو
رُخِ مصطفےٰ کا خیال آ گیا ہے

یہ فطرت انسانی ہے کہ انسان بمضمونِ مضمون "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ" اپنے محبوب کا ذکر سننے سنانے سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ذکر حبیب سے ہی کیف و سرور پاتا ہے مگر پھر بھی تشنگی باقی رہتی ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ تو فرماتے ہیں "ھو المسك ما كررته يتضوع" محبوب کا ذکر جمیل تو ایسی کستوری ہے اسے جتنا مسلو گے اتنی ہی زیادہ خوشبو پھیلائے گی۔ اس مسک وعنبر کو جتنا بکھیرو گے اتنی ہی زیادہ مہک ہوتی جائے گی اس لیے ذکر حبیب ہی میری زندگی ہے اور اسی سے میری فرحت وانبساط وابستہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ "اخبار الاخیار" میں ذکر حبیب کی کیف آور تاثیر سے محظوظ ہوتے ہوئے کسی محب کی محبوب سے والہانہ محبت کی یوں تصویر کشی فرماتے ہیں:

"نَسِیْتُ الْیَوْمَ مِنْ عِشْقٍ صَلٰوتِیْ
فَلَا اَدْرِیْ غَدَائِیْ مِنْ عَشَائِیْ

وَ ذِکْرُكَ یَا سَیِّدِیْ اَکْلِیْ وَ شُرْبِیْ
وَ وَجْهُكَ اِنْ رَاَیْتُ شِفَآءَ دَائِیْ"

میرے محبوب! آج تو میں تیرے عشق میں اتنا محو تھا کہ مجھے نماز بھی یاد نہ رہی کیونکہ تیری محبت میں میری یہ حالت تھی کہ مجھے سورج کے طلوع وغروب کا پتہ ہی نہ چلا کہ کب صبح اور کب شام آئی۔

میرے محبوب! تیرا ذکر ہی میری غذا ہے مجھے جب بھوک اور پیاس لگتی ہے تیرا ذکر کر لیتا ہوں۔ بھوک اور پیاس دور ہو جاتی ہے اور میری بیماری کا علاج تو تیرے رُخ زیبا کی جھلک ہے۔ جب بیمار ہوتا ہوں تو تیری زیارت میرا علاج بن جاتی ہے۔

مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقام صہبا پر ایسی ہی محبت کی شیفتگی کی کیفیت میں مبتلا تھے رُخ محبوب پر نگاہیں جمائے چہرۂ والضحیٰ اور زلف عنبرین کی تلاوت میں محو تھے کہ سورج غروب ہونے لگا۔ نماز عصر کی ادائیگی کا معاملہ ہے مگر استراحت محبوب کی حفاظت وصیانت کا لحاظ بھی فرض محبت بن کر سامنے اپنے تقاضے پورے کرنے کی ندا کر رہا ہے۔ عاشق صادق اسی شش و پنج میں فیصلہ کن انداز میں پکار اٹھتا ہے:

نماز عصر گر میری قضا ہوتی ہے ہونے دوں
رسولِ دو جہاں سوتے ہیں جب تک ان کو سونے دوں
نماز عصر کی بھی اصل کو چھوڑوں تو کیوں چھوڑوں
وفا عشق کا یہ سلسلہ توڑوں تو کیوں توڑوں

اور پھر محبوب کائنات پر نماز عصر کا نذرانہ پیش کر دیا اور بے خودی کے عالم میں آنکھیں

آنسو بہانے لگیں اسی اثناء میں سرکار دو عالم ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: روتے کیوں ہو؟ اور پھر اس عشق و محبت کے صلہ میں فوری انعام یوں دلایا جا رہا ہے۔

الٰہی! علی تیرے نبی کی خدمت سر انجام دے رہا تھا "فَرُدَّ عَلَیْهِ الشَّمْس" پس ان کے لیے سورج لوٹا دے۔ چنانچہ سورج واپس پلٹا، علی نے نماز عصر بحسن و خوبی ادا فرمائی تب جا کر سورج غروب ہوا ذکر محبوب و حبیب کے قصے بڑے طویل ہیں، عشق کی داستانیں کثیر ہیں، محبت کی کہانیاں جا بجا بکھری پڑی ہیں لیکن یہاں دو مقدس ماؤں کے ایک محبوب فرزند سے لازوال محبت کی کیفیت کو ملاحظہ فرمایئے کہ خالق کل کا بھی محبوب ہے اور ہمارا تمہارا ہی نہیں کائنات کی ہر چیز کا محبوب ہے جن کے ذکر سے محب کبھی سیر نہیں ہو پاتا

سلام اس پر کہ جن کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

آیئے ذرا حقیقی محبت کے نمونے ملاحظہ کریں۔ جو حضرت سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کو ودیعت کیے گئے ہیں۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے فرزند دلبند لخت جگر، نور قلب و نظر، محبوب رب مقتدر جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو اپنی گود سے اپنے ہاتھوں میں اُٹھا کر حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کرنے لگیں تو منظر بڑا رقت آمیز تھا چشمان مبارکہ میں آنسو کا سیلاب اُمڈ آیا۔ بدن فرقت و جدائی کے صدمے سے لرز رہا تھا دل سوز و گداز سے بھرپور اور زبان کیفیت درد کا یوں قصیدہ پڑھنے لگی حالانکہ یہ رخصت عارضی تھی مگر عارض خوبان کا نگاہوں سے چھپ جانا تو لمحہ بھر کے لیے بھی ناقابل برداشت تھا ان الوداعی ساعتوں کو اپنے

حبیب کے حضور ان درد آمیز اشعار کو پیش کر کے دوام بخشا:

كَيْفَ السَّبِيْلُ وَ قَدْ شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ

اَمْ كَيْفَ اَصْبِرُ وَ الْاَحْبَابُ قَدْ سَارُوْا

اب راستہ کیسے پاؤں جب کہ گھر مجھ سے دور ہو چلا، پھر مجھے صبر کیسے آئے جب میرے پیارے چل دیے۔

وَ مَنْزِلُ الْاِنْسِ اَضْحٰى بَعْدَ سَاكِنِهٖ

مُسْتَوْحَشًا حِيْنَ غَابَتْ عَنْهُ اَقْمَارُ

وہ گھر جہاں دل لگتا تھا اپنے مکین کے چلے جانے کے بعد جب اس سے پیارے چاند چلے گئے وہ ویرانہ بن گیا۔

مَا كَانَ اَحْسَنُنَا وَ الدَّارُ تَجْمَعُنَا

وَالْعَيْشُ مُتَّصِلٌ وَ الْوَصْلُ مِدَارُ

ہمارے وہ کیسے اچھے وقت تھے جب ہم گھر میں سبھی جمع تھے عیش ہی عیش تھا اور وصل کی گھڑیاں نصیب تھیں۔

يَا سَاكِنِيْنَ بِقَلْبِىْ اَيْنَ مَا رَحَلُوْا

وَ رَاحِلِيْنَ بِقَلْبِىْ اَيْنَ مَا سَارُوْا

اے میر دل میں گھر کرنے والے جہاں کہیں بھی جاؤ خدارا میرے دل کو بھی ساتھ ہی لیتے جاؤ۔

غَلِبْتُمْ فَاَظْلَمَتْ الدُّنْیَا بِغَیْبِکُمْ

وَ ضَاقَ مِنْ بَعْدِکُمْ رَحَبٌ وَ اَقْطَارُ

تم تو چلے گئے مگر تمہارے اوجھل ہوتے ہی میرے دل کی دنیا میں اندھیرا چھا گیا اور تمہارے جانے کے بعد اکناف واطراف کی وسعتیں تنگ ہو کر رہ گئیں۔

لَیْتَ الْغُرَابُ الَّذِیْ نَادٰی بِفُرْقَتِکُمْ

عَارٌ مِنَ الرِّیْشِ لَا تَحْوِیْهُ اِدِّکَارُ

کاش وہ کوّا جس نے تمہارے فراق کی نداء کی تھی اس کے پر ٹوٹ جائیں اور اسے رہنے کے لیے آشیانہ نصیب نہ ہو۔

بَعُدَ النَّعِیْمِ بَعُدْنَا عَنْ مَنَازِلِنَا

وَ بَعُدَ اَحْبَابِنَا شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ

آہ! نعمتوں کے بعد ہم اپنی منازل سے دور جا بسے اور پیاروں کا گھر ہم سے جدا ہو گیا۔

اور جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر حبیب کبریا ﷺ کو لے گئیں، رضاعت کا فریضہ ہی سرانجام نہیں دے رہی تھیں بلکہ آپ کی محبت اور پیار میں عشق کی منزلیں بھی طے کر رہی تھیں اپنے جائے سے بھی اتنی اُلفت اور دلداری وشفقت کا وہ انداز نظر نہیں آتا تھا جو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فرزند دلبند کے ساتھ دیکھا جا رہا تھا۔ حلیمہ کے دل کی اس محبت کا تو اس دن پتہ چلا جب آپ نے اپنے رضاعی بہن بھائی

کو گھر میں نہ پایا تو پوچھ ہی لیا امی جان! میرے بہن بھائی بکریاں لے کر کہاں چلے جاتے ہیں! میرے پیارے وہ چراگاہ میں بکریاں چرانے لے جاتے ہیں! امی جان! کل میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا۔ آپ فرماتی ہیں آپ ﷺ مجھے قسمیں دے دے کر فرمارہے تھے امی جان مجھے کل ضرور جانے دینا۔

میں ساری رات سوچتی رہی کل میرا ننھا سا حبیب پیارا حبیب، بکریاں چرانے چلا جائے گا میرے لمحات کیسے گزریں گے۔ میرا پیارا اپنے ننھے قدموں سے عصا تھامے بکریوں کے پیچھے کیسے لگے گا، ساری رات انہی خیالوں میں بیت گئی یہاں تک کہ سپیدہ سحر نمودار ہوا اور پھر حبیب رب، دلوں کا چین، روح کا سرور، آنکھوں کا نور آمنہ کا جایا محمد ﷺ خوشی و مسرت کے ساتھ میری گود میں آ بیٹھا، رُخ انور میری طرف اُٹھا، پیارے پیارے ہاتھ میری ٹھوڑی پر لگائے اور فصیح و بلیغ محبت بھری بولی سے لب کھولے اور کہا امی جان! وعدہ!

بس پھر کیا تھا میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں، ہونٹ لرزنے لگے، میں آپ کا چہرہ انور تکتی رہ گئی، زبان ہلانے کی طاقت نہ رہی، حیران و ششدر دیوار پر نگاہیں گئیں جلدی سے پھر رُخ مصطفیٰ پر جم گئیں! ابھی میں لب کھول بھی نہ پائی تھی کہ آپ نے پھر لذت بھرے پیار سے فرمایا! امی جان! میں نے آپ کی جبین اقدس کو چوما اور کہا بیٹا آیئے میں تجھے تیار کرتی ہوں۔ آپ کو خوشی و مسرت سے تیار کرنے لگی کمر باندھی، ننھا سا عصا تھمایا، تھوڑا سا کھانا، رومال میں باندھا اور آپ بکریاں لیے اپنے رضاعی بہن بھائی کے ساتھ باہر نکلے میں بھی بستی کے باہر تک آئی اور رُک گئی۔ دیکھتی رہی دیکھتی رہی حتی کہ میرا محبوب، میرا دلبند، میرا دلبر، میرا جانی، میرا پیارا میری نگاہوں سے

اُوجھل ہو گیا ایک ہوک سی دل سے باہر نکلی اور پکار اُٹھی:

يَا غَنَامَةُ سَارَ الْحَبِيْبُ اِلَى الْمَرْعٰى

فَيَا حُسْنُهُ رَاعٍ فُؤَادِيْ لَهُ يَرْعٰى

حبیب چراگاہ کی طرف بکریاں لیے جا رہا ہے پس اے وہ محبوب جس کا حسن از خود محافظ ہے میرا تو دل اسی کی تلاش میں رہتا ہے۔

فَمَا اَحْسَنَ الْاَغْنَامُ وَ هُوَ تَسُوْقُهَا

لَقَدْ اَنَسَ الصَّحْرَآءَ وَ قَدْ اَوْحَشَ الرَّبَعَا

کیسی خوش نصیب بکریاں ہیں جنھیں وہ لیے پھرتا ہے اسے جنگل سے محبت اور گھر سے ڈر لگتا ہے۔

جَمِيْلٌ عَلٰى مَعْنَى مَحَاسِنَ وَجْهِهٖ

كَاَنَّ بَدُوْرُ لَهُمْ قَدْ طَبَعَتْ طَبْعًا

صحیح بات تو یہ ہے کہ اس کے چہرے کی خوبیاں جمیل ہیں گویا کہ وہ فطرۃً چودھویں کے چاند بنائے گئے ہیں۔

اَقُوْلُ لَهُ اِذْ سَارَ فِي الْبَرِّ مَاشِيًا

وَ اَغْنَامُهُ مِنْ حَوْلِهٖ تَطْلُبُ الرَّتَعَا

میں اسے آواز دیتی ہوں جب وہ خشکی پر چلتا ہے حالانکہ اس کی بکریاں چرنے کی بجائے

اس کے پاس رہتی ہیں۔

عُیُوْنُکَ یَا رَاعِیْ الْحِمٰی قَتَلْتُ بِھَا

فَقَوْمٌ بِھَا قَتْلِیْ وَقَوْمٌ بِھَا صَرْعٰی

اے چراگاہ کے رکھوالے! تیری نظروں کے تو ہم گھائل ہو چکے ہیں پس کوئی قوم اس کی محبت میں جان کی بازی لگا چکی ہے اور کوئی پیچھے بچھڑ کر تڑپ رہی ہے۔

وَ حُزْتَ جَمَالًا خَیْرَ الْخَلْقِ وَصْفُهٗ

وَ سِرٌّ اُخْفِیَا اِبْنَتِ الْعُشْبِ وَالْمَرْعٰی

تو نے ایسا جمال پایا ہے کہ جس سے مخلوق حیران و ششدر رہے اور تو نے ایسا سرِ مخفی حاصل کیا ہے کہ جس نے سبزہ اُگایا اور چراگاہ کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔

فَلَوْلَاکَ یَا رَاعِیْ الْحِمٰی مَا تَشَوَّقَتْ

قُلُوْبٌ اِلٰی وَادِی الْعَتِیْقِ وَلَا الْجَرْعٰی

اے چراگاہ کے محافظ اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو دلوں کو وادی عتیق کا شوق نہ ہوتا

حَبِیْبِیْ طَبِیْبِیْ اَنْتَ رَاعِیْ قُلُوْبِنَا

فَلَوْلَاکَ یَا مُخْتَارُ مَا ذُکِرَ الْمَسْعٰی

میرے حبیب! اے میرے طبیب! آپ ہی ہمارے دلوں کے نگران ہیں اے مختار اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو مقام سعی کا ذکر تک نہ ملتا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے حبیب سارا دن میری نظروں سے غائب رہے۔ آج میں سورج کے غروب ہونے کا بڑا انتظار کرتی رہی۔

پھر میری بے چینی واضطراب کا یہ عالم رہا کبھی اندر، کبھی باہر، کبھی چھت پر کبھی منڈیر پر تکتی رہی دیکھتی رہی مگر کسی بھی طرف سے دھول اُڑتی دکھائی نہ دیتی، رہ رہ کر خیال آتا نہ جانے میرا پیارا، میرا جانی، میرا محبوب، میرا سکون کہاں کہاں چل پھر رہا ہوگا آخر رہا نہ گیا۔ شام سر پر آئی میں نے چراگاہ کا رستہ لیا، آپ کے وصل کے لیے چل پڑی۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرے چاند نے طلوع فرمایا سامنے سے چلے آرہے ہیں انوار وتجلیات کے جلو میں آپ ننھے ننھے قدم اُٹھا کر دل بہلا رہے ہیں بکریوں کا یہ عالم ہے کہ آپ سے لپٹی جارہی ہیں۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اپنی محبت کے نذرانے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہیں۔

آپ کا رضاعی بھائی آگے بڑھ کر عرض گزار ہوتا ہے۔ ماں جی! آج تو میں نے بڑے بڑے عجیب منظر دیکھے ہیں۔ پتھر، ڈھیلے، پہاڑ، وادیاں، درخت، وحشی درندے، پرندے، الغرض جس جس کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوتا آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ"

گویا کہ ہر چیز کے آپ محبوب اور ہر چیز آپ کی محب

محبوبیت کا ایک منظر تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ تھا مگر ایک اور الوداعی داستانِ محبت ہے۔ جو پڑھنے سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب

رضاعت کے بعد حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو حضرت سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چار پانچ برس بعد مکہ مکرمہ چھوڑنے جاتی ہیں بیان کرتی ہیں کہ جب آپ ﷺ پانچ برس کے ہوئے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لیے ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لائیں۔ تو انھوں نے فرمایا: اے حلیمہ اتنی جلدی! آپ تو کہہ رہی تھیں کہ میرا دل نہیں لگے گا پھر کیوں لائی ہو؟ عرض کیا جب تک اللہ کو منظور تھا میں نے خدمت سرانجام دی۔ مگر بعض وجوہ کی بناء پر اس امانت کو آمنہ کے سپرد کرنا غنیمت سمجھا۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا کیا کسی شیطان سے خطرہ تھا؟ حلیمہ نے عرض کیا کچھ ایسی ہی بات ہے آپ نے فرمایا ہرگز ہرگز میرے بیٹے پر شیطان کا بس نہیں چل سکے گا تاہم کوئی بات نہیں چھوڑے جاؤ! حلیمہ نے جب آپ کو والدہ کی انگلی پکڑائی تو بے بس ہو کر پکار اُٹھی:

دَعُوْنِیْ عَلَی الْاَحْبَابِ اَبْکِیْ وَ اَنْدَبُ
فَفِیْ الْقَلْبِ مِنْ لَّا الْفِرَاقِ تَلْهَبُ
وَلَا تَعْتُوْنِیْ اِنْ جَرَتْ اَدْمَعِیْ دَمًا
فَلَیْسَ نَصَبٌ فَارِقُ الْاَنْفِ مُعْتَدَبُ
لَقَدْ جَرَحَ التَّفْرِیْقُ قَلْبِیْ بِنَبْلِهٖ
فَمَنْ رَمِهَا دَمْعِیْ عَلَی الْخَدِّ تَسْکَبُ
لِاَحْبَابِنَا مَا بِاِخْتِیَارِیْ فِرَاقُکُمْ

وَلٰكِنَّ قَضَآءَ اللّٰهِ مَا مِنْهُ مَهْرَبُ

وَمَا كَانَ ظَنِّيْ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَنَا

وَ سَاعَةُ هٰذَا الْبَيْنِ مَا كُنْتَ اَحْسَبُ

اَحُوْلُ بِطَرْفِيْ بَعْدَكُمْ فِيْ دِيَارِكُمْ

فَارْجِعُ وَالنِّيْرَانِ فِيْ قَلْبِ تَلْهَبُ

لوگو! مجھے چھوڑ دو! تا کہ میں دلبر کے لیے دل بھر کر رولوں! کیونکہ جدائی کی آگ دل میں شعلہ زن ہے۔

لوگو! اگر میں جدائی پر خون کے آنسو بہاؤں تو مجھے طعنہ زنی نہ کرنا۔

کیونکہ جس عاشق کا معشوق جدا ہو رہا ہو تو اُسے رونے دھونے پر طعنے نہیں دینے چاہیں

میرے محبوب! تیرے فراق نے میرا دل چور چور کر دیا ہے، اسی دل سے بہنے والے خون کے دھارے میری آنکھوں سے اشک بن کر رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

میرے محبوب تمہاری جدائی میرے بس کی بات نہیں۔ البتہ خدائی تقدیر سے بھاگنا ممکن نہیں۔

میرا تو تصور بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی جدائی کا منہ بھی دیکھیں گے اور یہ گمان بھی نہیں تھا کہ فرقت کا زمانہ اتنی جلدی آ پہنچے گا۔

میرے محبوب تیرے جانے کے بعد میں نظریں اُٹھا اُٹھا کر چاروں طرف دیکھتی ہوں اور جب ناکام واپس پلٹتی ہوں تو ایک ہوک سی اُٹھتی ہے پکارتی ہوں:

تصور میں تیری صورت عیاں ہے
محبت کا عجب دلکش سماں ہے
بڑی معصوم محبوبانہ فطرت
بڑی نازک حسین تر داستاں ہے
جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
ترا آنا مسرت، شاد کامی
چلے جانا بلائے ناگہاں ہے
مری نظریں مری سوچیں مرا دل
پکارے ہر طرف اب تو کہاں ہے
وفا کی راہ میں کانٹے ہی کانٹے
ہر لمحہ ہر قدم پر امتحان ہے
نہ جانے کب بہار آئے گی تابش
گلستان پر ابھی دستِ خزاں ہے



اسم النَّبي مُحمَّد

احمد، ابو القاسم، ابوالطيب، نبى التوبه، نبى الرحمة، بدر الدجى، نور الهدى، خير البرى، نبى المرحمة، نبى الملحمة، الرحمة المهداة، حبيب الرحمن، المختار، المصطفى، المجتبى، الصادق، المصدق، الامين، صاحب مقام المحمود، صاحب الوسيلة والدرجة الرفيعة، صاحب التاج والمعراج، امام المتقين، سيد المرسلين، النبى الامى، رسول الله، خاتم النبيين، الرسول الاعظم، السراج المنير، الرؤوف الرحيم، العروة الوثقى

الذى يُحمد حمداً بعدَ حمدٍ
مرة بعد مرة كرة بعد كرة

وللاخرة خيرلك من الاولىٰ





کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے

ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

اسم ''محمد'' ایک روشن معجزہ۔علم الاعداد (ڈیجیٹل سائنس) کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق کائنات کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے اپنے حبیب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا اور پھر اسی نور سے کائنات کی ہر ایک چیز وجود میں آئی۔ گویا کائنات کی ایک ایک چیز نور محمدی ﷺ کا صدقہ ہے اور یہی نور تمام موجودات میں موجود ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ کائنات میں موجود ہر ایک وجود اور شے کا نام محمد ﷺ کے اسم گرامی سے مشتق اور اسی نام نامی سے ماخوذ ہے۔ جس کا اظہار علم الاعداد کے ایک دلچسپ فارمولے اور حیرت انگیز کلیہ سے ہوتا ہے۔ علم الاعداد قدیم ترین علوم مخفی میں سے ایک ہے جس کے مطابق اس کائنات کے اربوں، کھربوں کا حساب صرف نو اعداد سے کیا جاتا ہے۔ قدیم مصریوں کو اس سائنس پر کامل دسترس حاصل تھی اور وہ انسانی زندگی پر اعداد کے اثرات و نتائج سے پوری طرح آگاہ تھے۔ ان کی صدیوں پر محیط تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کائنات کے پیچیدہ ترین حساب کتاب کی بنیاد صرف ایک سے لے کر نو تک کے اعداد پر محیط ہے

ڈیجیٹل سائنس (علم الاعداد) کے ماہرین کسی بھی چیز، شے یا وجود کے نام کے اعداد نکالنے کے لئے حروف ابجد کے یہ چارٹ استعمال کرتے ہیں

جدول حروفِ ابجد معہ اعداد

ابجد	ہوز	حُطی	کلمن
ا ب ج د	ہ و ز	ح ط ی	ک ل م ن
۱،۲،۳،۴	۵،۶،۷	۸،۹،۱۰	۲۰،۳۰،۴۰،۵۰
سعفص	قرشت	ثخذ	ضظغ
س ع ف ص	ق ر ش ت	ث خ ذ	ض ظ غ
۶۰،۷۰،۸۰،۹۰	۱۰۰،۲۰۰،۳۰۰،۴۰۰	۵۰۰،۶۰۰،۷۰۰	۸۰۰،۹۰۰،۱۰۰۰

علم الاعداد میں تمام حروف کی مندرجہ بالا قیمتیں شمار کی جاتی ہیں

ان اشارات کے مطابق ہم کسی بھی چیز، شے یا وجود کے نام کے اعداد معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً چاند، قمر، مہتاب، ماہتاب کے اعداد ملاحظہ فرمایئے۔

چاند:۔ چ۔ا۔ن۔د ۴+۵+۱+۴ = ۵۹

قمر:۔ ق۔م۔ر ۲۰۰+۴۰+۱۰۰ = ۳۴۰

مہتاب:۔م۔ہ۔ت۔ا۔ب ۲+۱+۴۰۰+۵+۴۰ = ۴۴۸

ماہتاب:۔م۔ا۔ہ۔ت۔ا۔ب ۲+۱+۴۰۰+۵+۱+۴۰ = ۴۴۹

علم الاعداد کے مطابق چاند کے ان مختلف ناموں کے چار مختلف اعداد نکلتے ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل کلیئے سے ہر ایک کا حاصل ۹۲ ہی نکلتا ہے۔

سادہ الفاظ میں کلیئے کی پوری ترکیب

ا۔کوئی نام یا لفظ لیں اور ابجد کے حساب سے اس کے عدد نکالیں۔۲۔حاصل شدہ عدد کو چار سے ضرب دیں۔۳۔حاصل ضرب میں دو جمع کریں۔ ۴۔حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دیں۔۵۔حاصل ضرب کو بیس پر تقسیم کریں۔۶۔تقسیم کے بعد جو عدد باقی بچے اسے نو سے ضرب دیں۔
۷۔حاصل ضرب میں دو جمع کریں۔

اس عمل سے ۹۲ کا عدد حاصل ہوگا جو محمد ﷺ کا عدد ہے۔یعنی

م۔ح۔م۔د ۴۰+۸+۴۰+۴ = ۹۲

یہ صرف اس چاند کے چند ناموں کی مثالیں ہیں جو محمد ﷺ کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہوگیا تھا۔حضور اکرم ﷺ کا اشارہ پاکر الٹے پھرنے والے سورج، شمس یا آفتاب پر بھی اس کلیئے کا عمل کیا جائے تو ۹۲ ہی کا عدد حاصل ہوگا۔ایک چاند یا سورج ہی پر موقوف نہیں، اس کائنات کی کسی بھی شے اور کسی بھی وجود کے نام پر اس کلیئے کا عمل کیا جائے تو ۹۲ ہی کا عدد حاصل ہوگا جو محمد ﷺ کا عدد ہے۔پس علم الاعداد کے اس سائنسی فارمولے سے یہ ثابت ہوگیا کہ ہر شے، ہر وجود، ہر چیز کے نام میں رسول پاک ﷺ کے اسم گرامی، نام نامی ''محمد ﷺ'' کے اعداد موجود ہیں۔آپ ﷺ کا اسم مبارک ایک روشن معجزے کی حیثیت رکھتا ہے۔جو اس حقیقت کی ٹھوس دلیل ہے کہ ہر چیز میں آپ ﷺ ہی کا نور ظہور ہے۔

جو کچھ ہے کائنات میں، تیرے طفیل ہے\
ہوتا نہ کچھ، ہوا ہے نہ ہوگا تیرے بغیر

ہر چیز کا نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا آپ ﷺ کے نور کی نسبت سے ہے

اکثر انبیاء اپنی قوموں کی نافرمانی کے لیے بدعا کرتے رہے مگر نبی پاک ﷺ نے ساری زندگی کفار مکہ کے ظلم ستم اور زیادتیاں برداشت کیں مگر ان کے لیے کبھی بھی عذاب کی دعا نہ کی اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق جیسے ہر چیز حضور کے نور سے پیدا کی گئی ہے۔ انا من نور اللّٰہ۔ والخلق کلھم من نوری ۔ساری مخلوق میرے نور سے پیدا کی گئی ہے تو پھر ہر چیز کی طرح انسانی مخلوق بھی حضور پاک ﷺ کے نور سے بنائی گئی۔سائنیسی تحقیق کے مطابق جس چیز یعنی مادے سے کوئی چیز تیار کی جائے اس کا اثر اس کی نسل میں ہمیشہ تک رہتا ہے جیسے حضرت آدم کو اللہ تبارک تعالیٰ نے فرشتوں سے مٹی منگوا کر اس میں پانی ملا کر گوند کر اس سے اپنے دست قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کا جسد خاکی تیار کیا حضرت آدم کا جسم تو مٹی سے تیار کیا تھا مگر آپ کی تمام قیامت تک آنے والی نسل کو خاکی بشر ہی کہتے ہیں بیشک آدم کا جسم مٹی اور پانی سے تیار کیا گیا تھا اور بعد میں پیدا ہونے والے انسان کی پیدائش کا فارمولا اور ہے پھر بھی انسان کو آب وگل یعنی مٹی اور پانی سے پیدا ہونے والی مخلوق کہتے ہیں جن ناریعنی آگ سے پیدا ہوئے لہٰذا آج بھی ہر جن ناری مخلوق ہی کہلاتا ہے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیا اور آج تک ہر فرشتہ نور سے ہی پیدا ہو رہا ہے اور آج بھی ہر انسان کی نسبت مٹی سے ہی کی جاتی ہے کہ انسان مٹی سے بنا ہے کیونکہ انسان حضرت آدم کو مٹی سے بنایا گیا تھا اور حدیث اولیت نور محمد کے مطابق مٹی یعنی زمین بھی حضور کے نور سے بنائی گئی جیسے حضرت آدم علیہ السلام تو خاکی بشر ہیں مگر آپ کی قیامت تک تمام اولاد بنی آدم خاکی ہی کہلاتی ہے اور جتنے اعضاء حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کے تھے قیامت تک آنے والا ہر

انسان اسی شکل وصورت اعضاء یعنی ہاتھ پاؤں کان ناک زبان دماغ دل گردے وغیرہ اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے حضرت آدم کے جسم کے تھے یعنی انسانی جسم کے اعضاء کی نشونما کرنے والا ہر خلیہ انسان کے ڈی۔این۔اے میں موجود ہوتا ہے جو انسانی اعضاء کو تیار کرتا ہے مثلاً آپ گندم کا ایک دانہ زمین میں بوتے ہیں تو اس میں ایک شگوفہ نکل کر زمین سے باہر آتا ہے پھر اس میں سات بالیاں بنتی ہیں پھر ہر بالی میں سو 100 دانہ بنتا ہے یعنی ایک دانہ سے سات سو دانہ پھر اگر یہ سات سو دانہ بویا جائے تو ان کی انچاس سو 4900 بالیاں نکلیں گی اور ہر بالی میں سو دانہ ہو تو چار لاکھ نوے ہزار دانے ہوں گے پھر اگر اسی طریقہ سے ان سب دانوں کو بویا جائے اور سب دانے اگ جائیں تو پھر 389000000: یعنی اڑتیس کروڑ نوے لاکھ دانہ بنے گا اور ہر دانہ کی وہی شکل وصورت ذائقہ تاثیر رنگت بھی وہ ہی ہوگی جو پہلے دانہ کی تھی آج تو جدید سائنس نے انسانی کوڈ یعنی ڈی۔این۔اے تلاش کرلیا ہے جس میں مکمل انسان اس کا رنگ قد صحت و بیماری یعنی انسان کے تمام خواص اس میں پائے جاتے ہیں اگر مذکورہ بالا گندم کے دانوں کی کثیر تعداد میں سے کچھ دانے اگر موسم کی خرابی مثلاً زیادہ گرمی یا کوئی کیمیکل یا کوئی کیڑا وغیرہ لگنے سے خراب ہو جائیں تو وہ بالکل نہیں اگیں گے وہ چاہے کتنی اچھی زرخیز زمین میں بوئے جائیں اور ان مذکورہ دانوں میں سے صحیح دانے لے کر اگر آپ کسی دور دراز ملک مثلاً امریکہ کینڈا وغیرہ میں جا کر کاشت کریں گے تو وہ اسی طرح موسم کے مطابق اگیں گے اسی طرح پھل لگے گا اور اس پھل سے حاصل شدہ دانوں کی شکل۔صورت ورنگت وغیرہ ویسی ہی ہوگی تو کافر کو کافر کیوں کہا جاتا ہے اس لیے نہیں کہ وہ اللہ کو نہیں مانتا بلکہ اللہ کے محبوب نبی کریم ﷺ کو نہ ماننے کی وجہ سے اسے کافر کہا جاتا ہے یعنی اس کے اندر نبی کریم ﷺ کی محبت کی بجائے آپ سے مخالفت اور دشمنی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر جو نبی کریم ﷺ کے نور کا جو اثر تھا وہ غلط ماحول اور آپ کی بے ادبی وگستاخی کرنے کی

وجہ سے ختم ہو گیا اب وہ مومن نہیں ہو سکتا جیسے قرآن میں ہے ان الـذین کفرو اسواء علیھم ءَ انذرتھم ام لم تنذرھم لایو منون ۔ جو کافر ہوئے ان کو اللہ سے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے چاہے ایسے لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانہ بلکہ آپ کی برادری اور حقیقی چچے ابولہب وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں جن کی روحوں میں نبی کریم ﷺ کے نور کا تعلق قائم ہو وہ جہاں بھی ہوں کسی قوم اور کسی ملک یا زمین کے خطہ میں ہوں اور چاہے ان کا کسی بھی مذہب اور جماعت سے تعلق ہو ان کے اندر نبی کریم کی محبت ضرور پائی جاتی ہے اور اس محبت کی وجہ سے ان کے دنیا سے جانے سے قبل انشاء اللہ ان کو ایمان کی دولت بھی ضرور نصیب ہو جاتی ہے کچھ لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جن کا مذہبی تعلق بدنام زمانہ گستاخ فرقہ یا جماعت سے ہوتا ہے مگر ان کے دل میں بھی نبی کریم کی محبت ہوتی ہے جو زندگی میں کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتی ہے ایک دفعہ ایک بزرگ نے نبی کریم ﷺ کی سیرت پر لکھی ہوئی ایک کتاب کا کچھ مطالعہ کیا اور کتاب پر مصنف کا نام پڑھ کر کہنے لگے کہ یہ مصنف بظاہر عقیدہ تو اہل سنت کے خلاف رکھنے والا ہے مگر اس میں محبت رسول ﷺ کی کچھ خوشبو پائی جاتی ہے بلکہ ہندؤں سکھوں اور عیسائیوں میں بھی کئی آدمی ایسے دیکھے گئے ہیں جن کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت پائی گئی ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے اگر ہر چیز کی طرح یہ زمین بھی نبی کریم ﷺ کے نور سے پیدا کی گئی تھی تو اس وقت سے لیکر آج تک تقریباً کروڑوں اربوں سال گزر چکے اور کھرب ہا کھرب انسان اس زمین پر پیدا ہوئے اور فوت ہوئے لہذا اب حضور ﷺ کے نور کا اس میں کیا اثر رہ گیا ہوگا ان لوگوں کو ہومیو پیتھک میڈیسن پر غور کرنا چاہیے کہ اس فارمولے کے مطابق جب دوا تیار کی جاتی ہے تو ایک حصہ دوا خشک مفرد مثلاً کچلہ اور 10 حصے اس میں الکوحل ملایا جاتا ہے کچھ عرصہ بھیگی رہنے کے بعد اس کو خوب کھرل کیا جاتا ہے پھر اسے نتار کر شیشی میں ڈال کر اس پر مدر ٹنکچر کا لیبل لگا دیا جاتا ہے اسے کہتے ہیں نکس وامیکا مدر ٹنکچر پھر

10 قطرے الکوحل اور ایک قطرہ یہ مدر ٹنکچر ملا کر اس کو ایک نمبر پوٹنسی کہا جاتا ہے پھر اس سے ایک قطرہ اور الکوحل کے دس قطرے ملا کر جو پوٹنسی تیار ہوتی وہ 2 ہوتی ہے اس طرح پھر 100=200= بلکہ دس لاکھ تک کی پوٹنسی تیار کی جاتی ہے اور اس اصول کے مطابق 10 لاکھ تک تیار کی گئی نکس وامیکا بڑی ہائی پوٹنسی کہلاتی ہے جبکہ بظاہر اس میں الکوحل کے سوائے کچھ نہیں نظر آتا مگر وہ مریض پر اثر مدر ٹنکچر سے بہت زیادہ کرتی ہے یعنی جوں جوں پوٹنسی آگے جائے گی بیسک دوائی تو اس میں نظر نہیں آئے گی مگر اس کی طاقت بڑھتی جائے گی اس طرح نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کو چودہ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی مسلمانوں کے دلوں میں آپ کی محبت دن بدن بڑھ رہی ہے اسی لیے حضور پاک ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی مبارک میں فرمایا تھا کہ اے میرے صحابہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو کیوں نہ کرو کہ میں تم میں موجود ہوں تم میرا والضحیٰ کا چہرہ بھی دیکھتے ہو اور میرے معجزات بھی دیکھتے ہو تمہاری موجودگی میں مجھ پر وحی بھی نازل ہوتی ہے تم میرا کلام بھی سنتے ہو مگر میرے ساتھ محبت کرنے والے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے مجھے بھی نہیں بلکہ میرے شہر کو اور میرے ملک عرب کو بھی نہیں دیکھا ہوگا کئی صدیاں گزرنے کے بعد وہ پیدا ہوں گے مگر ان میں ہر کوئی آرزو کرے گا کہ مجھے گھر بار مال و دولت دے کر بھی نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو جائے۔

تو جیسے مفرد دوائی نکس وامیکا کا ہومیوپیتھک فارمولا کے مطابق تیار کیے گئے مدر ٹنکچر کا ایک قطرہ دس لاکھ طاقت کی پوٹینسی تیار کرنے کے لیے الکوحل کے کروڑوں قطروں میں شامل ہو کر اپنی حیثیت ختم نہیں کرتا بلکہ اس کی طاقت اپنے بنیادی ایک قطرہ مدر ٹنکچر کے مقابلہ میں 10 لاکھ گنا بڑھ جاتی ہے پھر اس میں کروڑ قطرے الکوحل ملانے کے بعد بھی اس دوائی کو صرف الکوحل نہیں کہا جاتا بلکہ اسے نکس وامیکا کی دس لاکھ طاقت کی پوٹنسی کہا جاتا ہے حالانکہ کوئی میڈیکل لیبارٹری والا بھی اس پوٹنسی میں اصل نکس وامیکا کا کوئی ذرہ بھی تلاش نہیں کر سکتا پھر سائینسی اصول کے مطابق مادے کا

آخری ذرہ جو تقسیم نہ ہو سکتا ہو ایٹم کہلاتا ہے ان مختلف ایٹموں کو ملا کر ایٹم بم تیار کیا جاتا ہے جس میں تباہ کرنے کی اتنی طاقت ہوتی ہے کہ جہاں گرایا جائے وہاں کے رہنے والے انسان تو در کنار وہاں کے چرندے پرندے حشرات الارض مر جاتے ہیں ہرے بھرے درخت تباہ و برباد ہو جاتے ہیں وہاں کی زمین ایسی جل جاتی ہے وہاں کوئی فصل یا جڑی بوٹیاں تک پیدا نہیں ہو سکتیں تو ثابت ہوا کہ مادہ چاہے کتنی مرتبہ تقسیم کیا جائے وہ ختم نہیں بلکہ اس سے بڑی طاقت والے ایٹم حاصل ہوتے ہیں لہٰذا یہ تو انسان کے بنائے ہوئے فارمولے ہیں تو اللہ کریم نے جو اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے نور سے ہر چیز پیدا کی ہے جو کہ مشہور اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے تو قیامت تک پیدا ہونے والی ہر چیز میں نبی کریم ﷺ کے نور کا اثر ضرور ہوگا مگر جن بد قسمتوں نے اپنے برے ماحول اور عقیدہ کی خرابی بلکہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کی بجائے حسد اور بغض اور شان رسالت سے دشمنی کی وجہ سے اپنے اندر سے وہ نور ختم کر دیا ہو ان کو کون سمجھائے مگر نبی پاک ﷺ سے عشق و محبت رکھنے والے لوگ تو قیامت تک دنیا میں آتے رہیں گے جو ناموس رسالت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے میں بڑی سعادت سمجھیں گے 12 ربیع الاوّل 2010ء کو چکوال شہر سے چالیس کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں دھرابی ہے وہاں حضور پاک ﷺ کے ایک عاشق کے گھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس کے گھر کے صحن میں نور ظاہر ہوا اور جہاں وہ نور نظر آیا تو اس جگہ پر نعلین مبارک جیسا نقش نظر آتا تھا بندہ ناچیز بھی کچھ دوستوں کے ساتھ وہاں حاضر ہوا جب وہاں پہنچے تو رات کا ایک بج گیا تھا مگر اس وقت بھی وہاں اتنا زیادہ رش تھا کہ اس جگہ کی زیارت کرنا بہت مشکل تھی رات کے اس وقت بھی بڑی لمبی لمبی قطاریں لگی تھیں اور بسوں ویگنوں ٹیوٹے اور کاروں موٹر سائیکلوں کا شمار نہیں ہو سکتا تھا بلکہ ابھی اور خلقت زور شور سے آ رہی تھی وہاں کیا تھا صرف ایک معمولی سا ایک نورانی عکس نظر آتا تھا جس کا نقشہ نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک جیسا تھا جسے دیکھنے کے لیے

کراچی تک بلکہ غیر ممالک سے بھی قافلوں کی شکل میں لوگ اس جگہ کی زیارت کرنے کے لیے حاضر ہو رہے تھے تو گرمی کے موسم میں اتنا دور دراز سے سفر کر کے کرائے خرچ کر کے کیوں آتے تھے تو وہ لوگ ہی آتے تھے جن کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت تھی وہ خواہش کرتے تھے کہ جہاں ہمارے آقا و مولا نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک لگے ہیں اس جگہ کی ہی زیارت کر آئیں اور جن لوگوں کے دلوں میں محبت نہیں تھی وہ قریب سے بھی نہیں جا سکے بلکہ لوگوں کو روکتے تھے کہ تم وہاں کیا لینے جاتے ہو تو جب شمع جلتی ہے تو اس علاقہ میں کئی کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں مگر شمع کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے مگر جب پروانہ شمع کو دیکھتا ہے اور فوراً شمع کے پاس حاضر ہو جاتا ہے اور اس پر اپنی جان قربان کر دیتا۔

کسے پروانے نوں ایہ پچھیا سڑ کے تے کیہ لبدا
اونیں کہیا اونا سمجھا جمال یار دی خاطر

تو حضرات شمع تو جلتی رہتی ہے مگر پروانہ اپنی جان دے کر ابدی نیند سو جاتا ہے۔

جلا کر شمع پروانے کو ساری عمر روتی ہے
اپنی جان دے کر چین سے سوتا ہے پروانہ

تو نبی پاک ﷺ سے محبت کرنے والوں کا بھی یہی حال ہے کہ جہاں بھی نبی کریم ﷺ سے نسبت رکھنے والی کوئی چیز مل گئی یا کہیں نبی کریم ﷺ کے تبرکات سے کوئی چیز مل گئی یا اگر کسی جگہ بھی نبی پاک ﷺ کے کسی تبرک شریف کی اطلاع ملی تو محبت والا پروانے کی طرح فوراً وہاں حاضر ہوتا ہے تو نبی کریم کے ساتھ محبت رکھنے والوں کے دلوں میں ہی ایمان کی دولت ہوتی ہے مگر آج کچھ لوگ ایسے لوگوں کے ایمان کی داد دینے کی بجائے وہ دولت چھیننا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اظہار محبت کی خاطر کوئی عمل کرتے دیکھ کر ان پر کفر و شرک و بدعت کے فتوے لگاتے رہتے ہیں مگر قربان جائیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سچی پکی محبت رکھنے والوں پر کہ وہ ان مخالفین

کے فتوؤں کی پرواہ کئے بغیر نبی پاک ﷺ سے اپنی محبت کا تعلق قائم کئے ہوئے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہمیں تو سرنگوں ہونا ہے آقا جی کی چوکھٹ پر
زمانے کا کیا ناصر بھلا جانے برا جانے

تو اب آئیں دوبارہ اس حدیث کی طرف یعنی اوّل ما خلق اللہ نوری۔ کہ سب سے پہلے اللہ کریم نے میرے نور کو پیدا کیا تو نبی کریم ﷺ کا نور مبارک جو اللہ کریم نے بڑی محبت سے پیدا کیا تھا تو اس نور نے پیدا ہوتے ہی اللہ کریم کی الوہیت پر ایمان لا کر اسے سجدہ کیا تو اللہ کریم نے فرمایا اے نور اسی لیے میں نے تیرا نام محمد ﷺ رکھا ہے تو نبی پاک ﷺ نے اللہ کریم کی صفات نہیں بلکہ ذات پر ایمان لا کر اسے سجدہ کیا اس لیے نبی پاک ﷺ بعثت نبوت کے بعد جب بھی اللہ کو پکارتے تھے یا دعا مانگتے تھے تو اکثر اللہ کریم کا ذاتی اسم مبارک اللہ ہی استعمال کرتے تھے جیسے طائف والے اپنے اور اللہ کریم کے مخالفین کے لیے اللہ کریم سے دعا مانگی اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون ۔ اے میرے اللہ کریم ان لوگوں کو ہدائیت دے کہ یہ مجھے جانتے نہیں حالانکہ اس وقت اللہ کریم نے آپ سے اپنی الوہیت کا کوئی عہد نہیں لیا تھا اور قرآن کریم میں آیا ہے کہ جب اللہ کریم نے تمام انسانوں کی روحوں کو اکٹھا کیا اور ان سے عہد لیا۔ فرمایا۔ الست بربکم۔ کیا میں تمہارا رب ہوں تو روحوں نے جواب دیا قالو ابلیٰ سب نے کہا کہ تو ہمارا رب ہے۔ یہ کسی نے بھی نہیں کہا تھا کہ تو ہمارا اللہ ہے اور اس وقت کسی نے بھی اللہ کریم کے سامنے سجدہ بھی نہیں کیا تھا یعنی اللہ کریم کی صفت ربوبیت کا اقرار کیا جبکہ وہاں تمام انبیاء اولیاء بلکہ تمام انسانوں کی روحیں موجود تھیں اور نبی کریم ﷺ کے نور مبارک نے پیدا ہوتے ہی اللہ کو سجدہ کیا اور جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو ولادت ہوتے ہی حضور ﷺ نے سجدہ کیا اور جب غار حرا میں پہلی وحی کا نزول ہوا تو اس وقت بھی آپ سجدہ ریز تھے اور آخرت میں یعنی

میدان محشر میں بھی نبی کریم ﷺ اللہ کریم کی ذات کے سامنے سجدہ ریز ہوں گے اور اللہ کریم خود فرمائے گا اے میرے پیارے محمد اٹھو اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور مانگ کیا مانگتا ہے میں تجھے راضی کروں گا ولسوف یعطیك ربّك فترضی'۔ کہ میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو راضی ہو جائے گا مگر روز الست سب روحوں نے یہ ہی کہا تھا کہ تو ہمارا رب ہے تو روز الست میں ساری مخلوق اللہ کریم کی صفت ربوبیت پر ایمان لائی کہ سب نے کہا تو ہمارا رب ہے مگر نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اللہ کریم کی الوہیت پر ایمان لایا آپ کے نور مبارک نے پیدا ہوتے ہی اللہ کریم کو صرف رب نہیں کہا بلکہ اللہ کے الٰہ ہونے پر ایمان لا کر اللہ کریم کو فوراً سجدہ کر دیا اس دنیا میں آ کر تقریباً ہر نبی نے دعا مانگتے وقت اللہ کریم کی صفت ربوبیت کے ساتھ دعا مانگی مثلاً حضرت آدمؑ نے عرض کی ربنا ظلمنا انفسنا ۔اے میرے رب کریم میں نے اپنی جان پر بار کیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی رب انی دعوت قومی لیل و نہارا فلم یزدھم دعاء ی الا فـــرارا ٥ اے میرے رب میں نے دن رات اپنی قوم کو دعوت دی مگر جتنا میں نے ان کو قریب کرنے کی کوشش کی اتنا ہی یہ مجھ سے دور ہوتے گئے ربّ لاتذر علی الارض مـن الکافرین دیّارا ۔اے میرے رب ان میں سے ایک بھی کافر زمین پر نہ چھوڑنا کیونکہ جو ان سے پیدا ہوں گے وہ بھی کافر ہوں گے پھر حضرت ابراھیمؑ نے بھی جو سب سے پہلے نمرود کے ساتھ مناظرہ کیا اس میں بھی ربیَ الذی یحیِ ویمیت ۔میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پھر فرمایا رب انھـن اضـلـلنا کثیر من النّاس۔ اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے پھر جب اپنے پیارے لخت جگر حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؑ کو جنگل بیابان میں چھوڑ آئے جہاں آج کعبہ شریف ہے تو واپسی پر دعا کی ربـنـــا انـیّ اسکنت من ذُرّیتیِ ۔اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو تیرے حکم کے مطابق اسی جگہ چھوڑا ہے جہاں نہ پانی نہ دانہ اور نہ گھاس تک پھر آپ نے وہ دعا بھی فرمائی جو سب مسلمان نماز

کے آخر میں پڑھتے ہیں رب جعلنی ۔اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نمازی بنادے پھر فرمایا ربنا وابعث فیھم رسولا ۔اے میرے رب ان میں سے رسول بھیج پھر ایک جگہ فرمایا رب ارنی کیف تحی الموت۔ اے میرے رب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام دعاؤں میں اللہ کریم کی صفت ربوبیت کا ہی ثبوت ملتا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب کوہ طور پر اللہ کریم نے کلام فرمایا تو فرمایا انا ربک : اے موسیٰ میں تیرا رب ہوں موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ کریم کو دیکھنا چاہا تو عرض کی رب ارنی انظر الیك : اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں یعنی جب بھی دعا کی ربنا کہہ کر ہی کی پھر حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ نے بھی اپنی دعاؤں میں ربنا ہی اکثر کہا ہے اور پھر حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی عرض کیا: قال رب ھب لی من لدنك ذریۃ طیبۃ :اے میرے رب مجھے ایک نیک صالح لڑکا عطاء فرما حضرت سلیمانؑ نے بھی دعا کی قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ۔حضرت ایوبؑ نے بھی دعا کی اذ نادا ربہ۔تو ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ پہلے تمام انبیاء اور ان کی امتوں کے اولیاء نے اکثر اپنی دعاؤں میں اللھم کی بجائے ربنا کہہ کر ہی دعائیں مانگی ہیں اور نبی کریم ﷺ نے جب بھی اپنے اللہ کریم سے دعا مانگی یا اپنی امت کو جو دعائیں کرنے کی تعلیم دی تو ان میں اکثر ربنا کی بجائے اللھم سے دعا شروع کرنے کا حکم دیا آپ اپنی قوم کے مخالفین کے لیے بھی اکثر دعا فرماتے تھے اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون ۔اے اللہ انہیں ہدایت دے کہ مجھے جانتے نہیں ہیں اپنے اوپر درود شریف پڑھنے کے لیے بھی فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد وعلیٰ اٰل محمد آپ یہ بھی دعا فرمایا کرتے تھے اللھم احینی مسکین وامتنی مسکینا ۔اے اللہ مجھے زندہ رکھ تو مسکینوں میں اگر خاتمہ ہو تو مسکینوں میں یعنی آپ نے اپنی زندگی مبارک میں جو بھی دعائیں فرمائیں یا اپنی امت کو جو دعائیں سکھائیں ان میں اکثر

دعائیں اللھم سے ہی شروع کی گئیں اس لیے کہ آپ کے علاوہ ساری مخلوق سے اللہ کریم نے روزازل سے الست بربکم کہہ کران سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور جب اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کا نورمبارک پیدا کیا تو اس سے اپنی ربوبیت کا عہد نہیں لیا بلکہ اس نورمبارک نے پیدا ہوتے ہی اللہ کریم کی ربوبیت کی بجائے اللہ کریم کو الٰہ مان کر فوراً اللہ کریم کے آگے سجدہ کر دیا تو حدیث کے مطابق اللہ کریم نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے نورمبارک کو بڑی محبت سے پیدا کیا اس لیے نبی کریم ﷺ کو سب مکتبہ فکر والے محبوب خدا کہتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا نورمبارک جو اللہ نے محبت سے پیدا کیا تھا تو اس نور نے پیدا ہوتے ہی محبت کے ساتھ اللہ کریم کے آگے سجدہ کیا تو ثابت ہوا کہ نبی کریم، اللہ کریم کے محبوب ہیں اور اللہ کریم نبی کریم کا محبوب ہے۔

محمدؐ دا رتبہ خدا جاندا ایہ
خدا دی قدر مصطفیٰ جاندا اے

تو اس محبت سے پیدا کیئے ہوئے نورمبارک سے اللہ کریم نے ہر چیز بنائی تو اس لیے ہر چیز میں نبی کریم ﷺ کی محبت فطرتی طور پر موجود ہے خصوصاً ایمان والوں کے دلوں میں اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تمہارے دلوں میں میری محبت تمہاری اولاد اور والدین بلکہ سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائے تو مسلم شریف کی حدیث کے مطابق جیسے دین اسلام فطرتی دین ہے کہ ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ دین اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے اپنے مذہب کے مطابق یہودی یا عیسائی بنا لیتے ہیں تو اسی طرح جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے نبی کریم ﷺ کی محبت اس کے اندر فطرتی چیز ہے مگر نبی کریم ﷺ کے مخالف مذاہب والے یا نام نہاد کلمہ پڑھنے والے لوگ یا انسان کا ازلی دشمن شیطان اور برا ماحول اس کے دل سے محبت کی یہ دولت چھین لیتے ہیں تو جب نبی کریم ﷺ کی محبت نہ رہے گی تو ایمان نہیں رہے گا تو نبی کریم ﷺ کی محبت عزت احترام کوئی معمولی چیز نہیں اس لیے تو

اللہ کریم نے قرآن پاک میں فرمادیا: لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو میرے محبوب نبی کریم کی آواز سے بلند نہ کرو جولوگ ایسا کریں گے ان کی زندگی کے تمام اعمال برباد ہوجائیں گے انہیں شعور بھی نہ ہوگا۔

چاہے ان لوگوں نے کتنی زیادہ نمازیں پڑھی ہوں گی حج کیئے ہوں گے سخاوت کی ہوگی جہاد کیا ہوگا ساری زندگی دین کی تبلیغ کرتے رہے ہوں عالم ہوں عابد وزاہد ہوں ان کے سب اعمال برباد ہوجائیں گے تو ان اعمال کے برباد ہونے کا انہیں کچھ علم بھی نہیں ہوگا۔ اگر ان کو شعور ہو کہ نبی کریم ﷺ کی آواز سے ہماری آواز بلند ہونا ایسی بے ادبی، گستاخی ہے کہ اس سے ہمارے کیے ہوئے نیک اعمال برباد ہوگئے وہ اپنا یہ گناہ معاف کرانے کے لیے اللہ کریم سے معافی مانگیں اللہ مہربان ہے ہوسکتا تھا اللہ ان کو معاف کردیتا اللہ کریم چونکہ اپنے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کو بخشنا ہی نہیں چاہتا اس لیے ان کو شعور ہی نہیں ہوتا کہ اس بے ادبی سے تو ہمارے اعمال برباد ہو گئے یعنی ان کو احساس بھی نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ کریم توبہ اور استغفار کی توفیق نہیں دیتا وہ اپنے اعمال پر بھی مطمئن رہتے ہیں۔

تو آپ غور کریں کہ یہ اتنے قیمتی اعمال کیوں برباد ہوئے صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی آوازوں کو نبی پاک ﷺ کی آواز سے اونچا کرنے پر تو غور کریں کہ جس پاک ہستی کے سامنے صرف آواز اونچی ہونے سے زندگی کے تمام اعمال برباد ہوجاتے ہیں اگر ان کے متعلق انسان کے دل میں اگر گستاخی یا حسد بغض پایا جائے تو پھر ایمان کیسے سلامت رہ سکتا ہے اللہ کریم اپنی امان پناہ میں رکھے۔ تو اللہ کریم نے ہی فرمایا ہے کہ اگر تم میرے محبوب پیغمبر کے ساتھ محبت کروگے تو پھر میں بھی تم سے محبت کروں گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردوں گا تو جو لوگ نبی پاک ﷺ کو چھوڑ کر سیدھے ڈائریکٹ اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں اللہ کریم کو ایسے عبادت گزاروں کی کوئی ضرورت نہیں۔



محترم قارئین کرام! اس کائنات آب وگل میں ہر پیدا ہونے والے انسان کا کوئی نہ کوئی ایک نام پیدائشی اور زیادہ بھی بطور کنیت و خطاب کے مشہور ہوتے ہیں۔ جن میں بعض سے بعض ایک وقتی فوقیت و فضیلت کی تشہیر مراد ہوتی ہے اور بعض سے صرف پکارنے کا کام لیا جاتا ہے۔ مگر ان افراد میں ناموں کے لحاظ سے معنوی واقفیت و حقیقت بہت کم پائی جاتی ہے' بلکہ یوں کہئے کہ ہوتی ہی نہیں۔ آج ناموں کے لحاظ سے تو لاکھوں علی' حسین' حسن' احمد' خالد' طارق وغیرہ وغیرہ موجود ہیں مگر ان کے یہ اسماء محض شناخت تک محدود ہوں گے اور اپنی صفات عملیہ سے جو اس نام سے متعلق ہیں کوسوں دور۔

چونکہ یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ اچھے ناموں میں بلحاظ اپنی تاثیرات کے ہزاروں برکات سے انسان بہرہ مند ہوتا ہے۔ اس لئے نام اچھے رکھنے چاہئیں۔ مگر ان کی حقیقت معنوی کا ورود اور تاثیرات کا ظہور بہت کم پایا جاتا ہے۔ سعادت ازلی اور چیز ہے اور نام نہاد تفوق اور۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ سرور کائنات فخر موجودات' مختار شش جہات ﷺ کی پیدائش سے قبل جب یہ بات مشہور ہو گئی کہ ایک نبی رحمت آخر الزمان ﷺ عنقریب دنیا میں تشریف لانے والے ہیں۔ جن کا اسم پاک محمد ﷺ ہوگا تو عرب میں بعض لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیا کہ شاید وہ وجود با جود ہمیں میں سے پیدا فرما دیا جائے۔ مثلاً چھ بچوں کے نام محبوب کبریاء ﷺ سے قبل رکھے جا چکے تھے جو یہ ہیں۔ محمد بن احیحہ بن الجلاح الاوسی' محمد بن سلمہ انصاری' محمد بن براء لکری' محمد بن سفیان بن کا مجاشع' محمد بن عمران جعفی' محمد بن خزاعی سلمی۔ مگر اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اس نے اپنے انعام رسالت کو رکھنا ہوتا ہے اور یہ راز معرفت صرف محمد ﷺ بن عبداللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ ہی میں رکھا جو ازلی و ابدی طور پر اس کے لئے حتماً منتخب تھے۔

اس باب میں صرف محبوب کبریاء ﷺ ہی کی ایک جامع صفات ہستی ہے جن کے اسماء گرامی جہاں بھر کے موسوم افراد سے زیادہ اور جس کی ذات بابرکات، ہر اپنے اسم کی کلی مصداق اور اس کی حقیقت صوری و معنوی کی صحیح حال و حامل ہے۔ اللہ کریم نے جو اسم مبارک اپنے محبوب ﷺ کے لئے خاص کرنا چاہا۔ اس کے ارشاد فرمانے سے قبل اپنے محبوب ﷺ بے محبوب کو اس کی خصوصیتوں کا حامل اور حقیقتوں کا امل کر کے

پھر فرمایا۔ وہ محبوب کبریاء ﷺ صرف اسماء عالیہ سے موسوم ہی نہیں بلکہ تمام اسماء علیہ کے حقائق محبوب کریم ﷺ کی ذات گرامی میں مجتمع ہیں۔ وہ عوام کی طرح محض اسماء مبارکہ کی فہرست ہی نہیں رکھتے بلکہ وہ محبوب کریم ﷺ کی ذات پر ہر لحاظ سے منطبق اور صادق آتے ہیں اور یہ ایک وہ خوبی ہے جو جہاں بھر کے اولین و آخرین افراد میں اسماء کی اس بہتات کے ساتھ قطعاً نہیں پائی جائے گی۔ بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام کو بھی جو اسماء کی ایک ایک بزرگی کے ساتھ خاص کیا گیا ہے مثلاً ابراہیم علیہ السلام کا اسم شریف حلیم' نوح علیہ السلام کا شکور' عیسیٰ و یحییٰ علیہم السلام کا برو سید' موسیٰ علیہ السلام کا کریم و قوی' یوسف علیہ السلام کا حفیظ و علیم' ایوب علیہ السلام کا صابر اور اسماعیل علیہ السلام کا صادق الوعد۔ ان سب پر بھی محبوب کبریاء ﷺ کو زیادتی اسماء میں فضیلت تامہ حاصل ہے۔

تمنا ہے کہ محبوب کبریاء ﷺ کے چند اسماء مبارکہ کو یکجا کر کے حضور ﷺ ہی کے علم کی روشنی میں اس خلق خدا تک ذرا تفصیل کے ساتھ پہنچاؤں۔ اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو ان محامد و محاسن' خصائص و امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ قرآن مجید کا لفظ لفظ اذکار محبوب کریم ﷺ کے بلند کئے جانے پر دلالت کرتا ہے اور اس میں متعدد مقامات پر خالق کائنات نے اپنے محبوب رسول ﷺ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ کیا ہے جبکہ دیگر انبیاء و رسل میں سے کسی کا ذکر اس قدر اہتمام کے ساتھ نہیں کیا گیا۔ اللہ کریم نے جہاں ایمان کی بات کی تو وہیں پر اپنے محبوب ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا۔ اپنی اطاعت کے ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت' اپنی محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی محبت' اپنے ادب کے ساتھ آپ ﷺ کے ادب' اپنی رضا کے ساتھ آپ ﷺ کی رضا اور اپنی ناراضگی کے ساتھ آپ ﷺ کی ناراضگی کو بیان فرمایا۔ اپنے محبوب ﷺ کے نافرمان کو اپنا نافرمان اور آپ ﷺ کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا۔

قرآن کریم میں محبوب کریم ﷺ کے دو ذاتی نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ بیان ہوئے ہیں' جبکہ متعدد صفاتی نام مذکور ہیں' جیسے کہیں آپ ﷺ کو مدثر کہہ کر مخاطب کیا گیا تو کہیں مزمل کہا گیا' کہیں طہٰ کے لقب سے پکارا گیا تو کہیں یٰسین سے خطاب کیا گیا۔ اس طرح امی کے ذریعے آپ ﷺ کی شان امیت اور خاتم النبیین کے ذریعے شان ختم نبوت کا بطور خاص بیان اور اہل ایمان کو خوشخبری دینے کے لئے آپ ﷺ کو بشیر' مبشر اور کفار و منافقین کو عذاب الٰہی کی وعید سنانے کے لئے آپ ﷺ کو نذیر اور منیر کے القاب سے یاد کیا گیا۔ مزید برآں کلام الٰہی میں جن صفاتی ناموں کا سہرا آپ ﷺ کی لوح جبین پر سجایا گیا وہ یہ ہیں۔

رؤوف' رحیم' شاہد' مشہود' شہید' ہادی' کریم' سراج منیر' نور وغیرہ۔

اس حوالے سے ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کثیر ہیں۔ اسی طرح محبوب خدا ﷺ بھی کثیر اسمائے گرامی کے حامل ہیں۔ اس پر مستزاد اللہ کریم نے آپ ﷺ کو اپنے بعد صفاتی نام بھی عطا فرمائے ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر خصوصیت کے ساتھ اپنی شہرہ آفاق

کتاب الشفا میں ایک مفصل باب باندھا ہے۔ جس میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اسمائے حسنیٰ کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر کن جہات سے اور ذات مصطفیٰ ﷺ پر کس طرح ہوتا ہے۔ وہ اس ضمن میں اس فرق کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ صفات الٰہیہ ذاتی ہوتی ہیں جبکہ صفات محمدیہ ﷺ عطائی ہیں۔

تذکار رسالت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ کا کثیر الاسماء ہونا آپ ﷺ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کی دلیل ہے جیسا کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ 'الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ' میں لکھتے ہیں۔ ''کسی کا کثیر الاسماء ہونا اس کی عظمت و رفعت پر دلالت کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ لوگوں کی توجہ اس کی (بلند) ذات اور (اونچی) شان کی طرف ہو جائے''۔

محترم قارئین کرام! جس طرح اللہ کریم کے ان گنت اسمائے حسنیٰ منقول ہیں لیکن ذاتی نام صرف اللہ ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں لیکن ذاتی نام صرف دو ہیں' محمد (ﷺ) اور احمد (ﷺ)۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام 'محمد (ﷺ)' اور آسمان پر 'احمد (ﷺ)'۔ آپ ﷺ کے اسمائے صفاتی کی تعداد کے حوالے سے علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواہب اللدنیہ (۲:۱۱-۲۱) میں تین سو سینتیس (۳۳۷) نام اور ۴ کنیتوں ابوالقاسم' ابوابراہیم' ابوالارامل اور ابوالمومنین کا ذکر کیا ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ میں تین سو چالیس (۳۴۰) سے زیادہ اسماء مبارکہ اور چار کنیتیں ذکر کی ہیں۔ امام صالحی رحمۃ اللہ علیہ نے محبوب کریم ﷺ کے سات سو چون (۷۵۴) نام اور چار کنیتیں ابوالقاسم' ابوابراہیم' ابوالارامل اور ابوالمومنین بیان کی ہیں۔ ابن فارس کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ بارہ سو (۱۲۰۰) ہیں۔ قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الترمذی' کی شرح میں بعض صوفیاء سے نقل کیا ہے ''اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار (۱۰۰۰) نام ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کے بھی ایک ہزار (۱۰۰۰) نام ہیں''۔ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسماء المصطفیٰ ﷺ میں تین سو (۳۰۰) اسماء مبارکہ بیان کئے ہیں۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ (۱:۳۰۶) میں قریباً چار سو (۴۰۰) اسمائے محبوب ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ یوں مجموعی طور پر محبوب کریم ﷺ کے اسماء مبارکہ چودہ سو (۱۴۰۰) سے زائد بن جاتے ہیں۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی اسمائے گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ انا محمد و احمد و المقفی والحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ ''میں محمد (ﷺ) ہوں اور میں احمد (ﷺ) ہوں اور مقفی اور حاشر (ﷺ) ہوں اور نبی توبہ (ﷺ) اور نبی رحمت (ﷺ) ہوں۔

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔ لی

خمسة اسماء انا محمد و احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی ونا العاقب ''میرے پانچ نام ہیں میں محمد (ﷺ) ہوں احمد (ﷺ) ہوں ماحی (مٹانے والا ﷺ) ہوں کہ رب کریم میرے توسط سے کفر (وشرک) کے ہر نشان کو مٹا دے گا اور میں حاشر (ﷺ) ہوں کہ سب لوگ (قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھا کر) میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب (ﷺ) (سب نبیوں سے آخر میں آنے والا) ہوں'' (بخاری شریف)۔ امام مسلم کی روایت کردہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں و العاقب الذی لیس بعدہ نبی ''اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''۔

☆ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ''پانچ نام ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ نام سابقہ کتب سماویہ میں مذکور تھے اور گذشتہ اقوام یہ نام جانتی تھیں'' (الشفاء)۔

☆ خفاجی رحمتہ اللہ علیہ علیہ کہتے ہیں ''پانچ نام ہونے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے یہ پانچ نام رکھے جبکہ باقی آپ ﷺ کے اوصاف (صفاتی نام) ہیں'' (نسیم الریاض)۔

محبوب کریم ﷺ کے متعدد اسماء 'حمد' سے مشتق ہیں

محبوب کریم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ 'حمد' کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس مادہ سے محبوب کریم ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمد احمد حامد اور محمود ﷺ۔ ان میں سے تین اسماء مبارکہ (محمد احمد اور محمود ﷺ) تعریف کئے گئے' کا مفہوم رکھتے ہیں۔ محمد اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں حمد کی معنوی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ رحمت دو جہاں ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی کثرت تعریف و توصیف کے مظہر ہیں' جس کی وجہ یہ ہے کہ محبوب دو جہاں ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جن و انس اور ملائکہ ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ رب العزت بھی ہمہ وقت آپ ﷺ کی ثناء میں مصروف ہے' جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ''بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے پیغمبر (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو تم بھی آپ (ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو''۔ ذیل میں ہم محبوب کریم ﷺ کے مشہور اسمائے گرامی کا معروف ترتیب کے مطابق فرداً فرداً اجمالی ذکر کرتے ہیں (مزید تفصیل ہماری کتاب ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

☆ محمد ﷺ

اسم 'محمد ﷺ' اتنا مکمل اور حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم و ادب سے جھک جاتی ہے اور لبوں پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں' لیکن یہ حقیقت بہت سوں سے مخفی ہے کہ اس کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح حسین و دلآویز ہے۔ لفظ محمد 'حمد' سے مشتق ہے جس کے معنی تعریف اور ثنا

بیان کرنے کے ہیں۔ یہ نام قدرت کی طرف سے روز اول ہی سے آپ ﷺ کے لئے خاص کردیا گیا تھا۔ سابقہ کتب سماویہ میں یہ اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کا یہ نام چار مرتبہ آیا ہے۔

☆ احمد ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ اسم گرامی اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے "اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ یا سب سے زیادہ حمد کرنے والے"۔ آپ ﷺ سے قبل کسی کا نام احمد نہیں تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے یہی نام بتایا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ الصف (٦١:٦) میں مذکور ہے۔

☆ حامد ﷺ

یہ 'حمد' مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی شایان شان اس کی حمد و ثنا کرنا ہے۔ یہ وصف محبوب کبریاء ﷺ میں بہت ہی نمایاں ہے کیونکہ آپ ﷺ ہر حالت میں اللہ کی حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں۔

☆ محمود ﷺ

اس کا معنی ہے۔ جس کی تعریف کی جائے اور محبوب دو جہاں ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کی کثرت کے سبب تعریف کی جاتی ہے۔

☆ قاسم ﷺ

اس کا معنی ہے تقسیم کرنے والا۔ جملہ نعمتیں چونکہ رحمت دو جہاں ﷺ کے وسیلہ سے عطا کی جاتی ہیں اس لئے آپ ﷺ قاسم ہیں۔

☆ عاقب ﷺ

اس کا معنی ہے پیچھے آنے والا۔ روح کائنات ﷺ چونکہ تمام انبیاء کرام ﷺ سے پیچھے تشریف لائے اس لئے آپ ﷺ عاقب ہیں۔

☆ فاتح ﷺ

اس کا معنی ہے کھولنے والا۔ مالک دو جہاں ﷺ فاتح ہیں کہ آپ ﷺ نے راہ ہدایت کا دروازہ کھولا ہے۔ علاوہ ازیں روز محشر جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کھولیں گے۔

☆ شاہد ﷺ

اس کا معنی ہے جاننے والا' مشاہدہ کرنے والا یا حاضر اور موجود ہونے والا۔ جان کائنات ﷺ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ آپ ﷺ احوال امت کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور عطائے الٰہی سے وہ کچھ جانتے ہیں جو کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

☆ حاضر ﷺ

اس کا معنی ہے لوگوں کو جمع کرنے والا۔ رحمت کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ روز قیامت سب لوگ آپ ﷺ کے قدموں میں اپنی قبروں سے اٹھا کر جمع کئے جائیں گے۔

☆ رشید ﷺ

رشید کا معنی ہے ثابت قدم اور ہدایت دینے والا۔ جان کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ دین پر ثابت قدم اور راست کو ہدایت دینے والے ہیں۔

☆ مشہود ﷺ

اس کا معنی ہے وہ جس کے اوامر و نواہی کی شہادت دی جائے۔ معلم اخلاق ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ نے پیغام حق پہنچایا اور لوگوں نے اس کی گواہی دی۔

☆ بشیر ﷺ

بشیر کا معنی ہے بشارت دینے والا اور خوشخبری سنانے والا۔ محبوب دوجہاں ﷺ کا اسم گرامی اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو بشارت دینے والا بنا کر بھیجا گیا۔ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی قرآن مجید میں بھی مذکور ہے۔

☆ نذیر ﷺ

اس کا معنی ہے ڈر سنانے والا۔ محبوب کبریاء ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ کفار و مشرکین اور گنہگاروں کو آپ ﷺ ڈر سنانے والے ہیں۔

☆ داع ﷺ

اس کا معنی ہے بلانے والا۔ محبوب دوجہاں ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی طرف بلانے والے ہیں۔

☆ شاف ﷺ

جان کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اذن سے بیماری سے شفا دینے والے ہیں۔ علاوہ ازیں اپنی امت کے دکھوں کا مداوا فرماتے ہیں۔

☆ ھاد ﷺ

اس کا معنی ہے ہدایت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ نے شاہ خوباں ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اسی لئے آپ ﷺ کا نام ھاد ہے۔

☆ مھد ﷺ

مھد وہ ذات بابرکات ﷺ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی ہدایت مرحمت فرمائی۔

☆ ماحﷺ

اس کا معنی ہے مٹانے والا۔ محبوب کبریاءﷺ کا نام ماحـــــــاح اس لئے ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے کفر و شرک کو پہلے انبیاء کی نسبت زیادہ مٹانے والے ہیں۔

☆ منجﷺ

اس کا معنی ہے نجات دلانے والا۔ شفیع اعظم ﷺ مـنـج ہیں کہ آپ ﷺ اپنی امت کو آگ سے نجات دلانے والے ہیں۔

☆ ناہﷺ

اس کا معنی ہے روکنے والا۔ حسن کامل ﷺ نـــاہ اس سبب سے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں کو برائی سے روکتے ہیں۔

☆ رسولﷺ

اس کا معنی ہے پیغامبر۔ رحمت دو جہاں ﷺ کو اللہ تعالی نے پیغام حق دے کر مبعوث فرمایا اس لئے آپ ﷺ کا یہ نام ہے۔

☆ نبیﷺ

اس کا معنی ہے غیب کی خبریں بتانے والا۔ امام الانبیاء ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے لوگوں کو غیب کی خبریں بتائیں اس لئے نبی کہلائے۔

☆ امیﷺ

اس کا معنی ہے جو کسی دنیوی ذریعہ علم سے نہ پڑھا ہو۔ رحمت کائنات ﷺ امی نبی ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیے بلکہ آپ ﷺ کو خود رحمٰن نے پڑھایا۔

☆ تہامیﷺ

پیکر جمال و کمال ﷺ کے اس نام کی نسبت تہامہ کی طرف ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

☆ ھاشمیﷺ

محبوب کریم ﷺ کے اس لقب کی نسبت آپ ﷺ کے پڑدادا ہاشم بن عبد مناف کی طرف ہے۔

☆ ابطحیﷺ

لغوی طور پر اس کا معنی ہے وہ پانی جو پہاڑوں سے نیچے آئے اور ابھرا ابھر کر بہے۔ اس نام کی نسبت مکہ کے اس کشادہ نالے کے ساتھ ہے جس میں وادیٔ مکہ کا پانی بہتا تھا۔ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا کہ یہ قریش بطاح کے ساتھ خاص تھا اس حوالے سے محبوب کریم ﷺ کو ابطحی ﷺ کہا جاتا ہے۔

☆ عزیز ﷺ

امت کا تکلیف اور مشقت میں پڑنا آپ ﷺ کو سخت گراں گزرتا ہے' اس لئے آپ ﷺ کا لقب عزیز ہے۔ یہ لقب سورۃ التوبہ میں مذکور ہے۔

☆ حریص علیکم ﷺ

حریص سے مراد ہے کہ مطلوب کے لئے قوی ارادہ ہونا۔ رحمت دو جہاں' محسن کائنات ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ امت کے راہ ایمان و ہدایت پر ہونے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ یہ اسم قرآن مجید کی آیت مبارکہ سے ماخوذ ہے۔

☆ رئوف ﷺ

رئوف ﷺ سے مراد رحمت میں شدت اور مبالغہ۔ رحمت کائنات ﷺ کو اس وصف عالی کے متحمل ہونے کے باعث یہ نام دیا گیا۔

☆ رحیم ﷺ

اس کا معنی ہے بہت زیادہ رحم کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ خود رحیم ہے اور اس نے یہ صفت اپنے محبوب ﷺ کو بھی عطا فرمائی اور آپ ﷺ کو اس نام سے نوازا۔

☆ طٰہٰ ﷺ

یہ لفظ قرآن پاک کے حروف مقطعات میں سے ہے اور اہل علم نے اسے آپ ﷺ کے اسماء میں بھی شمار کیا ہے۔

☆ مجتبیٰ ﷺ

اس کا معنی ہے چنا ہوا۔ شاہ خوباں ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو چن لیا اور اپنا محبوب بنایا۔

☆ طسٓ ﷺ

یہ لفظ قرآن مجید کے حروف مقطعات میں سے ہے اور اسے محبوب کریم ﷺ کا اسم کہا گیا ہے۔

☆ مرتضیٰ ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ خود آپ ﷺ کی رضا کا طالب ہے۔

☆ حٰمٓ ﷺ

رحمت کائنات ﷺ کا اسم مبارک ہے اور حروف مقطعات میں سے ہے۔

☆ مصطفیٰ ﷺ

اس کا معنی ہے چنا ہوا۔ جان کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی

عنایات ونوازشات کے لئے چن لیا۔

☆ یٰسٓ ﷺ

یہ قرآن مجید کے حروف مقطعات میں سے ہے اور مفسرین نے اسے راحت جاں ﷺ کے اسمائے گرامی میں شمار کیا ہے۔

☆ اولیٰ ﷺ

اولیٰ کا معنی ہے سب سے زیادہ قریب۔ محبوب کریم ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ ایمان والوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

☆ مزمل ﷺ

اس کا معنی ہے کپڑا اوڑھنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں آپ ﷺ کو اس نام سے مخاطب فرمایا جب آپ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔

☆ ولی ﷺ

اس سے مراد مدد کرنے والا، سرپرست یا متولی ہے۔ آپ ﷺ کو جمیع مخلوق کے سرپرست اور متولی ہونے کے سبب یہ نام دیا گیا۔

☆ مدثر ﷺ

اس کا معنی ہے کملی اوڑھنے والا۔ محبوب کبریاء ﷺ ایک مرتبہ کملی اوڑھے لیٹے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس نام سے خطاب فرمایا۔

☆ متین ﷺ

اس کا معنی ہے نہایت مضبوط۔ جان کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بے پناہ جسمانی قوت سے نوازا۔

☆ مصدق ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لئے رکھا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحی لے کر آئے آپ ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

☆ طیب ﷺ

اس کا معنی ہے پاک و عمدہ ہونا اور (اس میں کوئی شک نہیں کہ) محبوب کریم ﷺ سے زیادہ پاک کوئی نہیں۔

☆ ناصر ﷺ

اس کا معنی ہے مددگار۔ رحمت کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ نے دین کی نصرت فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔

☆ منصور ﷺ
اس کا معنی ہے مدد یافتہ۔ محبوب دو جہاں ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ اشاعت دین میں آنے والی مشکلات و مصائب میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مدد فرمائی۔

☆ مصباح ﷺ
مصباح چراغ کو کہتے ہیں۔ نور مجسم ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ جہالت و کفر کی تاریکیوں میں ہدایت کا چراغ ہیں۔

☆ امر ﷺ
اس کا معنی ہے نیکی کا حکم دینے والے۔ معلم اخلاق ﷺ چونکہ سب سے زیادہ نیکی کا حکم فرمانے والے تھے اس لئے آپ ﷺ کو یہ نام دیا گیا۔

☆ حجازی ﷺ
محبوب کریم ﷺ کے اس نام کی نسبت حجاز کی طرف ہے جو کہ مکہ مکرمہ و یمامہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے۔

☆ ترازی ﷺ
اس کا معنی ہے مضبوط جسم والا۔ مالک دو جہاں ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کمال درجہ کی قوت بدنی سے نوازا۔

☆ قرشی ﷺ
سرور کائنات ﷺ کے اس نام کی نسبت آپ ﷺ کے قبیلہ قریش کی طرف ہے۔

☆ مضری ﷺ
آپ ﷺ کے اس اسم کی نسبت آپ ﷺ کے ایک جد مضر کی طرف ہے۔

☆ نبی التوبۃ ﷺ
محبوب کریم ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ کے بندے (سچے دل سے) توبہ کرتے ہیں تو اللہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

☆ حافظ ﷺ
حضور رحمت عالم ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ حافظ وحی الٰہی ہیں اور آپ ﷺ اپنی امت کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔

☆ کامل ﷺ
حسن کامل ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ اپنی خلق اور خلق دونوں میں

☆ صادق ﷺ

اس سے مراد ہے راست باز۔ محسن کائنات ﷺ سے زیادہ راست باز کون ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ کفار مکہ بھی آپ ﷺ کو صادق کے لقب سے پکارتے تھے۔

☆ امین ﷺ

رحمت کائنات ﷺ اپنی صداقت اور امانتداری کے سبب لڑکپن سے ہی عالم عرب میں صادق اور امین کے لقب سے معروف تھے۔

☆ عبداللہ ﷺ

اس کا معنی ہے اللہ کا بندہ۔ محبوب کریم ﷺ بندگی کے اس مقام پر فائز ہیں کہ جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ ﷺ کا یہ نام سورۃ الجن میں مذکور ہے۔

☆ کلیم اللہ ﷺ

تاجدار کائنات ﷺ نے شب معراج اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا اس لئے کلیم اللہ کہلائے۔

☆ حبیب اللہ ﷺ

شاہ خوباں ﷺ کا یہ اسم گرامی حدیث مبارکہ ''میں اللہ کا حبیب (ﷺ) ہوں'' سے ماخوذ ہے۔

☆ نجی اللہ ﷺ

اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز اور پیار و محبت کی باتیں کرنے والے ﷺ۔

☆ صفی اللہ ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی تمام مخلوق میں سے بہترین مخلوق کے طور پر چن لیا۔

☆ خاتم الانبیاء ﷺ

آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہوا اس لئے آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔

☆ حسیب ﷺ

اس کا معنی ہے کہ اتنا کچھ عطا فرمانے والا کہ سائل کو مزید حاجت نہ رہے۔ رحمت کائنات ﷺ کے حق میں یہ معنی اس لئے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی امت کی تمام دنیاوی اور اخروی حاجات پوری کرنے کے لئے کافی ہیں اور امت کسی دوسرے کی محتاج نہیں۔

☆ مجیب ﷺ

اس کا معنی ہے قبول کرنے والا۔ محبوب کریم ﷺ نے اپنے رب کا پیغام قبول فرمایا اس لئے آپ ﷺ کا نام مجیب ہے۔

☆ شکور ﷺ

مالک دوجہاں ﷺ رب ذوالجلال کا سب سے زیادہ شکر بجالانے کے سبب شکور ﷺ ہیں۔

☆ مقتصد ﷺ

اس کا معنی ہے میانہ روی اختیار کرنے والے ﷺ۔

☆ رسول الرحمۃ ﷺ

جان کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

☆ قوی ﷺ

اس کا معنی ہے بہت زیادہ قوت والا۔ روح کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کمال درجہ کی روحانی وبدنی قوت عطا فرمائی اس لئے آپ ﷺ قوی کہلائے۔

☆ حفی ﷺ

اس کا معنی ہے عطا کرنے والا یا روکنے والا۔ پیکر جمال وکمال ﷺ حفی ہیں کہ آپ ﷺ کی عطا عام ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ لوگوں کو شرک سے منع کرنے والے ہیں اور ان سے جہنم کی آگ روکنے والے ہیں۔

☆ مامون ﷺ

اس کا معنی ہے امین بنانا۔ محبوب کریم ﷺ کو وحی الٰہی کا امین ہونے کے سبب مامون کیا گیا ہے۔

☆ معلوم ﷺ

آپ ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ جملہ کائنات میں معروف ہیں۔

☆ حق ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کا فرمان اور جو کچھ آپ ﷺ قرآن کی صورت میں لائے ہیں وہ حق ہے۔

☆ مبین ﷺ

اس کا معنی ہے اشیاء کو کھول کر واضح کرنے والا۔ حضور سرور کائنات ﷺ مبین ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے احکام کھول کھول کر واضح فرمانے والے ہیں۔

☆ مطیع ﷺ

رحمت کائنات ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ اپنے رب کی بہت زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

☆ رسول الرحمۃ ﷺ

روح کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے کہ آپ ﷺ دنیا وآخرت میں تمام لوگوں کے لئے آرام و

راحت کا باعث ہیں۔

☆ اول ﷺ

نور مجسم ﷺ اول اس حیثیت سے ہیں کہ آپ ﷺ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور آپ ﷺ کو نبوت بھی سب سے پہلے عطا ہوئی۔

☆ اخر ﷺ

حضور محبوب کبریاء ﷺ آخر اس حیثیت سے ہیں کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد مبعوث کیے گئے۔

☆ ظاهر ﷺ

محبوب کریم ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کا ظہور تمام مظاہر پر غالب ہے اور آپ ﷺ کا دین تمام ادیان پر غالب کر دیا گیا ہے۔

☆ باطن ﷺ

باطن کا معنی ہے مخفی و پوشیدہ۔ آپ ﷺ کے حق میں باطن کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو جس عظمت و شان سے نوازا ہے اس کا ادراک ہماری عقل سے پوشیدہ ہے

☆ نبی الرحمة ﷺ

محبوب دو جہاں ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

☆ یتیم ﷺ

۔ یتیم کا ایک معنی منفرد اور یکتا ہے، جیسے در یتیم اس موتی کو کہا جاتا ہے جو سیپ سے اکیلا نکلے۔ رحمت دو جہاں ﷺ کو منفرد اور بے مثال ہونے کے سبب یتیم کہا جاتا ہے۔

☆ کریم ﷺ

جان کائنات ﷺ اپنی مثالی سخاوت کی وجہ سے کریم کہلائے۔

☆ حکیم ﷺ

اس کا معنی ہے وہ شخص جو امور کو مضبوطی سے سرانجام دیتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ حکیم سے مراد صاحب حکمت بھی ہے۔ محبوب دو جہاں ﷺ ان دونوں معانی کے حامل ہونے کی بناء پر حکیم ہیں۔

☆ خاتم الرسل ﷺ

اس سے مراد ہے تمام رسولوں کے خاتم ہیں۔

☆ سید ﷺ

سید سے مراد سردار ہوتا ہے کہ جس کی پیروی کی جائے اور اس کی بات تسلیم کی جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کی اتباع کی جاتی ہے اور آپ ﷺ کے آگے سر تسلیم

ختم کیا جاتا ہے۔

☆ سراج ﷺ

جس طرح ایک چراغ سے بے شمار چراغ جلائے جانے کے باوجود پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا' اسی طرح اطاعت کے تمام چراغ نور مجسم ﷺ کے چراغ سے روشن ہوئے اور آپ ﷺ کی روشنی میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

☆ منیر ﷺ

منیر اس چراغ کی صفت ہے جو جلائے بغیر روشنی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ اسم اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کے نور ہدایت سے جہالت کی تاریکیوں میں روشنی ہو جاتی ہے۔

☆ محرم ﷺ

اس کا معنی ہے حرام قرار دینے والا۔ رحمت دو جہاں ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ بھی اسی طرح حرام فرماتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ حرام فرماتا ہے۔

☆ مکرم ﷺ

محبوب کبریاء ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ صاحب عزت و کرامت ہیں۔

☆ مبشر ﷺ

اس کا معنی ہے خوشخبری دینے والا۔ پیکر رحمت ﷺ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ آپ ﷺ اطاعت شعاروں اور فرمانبرداروں کو خوشخبری سنانے والے ہیں۔

☆ مذکر ﷺ

اس کا معنی ہے تبلیغ و نصیحت کرنے والا۔ محسن کائنات ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا۔

☆ مطہر ﷺ

اس کا معنی ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ ذات اور معنی کے لحاظ سے ظاہری و باطنی طور پر مکمل طاہر و معصوم اور مصفیٰ و مزکی ہیں۔

☆ قریب ﷺ

اس کا معنی ہے نزدیک۔ جان کائنات ﷺ کو قریب اس لئے کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

☆ خلیل ﷺ

محبوب کبریاء ﷺ کا یہ اسم مبارک اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست

بنایا اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔

☆ مدعو ﷺ

اس کا معنی ہے جسے بلایا جائے' دعوت دی جائے۔ رحمت دو جہاں ﷺ کو شب معراج اللہ تعالیٰ نے اُپنے پاس بلایا۔ اس لئے آپ ﷺ مدعو کہلائے۔

☆ جواد ﷺ

اس کا معنی ہے کریم اور بہت زیادہ سخاوت کرنے والا۔ محسن کائنات ﷺ کو یہ نام مبارک اس لئے دیا گیا کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔

☆ خاتم ﷺ

اس کا معنی ہے ختم کرنے والا۔ امام الانبیاء ﷺ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت ورسالت ختم کیا۔

☆ عادل ﷺ

عادل کا معنی اشیاء کو ان کی مقررہ جگہ پر رکھنے والا ہے۔ رحمت کائنات ﷺ کا یہ نام اس لئے ہے کہ آپ ﷺ زندگی کے تمام امور و معاملات میں عدل سے کام لیتے ہیں۔

☆ شہیر ﷺ

اس کا معنی ہے وہ شخص جس کا مقام و مرتبہ معروف ہو۔ محبوب کریم ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ آسمان نبوت و رسالت میں شہرت کی اس بلندی پر فائز ہیں جہاں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔

☆ شہید ﷺ

شہید کا معنی ہے جاننے والا' حاضر اور خبر رکھنے والا۔ محبوب کبریاء ﷺ ان تمام صفات کے حامل ہونے کی بناء پر شہید ہیں اور آپ ﷺ روز قیامت مخلوق کی گواہی دیں گے۔

☆ رسول الملاحم ﷺ

سیدالمرسلین ﷺ کا یہ نام مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو جہاد اور تلوار کے حکم کے ساتھ بھیجا گیا۔

اللہ قادر و کریم نے محبوب کریم ﷺ کے یہ اسماء شریفہ ہر مرتبے کے مطابق جداگانہ اس لئے بیان فرمائے کہ تصدیق کرنے والوں اور ایمان کے متلاشیوں کو تردد نہ پیدا ہو اور محبوب و محبوبیت و شان رسالت و نبوت کا ہر پہلو ایسا واضح نظر آئے کہ ایک اس آنکھ کے سوا (جو اعجاز کو بھی ہذا سحر مبین کہہ کر انکار کر دے) ہر شخص اس پر گواہی دے سکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کی ہزار ہا مثالیں احادیث سے ملتی ہیں۔ مگر فی زمانہ عقائد کفار کا تو جھگڑا ہی نہیں۔ منافقانہ نظریئے کے ماتحت اہل اسلام کہلاتے ہوئے وہ لوگ میدان

میں آ رہے ہیں جن کے نزدیک محبوب کریم ﷺ کی بلندی شان کا تذکرہ ایک نیک عقیدہ مسلمان کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ جہاں کہیں یہ آواز کانوں میں آئی ان کے کفر و بدعت کے فتوے فوراً حرکت میں آ گئے۔ گویا وہ نہیں چاہتے کہ محبوب کبریاء ﷺ کو ان کے تمام فضائل و محاسن کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ کیونکہ ہر وہ حمد و نعت ان کے عقائد کے خلاف ہو گی۔ جس میں رحمت دو جہاں ﷺ کی ذات باری تعالیٰ سے لفظی مطابقت و مشابہت پائی جائے۔ حالانکہ ان کا یہ عقیدہ خود اللہ تعالیٰ کے ارشاد و سنت کے خلاف ہے۔ جب خالق بالکل خود ہی وہ اوصاف بیان فرمائے جو اس کی اپنی ذات کے لئے خاص اور محبوب ﷺ کے لئے عام اس کے عطا فرمودہ ہوں تو پھر ان کی یہ بے جا منطق اور لغو تاویل سازی کیا معنی رکھتی ہے۔ کیا رحمت دو جہاں ﷺ کی تمام اسماء مبارکہ محبوب کریم ﷺ کی شان بلند پر من کل الوجوہ دال نہیں۔ اگر نہیں تو نعوذ باللہ ان اسماء کو محض پکار کے لئے محبوب ﷺ کی جانب منسوب فرمایا گیا ہے اور اگر یہی عقیدت ہے کہ محبوب کبریاء ﷺ میں یہ اوصاف جمع نہ تھے تو معاف فرمایئے گمراہی اور بے دینی دوسری کس شے کا نام ہو گا؟

معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ابھی تشبیہ الوہیت و نبوت یا اللہ قادر و کریم و محبوب ﷺ کے مسئلہ مماثلت کو سمجھنے سے عاری ہیں' جو بات بات میں اڑ کر کہہ دیتے ہیں کہ ان عاشقوں نے نبی ﷺ کو رب العزت سے ملا دیا ہے' حالانکہ جمیع علماء کرام اہل سنت والجماعت یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ مولا کریم خالق محبوب کریم ﷺ مخلوق اللہ کریم کا علم اور جمیع صفات ذاتی اور محبوب کریم ﷺ کی عطائی اللہ تعالیٰ کا علم ناممکن اور التغر اور محبوب کریم ﷺ کا ممکن التبدل اللہ تعالیٰ کا علم غیر ممکن الفناء محبوب کریم ﷺ کا ممکن الفناء مماثلت و برابری کو شرک و کفر فرماتے ہیں۔ جو معترضین کے ذہن میں ہے۔ قاضی ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو ایسا واضح بیان فرمایا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد کوئی شخص تشبیہ کے چکر اور ملمع ساز مخرب ایمان باتوں میں نہیں پڑ سکتا۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم اپنی عظمت' بڑائی' حکمت' عمدہ ناموں اور بڑی صفات میں اس حد تک ہے کہ مخلوقات میں سے قطعاً مشابہ نہیں اور نہ کسی مخلوق کو اس سے تشبیہ ممکن ہے اور بلاشبہ جو شرع میں خالق و مخلوق پر بولا گیا ہے۔ ان دونوں میں حقیقی معنوں کے لحاظ سے کوئی مشابہت نہیں۔ کیونکہ قدیم کی صفات حادث کے خلاف ہوتی ہیں۔ پس جس طرح اللہ قادر و کریم کی ذات اور ذاتوں کے مشابہ نہیں ایسا ہی اس کی صفات بھی مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں کیونکہ مخلوق کی صفات اعراض سے جدا نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے بلکہ وہ ہمیشہ اپنی صفات و اسماء کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول کافی ہے۔ لیس کمثلہ شئی یعنی اس کی مثل کوئی نہیں اور یہ حقیقت تمام تر مسائل توحید کو شامل ہے۔ علماء عارفین و محققین نے فرمایا ہے کہ توحید اسی ذات کے ثابت کرنے کا نام ہے جو کہ اور ذاتوں سے مشابہ نہیں اور نہ صفات سے معطل ہے۔ غرضیکہ نہ اس کی ذات کی طرح کوئی ذات ہے اور نہ اس کی صفات کی طرح کوئی صفت اور نہ اس کے نام کی طرح کوئی نام اور نہ اس کے کام کی طرح کوئی کام ہے۔ مگر صرف لفظ کی لفظ کے ساتھ مطابقت و مشابہت کی وجہ سے ہے اور ذات قدیمہ اس سے بری ہے۔ اس کی صفت

حادث ہو۔ جیسا کہ یہ محال ہے کہ ذات محمودہ کی صفت قدیم ہو اور یہی مذہب جمہور حضرات اہل الحق کا ہے۔ پھر اس تشبیہ کا الزام یا برابری کا طعن محض افتراء نہیں تو اور کیا ہے۔

قرآن کریم سے استفادہ کرنے کی اگر قوت ایمانی نہ ہو تو مسلمان ہوتے ہوئے صرف رحمت دو جہاں ﷺ کے اسماء مبارکہ ہی کے مطالب و معانی پر غور کر لیجئے۔ جان کائنات ﷺ کی شان ارفع و اعلیٰ اور تعلق الٰہی کی قربت کا ہر پہلو روشن ہو جائے گا۔ اس پر بھی کوئی مماثلت و بشریت کی تنگ گلیوں میں بھٹکنا اپنا جزو ایمان بنائے تو اللہ کریم اس کو ہدایت فرمائے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

محبوب کریم ﷺ محمد ﷺ ہیں

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہی خصوصیت دی ہے کہ آپ کے اسماء کے ضمن میں آپ کی تعریف فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر کے اثناء میں آپ ﷺ کے بڑے شکر کا ذکر مخفی رکھا ہے۔ اس اسم شریف میں جو بروزن مفعل ہے کثرت حمد میں مبالغہ ہے۔ یعنی حضور ﷺ حمد کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر ہیں اور ان سب سے افضل ہیں جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ اسی لئے کائنات کا ذرہ ذرہ آج تک محبوب کریم ﷺ کا ثنا گستر و مدح خواں ہے اور ان کے پیارے نام کی نوبت شاہانہ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ مرتبہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے اور قیامت کے دن بھی حمد کا جھنڈا محبوب کریم ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا تا کہ کمال حمد آپ ﷺ کے لئے پورا ہو اور اس میدان میں آپ ﷺ حمد کی صفت سے مشہور ہو جائیں۔ آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو مقام محمود پر اٹھائے گا۔ اس مقام میں آپ ﷺ سب کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ ﷺ پر تعریفوں کے وہ دروازے کھلیں گے جو کسی پر نہ کھلے ہیں اور نہ کھولے جائیں گے۔

﴿ محمد ﷺ ﴾

لفظ محمد اتنا دلکش اور حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم و ادب سے جھک جاتی ہے اور لبوں پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے لیکن یہ حقیقت بہت سوں سے مخفی ہے کہ اس کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح حسین و دلآویز ہے۔ لفظ محمد 'حمد' سے مشتق ہے جس کے معنی تعریف اور ثنا بیان کرنے کے ہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روز اول ہی سے آپ ﷺ کے لئے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی کتب مقدسہ میں آپ ﷺ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔ پہلے پہل یہ نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی تسبیحات میں آیا۔ جنہوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔ خلو محمدیم زہ دودی و زہ روحی ''وہ ٹھیک محمد (ﷺ) ہیں وہ میرے محبوب (اور) میری جان ہیں''۔ لفظ محمد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ہے وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ بار بار تعریف

کی جائے (قاموس)۔

☆ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ 'محمد (ﷺ)' بروزن مفعل ہے جو آپ ﷺ کی کثرت حمد میں مبالغہ ہے (الشفاء)۔

☆ امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ 'محمد (ﷺ)' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ محمد: اذا کثرت خصاله المحمودة (المفردات) ''محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد اور شمار سے زیادہ ہوں''۔

☆ امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ 'محمد' اسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ جبکہ امام زرقانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ذات ہے جس کی تعریف کئے جانے کی کوئی حد نہ ہو (زرقانی)۔

☆ ابن ہشام (سیرۃ النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ قریش نے آپ ﷺ کا نام (معاذ اللہ) مذمم (برا) رکھا ہوا تھا' پھر وہ آپ ﷺ کی شان میں زبان درازیاں کرتے اور آپ ﷺ کو گالی بھی دیتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ علیہم کو فرماتے۔ کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی بدزبانی کو کیسے دور رکھتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور اس کی ہجو کرتے ہیں حالانکہ میں تو محمد (تعریف کیا گیا) ہوں (بخاری شریف)۔

قرآن مجید میں لفظ محمد (ﷺ)

قرآن حکیم میں لفظ 'محمد' چار بار آیا ہے۔ وما محمد الا رسول ''اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)'' (آل عمران)۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین ''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں'' (سورۃ الحزاب)۔ والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد ''اور جو لوگ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر) ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کئے اور اس (سب) کو جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا (دل وجان سے) قبول کیا'' (سورۃ محمد)۔ محمد رسول الله ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں''۔

لفظ محمد ﷺ کا ہر حرف بامعنی ہے

لفظ حروف کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ عام طور پر کسی لفظ کے ایک یا ایک سے زیادہ حرفوں کو حذف کر دیا جائے تو باقی حروف بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن الله اور محمد جو رب کائنات اور اس کے محبوب ﷺ کے ذاتی اسمائے گرامی ہیں۔ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً اگر لفظ اللہ کا پہلا حرف 'الف' ہٹا لیا جائے تو 'للہ' کا لفظ بے معنی نہیں ہو جاتا۔ اس کا مطلب معبود کے لئے ہو جاتا ہے۔ اگر دوسرا حرف 'لام' کم کر دیا جائے تو 'الہ' کا لفظ رہ جاتا ہے اور یہ لفظ معبود کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے۔ اگر 'الہ' کا 'الف'

گرا دیا جائے تو باقی 'لہٗ' رہ جاتا ہے۔ لغت کی رو سے اس کا معنی ہے برائے خدا۔ اگر 'لہٗ' کے 'لام' کو بھی موقوف کر دیا جائے تو باقی 'ہٗ' رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہوگا 'بس وہی' یعنی اس میں اللہ جل شانہ کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح اگر لفظ 'محمد' کا پہلا حرف 'میم' ہٹا دیا جائے تو لفظ 'حمد' باقی رہ جاتا ہے۔ 'حمد' کے معنی تعریف و توصیف و ثناء کے ہیں۔ یہ لفظ اللہ کی توصیف و ثنا کے لئے مخصوص ہے۔ اگر 'حا' کو ہٹا دیا جائے تو لفظ 'مد' باقی رہ جائے گا جس کا مطلب ہے مدد کرنے والا۔ 'مد' کی 'میم' گرانے سے باقی 'دٗ' بچے گا جو درازی اور بلندی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ اشارہ اس عظمت و رفعت کی طرف ہے جو رب مصطفیٰ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو عطا کی ہے۔ یہ اشارہ ہے اس ارشاد الٰہی کی طرف جس میں فرمایا گیا و رفعنا لك ذكرك ''اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا''۔ اگر 'مد' کی 'میم' کو بھی گرا دیا جائے تو حرف 'دٗ' دلالت کرنے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اور حضور ﷺ کا اسم گرامی اللہ جل جلالہ کی ربوبیت' الوہیت اور اس کی وحدانیت کا پرچم بلند کرنے والے ہیں اور توحید سے ذات مصطفیٰ ﷺ کو جدا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بندے کو حق سے ملانے والی ذات حضور ﷺ کی ہی ذات ہے اور اس واسطے سے ہی خدا کی ذات تک رسائی ممکن ہے۔

عرش کے ہر ستون پر اسم 'محمد ﷺ' کندہ ہے

عرش سے فرش تک کی تزئین و آرائش محبوب ﷺ ہی کے اسم منور کے جمالیاتی ظہور کے سبب ہے۔ کائنات کا سارا حسن و جمال آپ ﷺ ہی کے نعلین مقدسہ کی خیرات ہے اور آپ ﷺ ہی کے اسم گرامی کا ورد کر کے رب جلیل کی سنت اپنانے سے ایمان کی پختگی نصیب ہوتی ہے۔

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کی معافی کے لئے بارگاہ خداوندی میں محبوب دو جہاں ﷺ کے اسم پاک کے وسیلہ جلیلہ سے درخواست گزاری تو رب کائنات نے فرمایا۔ اے آدم (علیہ السلام) تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچانا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں (عالم وجود میں) پیدا بھی نہیں فرمایا؟ اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔

یا رب! لانك لما خلقتنی بیدك و نفخت فی من روحك' رفعت راستی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا: لا اله الا الله محمد رسول الله' فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ''اے رب کریم! جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی' میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں) لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو ساری مخلوق میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس

پر ارشاد خداوندی ہوا۔ صدقت یا آدم! انہ لاحب الخلق الیّ ادعنی بحقہ فقد غفرت لکَ ولو لا محمد ما خلقتک "اے آدم! تو نے سچ کہا ہے' مجھے تمام مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہی ہیں' اب جبکہ تو نے (میرے) اس (محبوب بندے اور رسول ﷺ) کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا بھی نہ کرتا"۔

حدیث مذکورہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے مانگی جانے والی دعائیں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ تمام مخلوق میں سے محبوب کریم ﷺ ہی اللہ کو محبوب ہیں اور اگر حضور ﷺ کی تخلیق نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا نہ آدم علیہ السلام ہوتے نہ اولاد آدمی ہوتی نہ سورج ہوتا نہ چاند نہ ستارے ہوتے۔ محبوب کریم ﷺ مقصود کائنات ہیں اور یہ کائنات انہی کے نعلین پاک کا تصدق ہے۔

"جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمانی طبقات بنائے اور عرش پیدا کیا تو عرش کے ستون پر لکھا محمد (ﷺ) اللہ کے رسول (اور) تمام نبیوں میں سے آخری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی جس میں حضرت آدم اور حضرت حوا (علیہا السلام) کو سکونت بخشی (تو اس کے) دروازوں' چھوں' قبوں اور خیموں پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی بخشی (اور) انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو (وہاں) میرا نام (لکھا ہوا) دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم وحوا علیہا السلام) کو فریب دیا تو انہوں نے توبہ کی اور بارگاہ الٰہی میں میرے نام کے واسطے سے معافی مانگی" (بخاری التاریخ الکبیر)۔

اسم 'محمد ﷺ' سے دلیل توحید

اسلام کے رکن اول یعنی شہادت توحید و رسالت کے دو حصے ہیں' پہلا عقیدہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی محمد رسول اللہ سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادت توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادت رسالت محمدی ﷺ اس دعوے کا ثبوت اور دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی شہادت سے کائنات انسانی کو حاصل ہوا ہے۔

ایک اور قابل غور نکتہ یہاں یہ ہے کہ جہاں سے اللہ کی 'ہ' ختم ہوتی ہے وہیں سے محمد کی 'میم' شروع ہو جاتی ہے۔ درمیان میں واوٗ عاطفہ نہیں رکھی گئی۔ یعنی و محمد رسول اللہ نہیں کہا گیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ واوٗ عاطفہ کے درمیان میں آنے سے دوری اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے' جبکہ اللہ رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد بلا فصل میرے حبیب ﷺ کا نام آئے جو میرے توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اسم 'محمد ﷺ' بطور اسم معرفہ

شہادت توحید کے دو حصے ہیں۔ پہلا نفی اور دوسرا اثبت۔ نفی حصے میں ماسوا اللہ سے الوہیت کی کامل نفی اور ثبت حصے میں اللہ رب العزت کے لئے الوہیت کا اثبات کیا جاتا ہے۔ مطلق لفظ 'الہٰ' کا مطلب 'معبود' ہوتا ہے۔ یہ معبود کوئی بھی ہو سکتا ہے مگر جب لفظ 'الہٰ' پر 'الف لام' کا اضافہ کر دیا جاتا ہے تو اللہ بن جاتا ہے اور اس سے مراد صرف معبود برحق یعنی اللہ جل جلالہ ہی کی ذات ہے۔ اسی طرح جب لفظ 'کتاب' بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے کوئی بھی کتاب مراد ہو سکتی ہے خواہ کسی زبان میں کسی ملک اور کسی موضوع سے متعلق ہو مگر جب اس پر 'ال' کا اضافہ ہو جائے اور 'الکتاب' بن جائے تو اس سے صرف اور صرف کلام اللہ مقصود ہوگا۔ علی ہذا القیاس 'حمد' کا لفظ اور اس کے دیگر مشتقات عام ہیں۔ تعریف کسی کی بھی ہو سکتی ہے' تعریف کرنے والا کوئی بھی ہو سکتا ہے اور محمود بننے کا اعزاز کسی کو بھی حاصل ہو سکتا ہے لیکن جب لفظ 'محمد' وجود میں آ جائے تو اس سے مراد فقط ایک ہی ہستی ایک ہی شخصیت اور ایک ہی ذات ہوگی جن کے لئے مبدا کائنات نے ازل سے یہ نام مختص کر دیا تھا۔ اسے اپنے عرش کے پائے پر لکھ دیا تھا اور جملہ کائنات میں فقط اسی ذات پاک کو اس نام سے معنون کیا تھا۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ''آج تک دنیا میں کسی شخص نے اپنی اولاد کا یہ نام نہیں رکھا۔ واضح قدرت نے ازل سے یہ نام آپ ﷺ کی ذات کے لئے مخصوص فرما دیا تھا'' (الشفاء)۔

لفظ 'محمد' کے معنی کی وسعت و عمومیت

محبوب کریم ﷺ کے ذاتی نام 'محمد ﷺ' اور 'احمد ﷺ' ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے' وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ کسی خوبی اور کمال پر کی جاتی ہے' نقص اور عیب پر نہیں۔ اس اعتبار سے حضور ﷺ کے مندرجہ بالا دونوں اسماء کے لغوی مفہوم میں رحمت دو جہاں ﷺ کا ہر انسانی لغزش و خطا اور ہر بشری نقص و عیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کا فطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے لہذا ہر دو اسمائے گرامی میں محسن کائنات ﷺ کی سیرت و کردار' محبوب کریم ﷺ کے خلق عظیم کا ہر ہر پہلو اور گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسمائے مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی نقص و عیب سے مبرا ہے۔ شاعر بارگاہ نبوت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان دو نعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

"آپ ﷺ سے زیادہ حسین آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور
آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت شخص کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ ہر
(جسمانی و روحانی) عیب سے کلی طور پر پاک اور مبرا پیدا ہوئے' گویا
آپ ﷺ ایسے ہی پیدا کیے گئے جس طرح آپ ﷺ خود چاہتے تھے"۔

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مذکورہ نعتیہ اشعار میں رحمت دوجہاں ﷺ کے اسماء گرامی محمد ﷺ واحمد ﷺ کے ظاہری اور باطنی محاسن کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح محبوب کریم ﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اسی طرح محبوب کریم ﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد اور انوکھا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کے لئے یہ نام تجویز کیا ہے۔ برناباس کی انجیل' میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کو عرش بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ رحمت دوجہاں ﷺ جیسی جامع کمالات ہستی نہ پہلے پیدا ہوئی اور نہ قیامت تک پیدا ہوگی۔

محبوب کریم ﷺ کا ظاہری حسن و جمال

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مذکورہ اشعار رحمت دوجہاں ﷺ کے ظاہری حسن و جمال اور شخصی وجاہت پر دلالت کرتے ہیں۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ محبوب دوجہاں ﷺ سے زیادہ حسین چہرہ آج تک روئے زمین پر نہیں دیکھا گیا اور نہ ابدالاباد تک کوئی آپ ﷺ جیسا صاحب حسن و جمال ہوگا۔ شاہ خوباں ﷺ حسن ظاہری کا بھی مرقع تھے اور حسن باطنی میں بھی بے مثل اور یکتائے روزگار تھے۔ جان کائنات ﷺ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے۔ **اللھم احسنت خلقی واحسن خلقی** "اے اللہ! تو نے میری تخلیق (انتہائی) احسن طریق پر کی ہے لہٰذا میرا اخلاق (وکردار) بھی حسین بنادے"۔

آپ ﷺ کو دیکھنے والے خوش نصیب افراد اکثر آپ ﷺ کے حسن بے مثال کو یاد کر کے بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محبوب کریم ﷺ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ دیکھا کہ رحمت دوجہاں ﷺ سرخ دھاری دار چادر میں استراحت فرما رہے ہیں اور چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ میں کبھی چاند کو اور کبھی محسن کائنات ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھتا۔ آپ ﷺ چاند سے کہیں زیادہ حسین دکھائی دے رہے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رحمت دوجہاں ﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ "محبوب کائنات ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح نہیں بلکہ مثل ماہتاب تھا" (بخاری)۔

☆ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جان کائنات ﷺ کے ظاہری حسن و جمال پر مبنی روایات مروی

ہیں۔ قاضی عیاض کے مطابق کم از کم پندرہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی متفقہ شہادت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ جسمانی حسن و جمال کا بے مثال نمونہ تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ جب آپ ﷺ مسرور ہوتے تو چہرہ اقدس چاند کے ٹکڑے کی طرح منور ہو جاتا (بخاری شریف)۔

محبوب کریم ﷺ کے حسن کو بے مثال بنانے کی غرض و غایت بھی قابل فہم ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ آپ ﷺ کو تمام انسانوں میں محبوب کریم ﷺ کے مقام پر فائز ہونا تھا۔ وہ خدا جو رب العالمین ہے اور جس نے کائنات کا ایک ایک ذرہ تخلیق کیا' جس کے حرف کن سے یہ حسین و جمیل مخلوق معرض وجود میں آئی اس اللہ قادر و کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے حسن و جمال کو سنوارنے اور اسے درجہ کمال تک پہنچانے میں کیا کسر اٹھا رکھی ہوگی۔ اس لئے کہ ان الله جميل يحب الجمال ''اللہ تعالیٰ (خود) جمیل ہے (اور) جمال کو پسند فرماتا ہے''۔ اسی لئے محسن کائنات ﷺ کو حسن و جمال اور مردانہ وجاہت کی جو دولت عطا ہوئی وہ دنیا کے کسی فرد بشر کے حصے میں نہیں آئی۔

☆ امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فهو الذی تم معناه و صورته
ثم اصطفاه
حبیبا باری النسم
منزه عن شریك فی محاسنه
فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لئے آپ ﷺ کو منتخب کر لیا۔ حضور ﷺ اپنے کمالات میں کوئی شریک نہیں رکھتے' پس آپ ﷺ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے''۔

☆ امام موصوف مزید فرماتے ہیں۔

فاق النبیین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوه فی علم ولا کرم

''آپ ﷺ انبیاء سے خلقت اور اخلاق دونوں میں بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ کے جود و کرم کی کوئی حد ہے نہ علم و فضل کا کوئی ٹھکانہ ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ وہ حسن جو حضرت یوسف علیہ السلام میں چمکا اور جس نے انہیں دنیا کا حسین ترین شخص بنا دیا تھا اور وہ جمال جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضا میں منعکس ہوا اور جس سے ان کا ہاتھ جگمگا نور ہو گیا تھا اور وہ حسن جو حضرت ابراہیم' اسماعیل اور عیسیٰ علیہم السلام میں تجلی پذیر ہوا' وہ تمام مظاہر حسن و جمال

آپ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کر دیے گئے۔اس لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بہر حال حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن میں شریک وہمسا ہے اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں مثیل و ہمسر ہے۔انہی گوناگوں خصوصیات اور کمالات کی بناء پر اللہ قادر و کریم کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف محسن کائنات ﷺ کے حصے میں آئی اور جان کائنات ﷺ کا نام' محمد (ﷺ) رکھا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ میں محبوب کریم ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی وحدانیت کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد یکتا ہوں اس لئے کہ میرا محبوب اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے اور فرمایا کہ جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لیں۔ان کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کر لیں۔انہیں دنیا میں سب سے بڑا ثبوت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہاتھ آ جائے گی جس کے بعد اور کسی دلیل کی حاجت نہ ہو گی۔

توحید کی سب سے بڑی دلیل

☆ توحید کا مسئلہ ایک غیر معمولی مسئلہ تھا۔عرب اسے سن کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ان کے گردنیں تن جاتی تھیں اور ان کے ہاتھ تلواروں اور نیزوں پر جا پہنچتے تھے۔اسی ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ و اذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون "اور جب اللہ وحدہ (لاشریک) کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے قلوب گرانی محسوس کرتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جائے تو اس وقت یہ خوش ہو جاتے ہیں"۔

محترم قارئین کرام! جو مسئلہ جتنا نازک اور حساس ہو اس مسئلے کے لئے اتنی ہی بڑی اور عظیم دلیل درکار ہوتی ہے۔اس لئے کہ معمولی دلیل کو مخالفین فوراً رد کر دیتے ہیں۔لہٰذا اس موقع پر پیش کی گئی دلیل بھی توحید ربانی کی سب سے بڑی دلیل تھی۔قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔یا ایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا "اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذات محمدی ﷺ کی صورت میں ذات حق جل مجدہ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیل قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے"۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کی جانے والی دلیل کمزور ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی توحید جیسے غیر معمولی اور انتہائی اہم مسئلے کو آسانی سے ثابت نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج تک عالم کفر کی طرف سے اس دلیل کا کوئی عقلی و منطقی جواب نہیں دیا جا سکا۔

نبوت محمدی ﷺ کی دلیل

محبوب کریم ﷺ کی ذات جس طرح رب العالمین کی ربوبیت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہے' اسی طرح رحمت کائنات ﷺ کی حیات طیبہ خود آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی بھی ناقابل تردید شہادت ہے۔ رحمت کائنات ﷺ نے قریش مکہ کے ایک ایک خاندان کو'یا آل غالب' کہہ کر کوہ صفا کے دامن میں جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا۔ یہ ایسا موقع تھا جب عام طور پر لوگ نبوت کی سب سے بڑی دلیل طلب کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ید بیضا اور عصا کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احیاء موتی اور برص زدہ اور کوڑھیوں کی شفا کا معجزہ پیش کر کے اعلان نبوت کیا۔ اگر آپ ﷺ بھی اعلان نبوت کے اس موقع پر چاہتے تو چاند کے دو ٹکڑے کر سکتے تھے یا کوئی بھی معجزہ پیش کر سکتے تھے مگر مالک کائنات ﷺ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس موقع پر سب سے منفرد اور سب سے نرالی دلیل پیش کرتے ہوئے انہیں ایک چیلنج دیا۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبله' افلا تعقلون'' بے شک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل (بھی) تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کر چکا ہوں' سو کیا تم عقل نہیں رکھتے'' (سورۃ یونس)۔

اس دلیل کا مفہوم ہے کہ محسن کائنات ﷺ نے کفار و مشرکین مکہ کے درمیان کم و بیش زندگی کے چالیس سال گزارے' ان کے سامنے پیدا ہوئے اور جوان ہوئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو ہر روپ اور ہر رنگ میں دیکھا اور پرکھا' بچے کے روپ میں بھی' بکریوں کے نگہبان کے روپ میں بھی' نوجوان تاجر کے رنگ میں بھی' مہربان اور شفیق خاوند اور معاشرے کے ایک پروقار فرد کی حیثیت میں بھی۔ گویا آپ ﷺ کی تمام زندگی کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے تھی۔ کیا انہیں آپ ﷺ کی چالیس سالہ زندگی میں کہیں کوئی جھول' عیب اور نقص دکھائی دیا۔ کبھی کوئی انسانی و بشری کمزوری محسوس ہوئی ؟ اگر آپ ﷺ کا دامن زمانہ جاہلیت کے پرآشوب دور میں بھی ہر بشری نقص سے پاک رہا ہے تو پھر کفار کو یقین کر لینا چاہئے تھا کہ آپ ﷺ ہی انہیں صحیح راہ دکھا سکتے ہیں اور وہ سیدھی راہ یہ ہے کہ جس ذات نے آپ ﷺ کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے وہ بھی نقص اور خامی و کمزوری سے ماورا ہے۔ آپ ﷺ کے ہونٹوں سے یہ دلیل سنتے ہی عالم کفر کی گردنیں جھک گئیں اور ان کے پاس آپ ﷺ کو جھٹلانے کا کوئی جواز نہ رہا۔ اس مجمع میں ہر قسم کے مخالف اور بغض و عناد رکھنے والے افراد موجود تھے۔ اگر محبوب کریم ﷺ کے سیرت و کردار میں (معاذ اللہ) ذرہ بھر بھی کوئی عیب ہوتا تو دشمن فوراً پکار اٹھتے' مگر حقیقت یہ ہے کہ دشمنان اسلام نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے تو سب کچھ کیا لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی کسی موقع پر آپ ﷺ کی سیرت و کردار پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق'' جب سورج نکل آئے تو اس کا وجود آپ اپنی دلیل بن جاتا ہے''۔

محترم قارئین کرام! یہاں ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے اسماء مبارکہ

میں محمد واحمد اور محمود ﷺ تینوں کا مفہوم' بہت زیادہ تعریف کیا گیا' ہے حالانکہ قرآن مجید کی پہلی آیت مبارکہ ہے۔الحمد لله رب العلمین ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے''۔اس آیت میں تمام تعریفوں کا مستحق صرف اور صرف اللہ رب العزت کو قرار دیا جارہا ہے اور دوسری طرف محبوب کبریاء ﷺ کو دنیا میں سب سے زیادہ محمود (تعریف کیا ہوا) ٹھہرایا جارہا ہے۔ بادی النظر میں ان دونوں دعووں میں تعارض دکھائی دیتا ہے۔

اس اشکال کو رفع کرنے کے لئے لفظ رب پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔لغوی طور پر رب پالنے اور پرورش کرنے والی ذات کو کہتے ہیں جو اپنے زیر تربیت افراد یا اشیاء کو بتدریج نشوونما کے ذریعے درجہ کمال تک پہنچا دے' خواہ یہ نشوونما اجسام وظاہر کی ہو یا علوم وبواطن کی۔اسی لئے لغوی اعتبار سے والدین کو اپنی اولاد کا مجازی رب کہا جاتا ہے۔قرآن کی اس آیت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔رب ارحمهما کما ربینی صغیرا ''اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت شفقت سے) پالا تھا''۔یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ جس طرح والدین اولاد کی کفالت اور ان کی ضروریات کی بظاہر نگہداشت کرتے ہیں' اسی طرح استاد شاگردوں کا مجازی رب ہوتا ہے' کیونکہ وہ علمی اعتبار سے ان کی پرورش کر کے انہیں منزل کمال تک پہنچاتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں ہم نے تربیت کے عمل کو جاری دیکھا لیکن سوال یہ ہے کہ تربیت کسے کہا جاتا ہے؟ تربیت اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کی اس طرح پرورش کرے کہ خود اس کے اوصاف کی جھلک اس کی زیر تربیت فرد یا مربوب میں پیدا ہو جائے۔اگر اس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کی یا والدین اپنی اولاد کی تربیت نہ کر سکے تو وہ تربیت حقیقی نہیں ہوگی۔حقیقی اور اصلی تربیت تو یہ ہے کہ مربوب (تربیت یافتہ فرد) اپنے مربی کے اوصاف وصفات کا آئینہ دار بن جائے۔لہذا رب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مربوب پر اپنی صفات کا رنگ چڑھا دے اور مربوب کے لئے لازمی ہے کہ مربی کے کمالات کا آئینہ بن جائے۔اب خدا تعالیٰ اگر رب ہے اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے تو صرف اس لئے کہ اس ذات کبریاء نے اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کر دی۔قوت حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن' اپنی صفت کلام کی عکس ریزی سے بندوں کو نطق و گویائی کی دولت سے مالا مال کیا' لوگوں کو قوت اور شہ زوری کی دولت دی' ماں کو اپنی صفت رحمت سے ممتا کی محبت اور پیار عنایت کیا۔الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اس کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ استاد کی تعریف تصور کی جاتی ہے۔اولاد کی ظاہری ومعنوی صحت کی تحسین' خود والدین کی پرورش وستائش کے قائم مقام خیال کی جاتی ہے۔کسی اچھی عمارت کی پذیرائی اس کے صانع اور معمار ونقشہ ساز کی پذیرائی سمجھی جاتی ہے' اسی لئے

کائنات کے جس حصے اور جس ذرے کی بھی تعریف کی جائے' یہ تعریف اس کے صانع وخالق یعنی اللہ تعالی کی تعریف ہوگی کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے۔اس لئے فرمایا۔ سنریهم ایتنا فی الافاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق ''ہم عنقریب ان کو دنیا میں اور خود ان کی ذات میں اپنی (قدرت وحکمت کی) نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ حق ہے''۔ پھر جب کائنات خدا کے حسن کے جلوؤں سے منور ہو گئی تو اس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا مرقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جا سکے۔ارشاد باری تعالی ہے۔لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ''بے شک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے''۔

اس طرح عالم انسانیت منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گئی۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام جلوے اپنے منتہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمٹ کر درجہ نبوت میں جمع ہو گئے اور پھر جب اول تا آخر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلوؤں اور رفعتوں کو جمع کیا گیا تو وجود مصطفوی ﷺ کائنات میں ظہور پذیر ہوا۔اس طرح کہ اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات کا مجموعہ اور خلاصہ قرار پایا۔لہذا جس نے خدا کی تمام صناعی اور خلاقی کو مجتمع دیکھنا ہو وہ وجود مصطفوی ﷺ دیکھ لے۔اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی منتشر قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گی۔محبوب کریم ﷺ کا وجود صفات رب العزت کا آئینہ بن گیا ہے لہذا اب اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس نفس کاملہ کے محاسن و کمالات بیان کرتا ہے اور جان کائنات ﷺ کی مدح وستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت خدا تعالی ہی کی تعریف کرتا ہے۔اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''جس دعا (کے اول و آخر) میں درود شریف (یعنی مجھ پر صلوۃ وسلام) نہ پڑھا جائے وہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے (یعنی بارگاہ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی)''۔اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شئی حتی تصلی علی نبیك ﷺ ''بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے (اور بارگاہ رب العزت تک) رسائی حاصل نہیں کرتی جب تک تم اپنے (محبوب) نبی ﷺ پر درود (وسلام) نہ بھیجو''۔لہذا اگر حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے تو یہ الحمد لله رب العلمین کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف۔

نام محمد ﷺ کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات کی طرح نام 'محمد ﷺ' بھی کامل اور مکمل ہے۔جس طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس انتہائی شیریں' دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی اور جدا ہونے والوں کو باہم ملانے والی ہے۔اسی طرح اسم محمد ﷺ بھی بچھڑے ہوؤں کو ملانے والا ہے۔مثال کے طور پر لفظ 'اللہ' بولا جائے تو

ہونٹ کھلے رہتے ہیں ملتے نہیں۔ جبکہ لفظ 'محمد ﷺ' بولا جائے تو ہونٹ ایک بار نہیں بلکہ دو بار ملتے ہیں۔ گویا لفظ 'اللہ' کے حصہ کا آمیزہ بھی اسی میں ڈال دیا گیا۔ بندہ کے دل میں جب وجہ اللہ یعنی باری تعالیٰ کا حسن چومنے کی آرزو پیدا ہوتی ہے تو چونکہ باری تعالیٰ کا حسن چومنے سے پاک ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ میرے محبوب کا نام 'محمد ﷺ' پکارو ایک بار چومنا میرے حسن کو چومنا ہوگا اور دوسری بار میرے 'محمد ﷺ' کا نام چومنا ہو گا۔ یوں دونوں حسن ایک ہی نام میں چومے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اسم 'محمد ﷺ' میں میم دو بار ہے تا کہ ہونٹ دو بار ملیں اور زبان دو بار چومے۔

اللہ قادر و کریم نے جس طرح اپنا نام کامل رکھا اسی طرح اپنے محبوب ﷺ کا نام بھی کامل رکھا۔ اگر ان دو ناموں کے اجزاء کرتے ہوئے انہیں حرفوں میں بدلا جائے تو وہ کامل اور بامعنی رہتے ہیں' جبکہ ان دو ناموں کے علاوہ کوئی اور نام کامل نہیں۔ جیسا کہ ہم نے گزشتہ صفحات میں لکھا ہے۔ تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نام میں لفظاً اور حرفاً کوئی نقص نہیں آنے دیا از رح اپنے محبوب ﷺ کے نام میں بھی وہی شان اور حسن ورعنائی نقش کر دی۔ اس نے اپنے محبوب ﷺ کے نام کا مادہ وہی 'حمد (تعریف)' رکھا اور پھر اس سے اپنے نام بنا لئے۔ محبوب کے نام کے مادہ سے خود کو حامد' محمود اور حماد کہلوایا مگر 'محمد' نہیں جبکہ 'محمد' محمد بھی ہے اور حامد و محمود بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی ابتداء بھی اسم 'محمد' کے مادہ 'حمد' سے فرمائی۔ قرآن مجید کی پہلی آیت کا آغاز 'حمد' سے کیا جو کہ نام 'محمد' کا مادہ ہے اور اس مادہ پر 'الف لام' کا اضافہ کر کے اسے خاص کر دیا جس کا مطلب ہے کہ 'حمد' جب صفت مبالغہ یعنی عروج و کمال کو پہنچتی ہے تو 'محمد' کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ 'الحمد' میں لام (ل) اختصاص کے لئے بھی ہے اور تملیک کے لئے بھی ہے۔ اس کے معنی کا کمال یہ ہے محمد اللہ کا اور اللہ محمد کا۔ یعنی قرآن کا سبق بھی یہیں سے شروع ہو رہا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے''۔

فضائل اسم 'محمد ﷺ'

مالک دو جہاں ﷺ کے شمائل و خصائص کا شمار جس طرح ممکن نہیں اسی طرح آپ ﷺ کے نام مبارک کے فضائل بے شمار ہیں۔ جن کا تعین ممکن نہیں۔ ذیل میں ان کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے۔

☆ امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ مشہور حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قال اللہ تعالیٰ و عزتی و جلالی لا اعذب احداتسمی باسمك فی النار ''اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم! (اے حبیب مکرم ﷺ!) میں کسی ایسے شخص کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہوگا''۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ یوقف عبدان بین یدی اللہ فیقول اللہ لهما ادخلا الجنة' فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه

محمد ولا احمد (فیض القدیر)۔ ''وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس کا نام 'محمد' یا 'احمد' رکھا گیا''۔

☆ اذا کان یوم القیامۃ نادی مناد یا محمدا قم فادخل الجنۃ بغیر حساب' فیقوم کل من اسمہ محمد' یتوھم ان المنداء لہ' فلکرامۃ محمد ﷺ ''روز محشر ایک پکارنے والا پکارے گا اے محمد (ﷺ)! جنت میں داخل ہو جا۔ پس ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہوگا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ندا اس کے لئے ہے کھڑا ہو جائے گا۔ پس یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کرامت کے سبب ہے''۔

☆ محبوب کریم نے فرمایا۔ اذا سمیتم محمدا فلا تضربو ولا تقبحوہ واکرموہ واوسعوا لہ فی المجلس۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ محمد نام رکھنے سے انسان میں برکت آ جاتی ہے اور جس گھر میں محمد نام کا شخص ہو وہ گھر اور مجلس بابرکت ہو جاتی ہے۔

☆ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ من کان لہ حمل فنوی ان یسمیہ محمدا حولہ اللہ تعالیٰ ذکراہ و ان کان انثی (انسان العیون)۔ ''جس کی عورت حمل سے ہو اور وہ نیت کرے کہ (پیدا ہونے والے) بچہ کا نام محمد رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوا اگرچہ حمل میں لڑکی ہی ہو''۔

☆ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس نے حمل میں موجود بچہ کا نام محمد رکھا تو لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ ابن وہب کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے سات بچوں کا نام دوران حمل ہی میں محمد رکھنے کی نیت کر لی تھی۔ جس کی برکت سے سب لڑکے پیدا ہوئے۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا۔ ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ معھم رجل اسمہ محمد' لم یدخلوہ فی مشورتھم الا لم یبارك لھم ''کوئی قوم مشورہ کے لئے جمع ہو اور محمد نام والا کوئی شخص ان کے مشورہ میں داخل نہ ہو تو ان کے کام میں برکت نہیں ہوگی''۔

☆ حضرت ابو امامہ باہلی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا۔ من ولد لہ مولود فسماہ محمدا تبرکابہ' کان ھو و مولودہ فی الجنۃ (فیض القدیر) ''جس نے میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے اپنے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں داخل ہوں گے''۔

☆ حضرت محمد بن عثمان عمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مالک دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

ماضر احدکم لو کان فی بیته محمد و محمدان و ثلاثة (طبقات الکبری) "تم میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اگر اس کے گھر کے افراد میں ایک یا دو یا تین شخص محمد نام کے ہوں"۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ما اطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیها و فیها اسمی الا قدسوا کل یوم مرتین (انسان العیون) "کوئی بھی دستر خوان ایسا نہیں جس پر کھانا کھایا جائے اور وہاں میرا ہم نام بیٹھا ہو تو فرشتے ہر روز دو مرتبہ (اس دستر خوان کی) تعریف نہ کرتے ہوں"۔

☆ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے۔ ماکان فی اهل بیت اسم محمد الا الفرماه برکته (فیض القدیر) "جس گھر میں بھی محمد نام کا شخص ہو اس میں برکت پھیل جاتی ہے"۔

☆ امام حلبی "انسان العیون" میں روایت کرتے ہیں۔ من کان له ذو بطن فاجمع ان یسمیه محمدا رزقه الله غلاما ومن کان لا یعیش له ولد فجعل لله علیه ان یسمی الولد المرزوق محمدا عاش (تفسیر روح البیان) "جس کی بیوی حاملہ ہو اور وہ بچہ کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا کرے گا اور جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر ارادہ کرلے کہ وہ ہونے والے بچہ کا نام محمد رکھے گا تو اس کا بچہ زندہ رہے گا"۔

☆ مولائے کائنات سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے۔ لیس احد من اهل الجنة الا یدعی باسمه ای ولا یکنی الا آدم (علیه السلام) فانه یدعی ابا محمد تعظیماله و توقیرا اللنبی صلی الله علیه وسلم (انسان العیون) "جنت میں سب کو ان کے ناموں سے یعنی پکارا جائے گا یعنی ان کی کنیت نہیں ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے۔ انہیں تعظیماً 'ابو محمد' کہہ کر پکارا جائے گا اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی توقیر کے سبب ہے"۔

اسم 'محمد ﷺ' کی تعظیم ہر حال میں ضروری ہے

شعوری و لاشعوری طور پر عموماً بچوں کے نام بگاڑ دیئے جاتے ہیں۔ اصلاً اس کی وجہ وہ فطری پیار ہی ہوتا ہے جو والدین کو اپنے بچوں سے ہوتا ہے لیکن اکثر احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ مثلاً ہم محبوب کریم ﷺ کے اسم گرامی پر بچوں کے نام رکھتے ہیں اور پھر یہ نام لے کر انہیں ڈانٹتے بھی ہیں، سرزنش بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات نام 'محمد' کو لاعلمی میں بگاڑنے کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ تعظیم نام 'محمد' ہر حال میں ضروری ہے۔ اس سلسلے میں یہ جواز ہرگز قابل قبول نہیں کہ محمد تو بچے کے نام کا حصہ ہے' کیونکہ آپ ﷺ نے کسی بچے کا نام محمد رکھ کر اس پر لعن طعن کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تسمون اولادکم محمدا، ثم تلعنونهم؟ "تم اپنے بچوں کے نام محمد رکھتے

ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو؟"۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ "جب (اپنے بچے کا) نام محمد رکھو تو اسے مارو نہ محروم رکھو"۔ لہذا اگر بچوں کا نام محبوب کریم ﷺ کے اسم گرامی پر رکھا جائے تو ضروری ہے کہ ان کے ساتھ معاملات میں کسی لمحہ بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ محسن کائنات ﷺ بچوں پر کتنی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اسم محمد ﷺ کی معرفت و حقیقت تک رسائی سے اپنی بے بسی اور عجز کا اعتراف کرلیں کیونکہ واقعہ یہ ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

﴿ اسم محمد ﷺ معجزہ عظیم ﴾

محترم ارئین کرام! محبوب کریم ﷺ بزم ہستی میں سراپا معجزہ اور مجسم کمال و خوبی بن کر جلوہ افروز ہوئے۔ اپنی تخلیق سے لے کر حیات دنیوی کے آخری لمحوں تک آپ ﷺ کی ہر ادا معجزہ تھی جو شعور و ادراک بشر سے ماوراء ہے اور جس کا زبان وقلم سے احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کا ہر معجزہ بہت ہی روشن' تابندہ وتر' عظیم الشان اور فیصلہ کن ہے کیونکہ اس سے آپ ﷺ کے عالم علوی میں تصرف فرمانے کا پتہ چلتا ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور دوسرے سے وجود میں نہ آیا۔ ایسے ہی معجزوں میں سے ایک معجزہ آپ ﷺ کے دونوں اسمائے ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ بھی ہیں۔ یہ زندہ جاوید معجزے بعثت کے وقت سے لے کر آج تک اپنے فضائل کی شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ قادر وکریم نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کے ان دونوں ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔

معجزہ کا لفظ عجز سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں عدم قدرت' قاصر ہونا' طاقت نہ رکھنا' عاجز ہو جانا' اصطلاحی معنوں میں معجزہ سے مراد خارق عادت ہے یعنی کسی نبی یا رسول کا وہ کام یا فعل جو اللہ قادر وکریم اپنی طاقت اور قدرت سے اپنے رسول کی نصرت و تائید کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ مزید تفصیل ہماری کتاب "معجزات محبوب کریم ﷺ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین محترم! بعض کے نزدیک معجزات کی دو قسمیں ہیں۔

☆ کونیہ یا فانی معجزے

اس میں ظاہری و مادی' ارضی و سماوی سب معجزے شامل ہیں۔ معجزات کونیہ وقتی' عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔

☆ کلامیہ یا ابدی معجزے

کلامیہ معجزے ابدی اور آفاقی ہوتے ہیں اور یہ قیامت تک اپنی اثر اور نفوذ سے بنی نوع انسان کی معجزانہ رہنمائی اور ہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اس کی بہترین مثال اللہ قادر وکریم کا آخری

کلام ہے۔ میرے خیال میں محبوب کریم ﷺ کے دونوں ذاتی اسماء مبارکہ بھی کلامیہ معجزوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ اللہ قادر و کریم نے اپنے ہر نبی کو حالات کی مناسبت' وقت کے تقاضوں اور نبوت و رسالت کے دائرہ کار کے پیش نظر معجزات عطاء کئے ہیں۔ ایسے معجزے انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کی ایک اہم نشانی یا علامت ہوتے ہیں جو ان کی حقانیت کی منہ بولتی دلیل کا بھی کام دیتے ہیں۔ جب محبوب کائنات ﷺ کا عہد میمنت مہد آیا اور آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا دائرہ کار آفاقی' عالمگیر اور قیامت تک کے لئے قرار دیا گیا تو حسب ضرورت معجزات کونیہ اور کلامیہ سے آپ ﷺ کی تائید اور تصدیق کی گئی۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام کے معجزے تو ان کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے لیکن قرآن مجید اور آپ ﷺ کے دونوں ذاتی اسماء مبارکہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ آپ ﷺ کے ایسے علمی اور کلامی معجزات ہیں جو قیامت تک موجود رہیں گے کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت بھی قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔

آپ ﷺ کے دونوں اسماء ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ اعجاز لفظی' تاثیر معنوی' فضائل و برکات اور اسرار و رموز کے اعتبار سے بلاشبہ معجزہ عظیم ہیں۔

نام دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ذاتی نام یعنی اسمی و علمی حیثیت۔ انہیں 'علم' بھی کہتے ہیں۔ صفاتی نام جنہیں القاب وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ذاتی نام وہ ہوتا ہے جو صرف ذات کو بتائے جبکہ صفاتی نام وہ ہوتا ہے جو ذات کے ساتھ ساتھ صفت کی طرف بھی اشارہ کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام محمد قمر الزمان ہے۔ وہ حافظ و قاری بھی ہے تو حافظ و قاری کے الفاظ اس کی صفات کا پتہ دے رہے ہیں۔ جبکہ محمد قمر الزمان نے اس کی ذات کا پتہ دیا۔ بالکل اسی طرح اسم محمد ﷺ اور احمد ﷺ آپ ﷺ کی ذات کا پتا دیتے ہیں اور باقی اسماء گرامی مثلاً حاشر ﷺ عاقب ﷺ رحمۃ للعالمین ﷺ شفیع المذنبین ﷺ وغیرہ ہم آپ ﷺ کی صفات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عام لوگوں کے نام رکھتے وقت عموماً نام کے معنوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ماں باپ صرف اور صرف محبت میں اپنے بچوں کے خوب صورت سے خوب صورت نام رکھ لیتے ہیں۔ یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ اس نام کا اس بچے پر بھی کوئی اثر ہو۔ وہ سیاہ فام بچے کو چاند کہہ کر پکارتے ہیں اور کند ذہن اور غبی بچوں کا نام ذکی رکھ دیتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ جب اس بچے کو اس نام سے پکارا جاتا ہے تو صرف اس کی شخصیت کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس کے نام کی وصفیت کے ذریعے اس کی تعریف و توصیف مقصود نہیں ہوتی۔ لیکن محبوب کبریاء ﷺ کے ذاتی اسماء مبارک کی بات اس سے مختلف ہے۔ آپ ﷺ کے دونوں ناموں میں علمیت اور وصفیت ایک ساتھ جمع ہیں (یہاں یہ بات یاد رہے کہ عام لوگوں کے حق میں جن کو ان دونوں ناموں میں سے کسی بھی نام سے منسوب کیا جائے' یہ صرف علم محض ہوں گے وصف نہیں) (ابن قیم' جلاء الافہام)۔

نرالی شان

واضح ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کا ایسا نام نہیں پایا جاتا جو اپنے مسمی (نام والے) کے کمالات نبوت کا آئینہ دار ہو مثلاً

- •• حضرت آدم علیہ السلام کے معنی گندم گوں ہیں۔ ابوالبشر کا یہ نام ان کی جسمانی رنگت کو ظاہر کرتا ہے۔
- •• حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معنی ہیں بڑے گروہ کا باپ۔ یہودی' عیسائی اور مسلمان تینوں قومیں آپ کے ماننے والوں میں سے ہیں۔
- •• حضرت اسماعیل علیہ السلام کے معنی ہیں 'اے اللہ میری فریاد سن' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے اولاد صالح کے لئے دعا کی تھی۔ آپ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔
- •• حضرت اسحاق علیہ السلام کے معنی ہیں ہنسنے والا۔ آپ علیہ السلام ہشاش بشاش چہرے والے تھے۔
- •• حضرت یعقوب علیہ السلام کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے۔
- •• حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں پانی سے نکلا ہوا۔ جب ان کا صندوق پانی میں سے نکالا گیا تب یہ نام رکھا گیا۔
- •• حضرت یحییٰ علیہ السلام کے معنی ہیں عمر دراز۔ بوڑھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان۔
- •• حضرت یوسف علیہ السلام کے معنی ہیں زیادہ کیا گیا۔ آپ علیہ السلام حسن و جمال میں لاثانی تھے۔
- •• حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں سرخ رنگ۔ چہرہ گلگوں کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ شاذ و نادر اتفاق حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ دار اور اس کی حیات کی تفصیل ہو۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اوپر دیئے گئے ان تمام ناموں اور ان کے معنوں پر غور کریں۔ ان میں سے ایک بھی اپنے مسمی (نام والے) کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرا بھی اشارہ نہیں کرتا مگر میرے محبوب ﷺ کے دونوں اسماء ذاتی کی شان ہی نرالی ہے۔

احمد ﷺ اور محمد ﷺ کے الفاظ اتنے پیارے اور اتنے حسین ہیں کہ ان کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم اور فرط ادب سے جھک جاتی ہے' ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان الفاظ کے معنی و مفہوم بھی ان کے ظاہری حسن و جمال کی طرح حسین اور دل آویز ہیں (ﷺ)۔ صرف نام کے لغوی معنوں سے نام والے (مسمی) کی عظمت و برتری کا اظہار

ہو رہا ہے۔ محمد ﷺ حمد سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کا عام اور سادہ ترجمہ ہے۔ ''وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی گئی''۔ یعنی محمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جن کی تعریف وتوصیف زمین وآسمان کی تمام مخلوق نے کی ہے اور احمد ﷺ کے معنی ہیں ''سب سے زیادہ تعریف کرنے والا'' یعنی احمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جنھوں نے مخلوق میں سب سے بڑھ کر اللہ کریم کی حمد وستائش بیان کی۔

☆ جانِ کائنات ﷺ کے ان دونوں ناموں کا اصل مادہ ایک ہی ہے۔ 'ح' 'م' 'د' یعنی حمد (اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور عظمت کا ذکر) اور یہ عجیب بات ہے کہ یہی آپ ﷺ کی ساری زندگی کا مقصد اور مشن قرار پایا یعنی حمد۔ کسی شخص کے نام سے اس کی زندگی کے مشن کا اظہار ایک بہت ہی نادر الوقوع بات ہے۔ ظاہر ہے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کے یہ دونوں نام رکھے ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا کہ چالیس سال بعد یہ نومولود کیا دعویٰ کرنے والا ہے۔ سورۃ الحمد بھی جسے قرآن مجید کا دیباچہ کہنا چاہئے' درحقیقت پورے قرآن کا اور اس پیغام کا خلاصہ ہے جو آپ ﷺ نے دنیا کو پہنچایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے یہ دونوں نام قدرت الٰہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہیں' ایک معجزہ ہیں کہ ان کا مسمی (نام والا) ضرور امام الانبیاء اور تمام کائنات و مافیہا کا سرتاج ہے۔ (قاضی سلیمان منصور پوری' رحمۃ للعالمین ﷺ جلد سوم' صفحہ ۱۷۸)۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس سے باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی ساکت وخاموش ہیں۔

وہ احمد ﷺ بھی ہیں محمد ﷺ بھی

ایک حدیث شریف ہے کہ ''زمین پر میرا نام محمد ﷺ اور آسمان پر احمد ﷺ ہے''۔ یعنی یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ کو احمد ﷺ کے نام سے جانتے ہیں جب کہ زمین والوں کے لئے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت عالم ارواح میں آپ ﷺ کا نام احمد ﷺ تھا۔

☆ صوفیہ کرام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ ایک ہی ہستی کی دو جداجدا حیثیتیں ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

☆ ''احمد ﷺ رسول اللہ کا پہلا نام ہے۔ آپ ﷺ آسمان والوں میں اسی نام سے معروف ہیں۔ آپ ﷺ کے اس نام مبارک کو اللہ جل مجدہ کا خاص تقرب حاصل ہے اور یہ آپ ﷺ کے دوسرے نام (محمد ﷺ) سے ایک منزل زیادہ اللہ جل مجدہ کے نزدیک اور قریب ہے (مکتوبات ربانی' دفتر سوم' حصہ دوم' مکتوب نمبر ۹۴)۔

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح' م اور د) ہے۔ حمد سے محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے علم سے معلم (امام ابن قیم' جلاء الافہام)۔

☆ (ارباب تصوف کا کہنا ہے کہ 'محمد' اللہ کریم کے نام 'احد' سے مشتق ہے)۔ حمد کے معنی تعریف کرنے

اور ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی مثلاً ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف مثلاً کسی ہنرمندی یا کسی فن میں مہارت کی بنا پر۔

☆ حمد اصل میں کسی کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور کمالات اصلیہ اور فضائل حقیقیہ اور محاسن واقعیہ کو محبت اور عظمت کے ساتھ بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

☆ لفظ محمد تحمید سے مشتق ہے۔ جو باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جس کو وضع ہی مبالغہ اور تکرار کے لئے کیا گیا ہے۔ لہذا لفظ محمد کے جو تحمید کا اسم مفعول ہے معنی ہوں گے وہ قابل تعریف ہستی جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں تحمید حمد سے زیادہ بلیغ ہے۔ یعنی محمد وہ ہے جس کی اچھی خصلتیں بہت ہوں۔ قاموس میں ہے کہ تحمید کے معنی ہیں اللہ قادر و کریم کی بار بار تعریف و توصیف (حمد) کرنا اور محمد کو اسی سے مشتق کیا (نکالا) گیا ہے۔ گویا کہ وہ بار بار حمد (تعریف) کئے گئے۔ لہذا محمد کے (جو تحمید کا اسم مفعول ہے) یہ معنی ہوں گے کہ وہ قابل تعریف ذات جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ چونکہ سرور کائنات ﷺ کی تعریف بار بار اور ہر بار نئے مدائح و مناقب سے ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی اس لئے آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا گیا۔

محبوب کریم ﷺ احمد ﷺ بھی ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد (تعریف) کرنے والا۔ قواعد کی رو سے یہ لفظ محمود یا حمید کا اسم تفضیل ہے۔ بمعنی زیادہ یا سب سے زیادہ قابل تعریف اور یا حامد کا' جس کا احتمال کم ہے' بمعنی اللہ کریم کی زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کرنے والے۔

☆ بعض کے نزدیک احمد اسم مفعول کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم فاعل کے معنی میں۔ اگر اسم مفعول کے معنی لئے جائیں تو احمد کے معنی ہوں گے "سب سے زیادہ قابل تعریف" تو بے شک مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ سے زیادہ قابل تعریف نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی سراہا گیا ہے اور اگر اسم فاعل کے معنی میں لیا جائے تو احمد کے معنی ہوں گے کہ مخلوق میں اللہ کریم کی سب سے زیادہ حمد و ستائش کرنے والا۔ یہ بھی نہایت درست اور صحیح ہے۔ دنیا میں آپ ﷺ اور آپ کی امت نے اللہ کریم کی وہ حمد و ثنا کی جو کسی نے آج تک نہیں کی۔ اسی وجہ سے انبیاء سابقین نے آپ ﷺ کے وجود باجود کی بشارت لفظ احمد ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی امت کی شہادت حمادین کے لقب سے دی۔

☆ احمد ﷺ وہ ہیں جنہوں نے اپنے خالق اپنے مالک کی حمد و ثناء سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ عرصہ کی ہے۔ آپ ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں اور اپنے تخلیق نور اور روح محمدی ﷺ کی پیدائش کے وقت ہی سے اس کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں اور اپنے رازق' اپنے ہادی' اپنے معطی کی تعریف و

تکریم اور حمد رفعت کا ایک معیار قائم کرنے والے ہیں۔

☆ آپ ﷺ کے یہ دونوں اسم پاک بانگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ کے اوصاف' محاسن' مناقب و محامد' فضائل و خصائل و شمائل اتنے کثیر ہیں جن کی نہ کوئی حد ہے نہ نہایت۔ یہ احصاء و شمار کے پیمانوں سے بہت ہی وراء ہیں۔ دفتروں کے دفتر ختم ہو گئے۔ عمریں انتہاء کو پہنچ گئیں لیکن تاجدار کائنات ﷺ کے ایک وصف کی بھی توضیح کامل' تشریح اکمل نہ ہو سکی۔

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک تھک کے نیل' سنکھ' پدم

محمد ﷺ اور احمد ﷺ میں فرق

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں اسمائے مبارک یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ حقیقت میں ایک اسم ہے جو حمد سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں مقید ہے۔ پہلا نام اعتبار کیفیت ہے جب کہ دوسرا نام اعتبار کیمت ہے۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی حمد' افضل محامد سے کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کثرت محامد سے آپ ﷺ کی حمد و ستائش کی گئی۔ آپ ﷺ احمد الحامدین (حمد کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد کرنے والے) اور احمد المحمودین (تمام تعریف کیے ہوؤں میں سب سے زیادہ تعریف کیے گئے) و افضل من حمد (جو بھی حمد کرے ان سب سے برتر حمد کرنے والے) ہیں (جلد اول' باب ہفتم صفحہ ۲۶۰)۔

☆ آپ ﷺ نے اللہ کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ احمد ﷺ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ محمد ﷺ ہو گئے۔

☆ محمد ﷺ کے معنی ہیں جس کی حمد (تعریف) خود اللہ تعالیٰ کرے۔ قرآن کریم میں جابجا نبی کریم ﷺ کی تعریف آئی ہے۔ احمد ﷺ کے معنی ہیں اللہ کی حمد (تعریف) کرنے والا۔ احادیث شریف میں ہزاروں جگہ اللہ کریم کی تعریف و توصیف آئی ہے۔

☆ محمد اور احمد کے معنی ہیں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کی حمد و نعت (تعریف) سب زمین اور آسمان والوں نے سب سے بڑھ کر کی ہو اور احمد وہ ہے جس نے رب السموات و الارض کی حمد و ثناء (تعریف) سارے اہل زمین و آسمان سے بڑھ کر کی ہو (ﷺ)۔

☆ محمد ﷺ وہ جو رب العزت کے اسم ذات اور اسمائے صفات کا ذکر کثرت سے کرے اور احمد ﷺ وہ جو ہر نام کے معنی اور مطلب پر غور کرے۔ یعنی حمد (تعریف) کی مقدار کا تعلق 'محمد ﷺ' سے ہے اور معیار کا تعلق 'احمد ﷺ' سے۔

اس بناء پر محمد ﷺ اور احمد ﷺ میں فرق یہ رہے گا کہ محمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف اپنے اوصاف جمیلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ ہو۔

دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے خلق و خصائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف کی جائے۔ اس تحقیق کے بعد ان دونوں کے مفہوموں کے لحاظ سے سطح عالم و نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اسماء جتنی حقیقت اور جتنی صداقت کے ساتھ آپ ﷺ کی ذات مبارک پر چسپاں ہیں اتنے کسی اور پر نہیں۔ خالق سے مخلوق تک' انبیاء (علیہم السلام) سے لے کر جن اور فرشتوں (علیہم السلام) تک' حیوانات سے لے کر جمادات تک' غرض ہر ذی روح اور غیر ذی روح سب ہی نے آپ ﷺ کی تعریفیں کی ہیں اور آج بھی اربوں انسانوں کی زبانیں دن میں نہ معلوم کتنی بار آپ ﷺ کی تعریف کے لئے متحرک رہتی ہیں۔ اس لئے محمد ﷺ اور احمد ﷺ نام کی مستحق جتنی کہ آپ ﷺ کی ذات ہے اتنی کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ اگر احمد ﷺ کو اسم فاعل کے معنی میں لیجئے تو بھی اس اسم مبارک کی سب سے زیادہ مستحق آپ ﷺ ہی کی ذات پاک ہے۔ کیونکہ جس قدر اللہ جل مجدہ الکریم کی تعریف آپ ﷺ نے کی ہے' اتنی کسی بشر نے نہیں کی اور اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی موقع۔ موقع اللہ کریم کی اتنی حمد سکھائی کہ کتب مقدسہ میں اس امت کا لقب ہی حمادون پڑ گیا یعنی کہ اللہ کریم کی بہت زیادہ تعریف کرنے والی امت۔

آپ پہلے احمد ﷺ پھر محمد ﷺ ہوئے

☆ قاضی عیاض اور حافظ سہلی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کو کہا جائے گا جس کی بار بار تعریف کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جو سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ آنحضرت ﷺ کے یہ دونوں اسماء واقع کے مطابق ہیں۔ یعنی آپ احمد ﷺ بھی ہیں اور محمد ﷺ بھی۔ یعنی وجود کے حساب سے بھی پہلے آپ احمد ﷺ ہیں اور بعد میں محمد ﷺ۔ بلکہ احمد ﷺ ہونے کی وجہ سے ہی آپ محمد ﷺ ہوئے۔ آپ ﷺ نے پہلے اللہ عز اسمہ کی تعریف کی اس لئے آپ پہلے احمد ﷺ ہوئے۔ نبوت سے سرفرازی کے بعد پھر مخلوق نے آپ ﷺ کی تعریف کی اس لئے بعد میں آپ محمد ﷺ ہو گئے۔ محشر میں بھی پہلے آپ ﷺ اللہ جل شانہ کی تعریف کریں گے اس لئے احمد ﷺ پہلے ہوں گے پھر شفاعت کے بعد مخلوق آپ ﷺ کی تعریف کی گی اس لئے بعد میں محمد ﷺ ہوں گے۔ غرض ازل سے ابد تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ شان احمد ﷺ کی شان محمد ﷺ پر مقدم ہے۔ اسی وجہ سے کتب سابقہ میں آپ ﷺ کی بشارت اسم احمد ﷺ سے مذکور ہے اور جب آپ] ﷺ عالم وجود میں تشریف لے آئے تو محمد ﷺ کے نام سے پکارے گئے۔

عجیب نکتہ

شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے۔ مثلاً جب ہم کھا پی کر فارغ ہو لیتے ہیں تو اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہیں۔ جب کام ختم ہو جاتا ہے تو حمد کرتے ہیں۔ جب سفر ختم کر کے واپس آتے ہیں تو حمد کرتے ہیں۔ اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض

سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ جل شانہ کی حمد کریں گے۔ اسی دستور کے مطابق مناسب تھا کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہو تو یہاں بھی آخر میں اللہ جل شانہ کی حمد ہو۔ اس لئے جو نبی سب سے آخر میں آئے ان کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔

آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ کب رکھا گیا

تخلیق کے عمل سے پہلے سوائے اللہ قادر و کریم کی ذات کے اور کچھ موجود نہ تھا۔ نہ مکاں تھا نہ مکین' نہ روح تھی نہ مادہ' نہ وقت تھا نہ زمانہ' نہ عالم تھا نہ جہاں' نہ حالت تھی نہ کیفیت' نہ سمت تھی نہ جہت' بس اللہ تھا اور کچھ بھی نہ تھا۔ پھر کیا ہوا؟ پھر اس نے چاہا کہ اپنی خالقیت کا مظاہرہ کرے۔ اس کے ارادہ فرماتے ہی تخلیق عمل میں آ گئی اور عدم کو ظہور مل گیا۔ اس نے کن فرمایا اور نیست کو ہست کی صورت مل گئی۔ بیشک بشریت کی ابتداء جان کائنات روح کائنات ﷺ سے ہوئی مگر سرور کائنات' فخر موجودات' خلاصہ کائنات' احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ محبوب کریم ﷺ کا نام محمد ﷺ کب رکھا گیا؟ اس سلسلے میں بہت سی روایتیں ملتی ہیں۔ گو تمام راوی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ نام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے رکھا گیا۔ لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کتنا پہلے۔ ان روایات کے مطابق آپ ﷺ کا یہ نام تخلیق آدم علیہ السلام سے کم سے کم دو ہزار سال پہلے اور زیادہ سے زیادہ نو لاکھ سال پہلے رکھا گیا۔ لیکن محدثین نے ایک ایسی حدیث شریف کا ذکر بھی کیا ہے جس سے آپ ﷺ کی ذات بابرکات کا نو لاکھ سال سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے ایک بار حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔ وہ ستارہ ہر ستر ہزار برس بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا' میں نے اس ستارے کو بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) بار طلوع ہوتا دیکھا ہے۔ یہ سن کر نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ "اے جبریل (علیہ السلام) مجھے اپنے رب کریم کی عزت کی قسم' وہ ستارہ میں ہی تھا (مفہوم) (تفسیر روح البیان' جلد اول صفحہ ۹۷۴)۔

تھا نور محمد ہی سر عرش معلی
جبرئیل کو صد بار جو تارا نظر آیا

حساب کے عام قاعدہ کی رو سے اگر ہم ستر ہزار کو بہتر ہزار سے ضرب دیں تو حاصل ضرب پانچ ارب چار کروڑ سال بنتا ہے۔ اللہ جل مجدہ نے قرآن شریف میں اپنے ایک دن کو ہمارے ایک ہزار سال کے برابر قرار دیا ہے (سورۃ الحج' ۴۷)۔ اگر اس حدیث مبارکہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے سالوں کا اس تناسب سے حساب لگائیں تو نور محمدی ﷺ کی تخلیق اس وقت ہوئی جہاں تک ہمارا کوئی حساب' کوئی گنتی' کوئی عدد نہیں پہنچ سکتا۔

تخلیق کائنات سے پہلے اسم محمد ﷺ

اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ سید الابرار' نبی آخر الزماں ﷺ کا نام محمد ﷺ اس وقت رکھا گیا جب کچھ نہ تھا' نہ آسمان تھا نہ زمین تھی' نہ عرش تھا' نہ کرسی تھی' نہ جہنم تھا نہ جنت تھی' نہ قلم تھا نہ لوح تھی' نہ سورج تھا نہ روشنی تھی' نہ چاند تھا نہ چاندنی تھی' نہ ستارے تھے نہ ان کی چمک تھی' نہ دن تھا نہ رات تھی' نہ صبح تھی نہ شام تھی' نہ فضا تھی نہ ہوا تھی' نہ ابر تھا نہ گھٹا تھی' نہ زمانہ تھا نہ مکان تھا' نہ حسن تھا نہ جمال تھا' نہ گل تھے نہ بوٹے تھے' نہ شجر تھے نہ حجر تھے' نہ گرمی تھی نہ سردی تھی' نہ نسیم تھی نہ شبنم تھی' نہ بہار تھی نہ خزاں تھی' نہ بلبل تھی نہ چہک تھی' نہ سبزہ تھا نہ مہک تھی' نہ ڈالی تھی نہ پھل تھی' نہ ہیرے تھے نہ جواہر' نہ زر تھے نہ خزانے' نہ دولت تھی نہ دفینے' نہ بحر تھے نہ سفینے' نہ دریا تھا نہ کنارہ' نہ موج تھی نہ حباب' نہ صحرا تھے نہ گلشن' نہ ہوا تھی نہ خاک' نہ پانی تھا نہ آگ' نہ طفلی تھی نہ شباب' نہ نشیب تھا نہ فراز' نہ ثریٰ تھا نہ ثریا' نہ جبرئیل تھے نہ میکائیل' نہ اسرافیل تھے نہ عزرائیل' نہ ملائکہ تھے نہ کروبین (علیہ السلام)' نہ عقل تھی نہ حواس' نہ آدم تھے نہ آدمیت' نہ انسان تھے نہ انسانیت' نہ حیوان تھے نہ حیوانیت' نہ یہ چہل پہل تھی نہ یہ ریل پیل' نہ دیوارگی تھی نہ شعور' نہ ہجر تھا نہ وصال' نہ اقرار تھا نہ انکار' نہ آہ تھی نہ فریاد' نہ رونا تھا نہ ہنسنا' نہ جاگنا تھا نہ سونا' نہ جذبہ تھا نہ احساس' نہ جوانی تھی نہ بڑھاپا' نہ ہوش تھا نہ خرد غرض یہ کہ کچھ بھی نہ تھا سب سے پہلے اللہ کریم نے آپ ﷺ کے نور کو پیدا فرما کر آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ یہ نور کیا چکا گویا زندگی میں بہار آ گئی' سلسلہ چل نکلا' چراغ سے چراغ جلنے لگے' دیکھتے ہی دیکھتے کائنات وجود میں آ گئی اور سارا جہاں جگمگانے لگا جو نہ تھا وہ بھی بن گیا۔

معجزہ عظیم

صاحب قاموس مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "منجملہ دیگر کمالات نبوت اور معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی رسول کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی اور کوشش کے مطابق جس قدر ترقی کرتا جاتا ہے۔ محض اعتقاداً نہیں بلکہ واقعتاً رسول عربی ﷺ کے کمالات پر سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ یورپ کے علماء اور فضلاء کی اکثریت جیسے جیسے تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے انہیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھولنی پڑتی ہے کہ بلاشبہ رسول عربی ﷺ کے قانون' دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور آپ ﷺ کی زندگی عالم انسانی کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

اہل ایشیاء کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی قدر وہ سرکار دو عالم ﷺ کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد معجزہ ہے کہ چودہ سو برس سے بھی پہلے سے نام مبارک ان آنے والے حالات کا پتہ دے رہا ہے کہ مستقبل میں دنیا کی عمر جتنی دراز ہو گی۔ اسے کمالات نبوت محمدی ﷺ کے اعتراف کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو گا" (تفسیر روح البیان' جلد ہفتم' صفحہ ۲۲۰۔ ختمی

الادب' جلد اول' صفحہ ۲۷۳۔ معالم التنزیل' جلد اول' صفحہ ۳۵۸)۔

مجموعہ خوبی

صاحب المفردات ابوالقاسم حسین بن المفضل راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔ قدرت نے ہر چیز کو پیدا کرنے کے لئے ایک معیار مقرر کیا ہے۔ مخلوقات کی ہر نوع' ہر قسم کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کے قدم نہیں بڑھتے۔ حیوانات' نباتات اور جمادات تک میں اس کے ثبوت مل سکتے ہیں۔ صورتیں ایک ہیں' شکلیں جدا ہیں' اوصاف مختلف ہیں۔ لیکن ان مختلف اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنس اعلیٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ ہر نوع میں جنس اعلیٰ کو جس پر اوصاف' جامعیت کے ساتھ جاکر ختم ہوتے ہیں ہم مقصود فطرت اور لفظ تخلیق کہہ سکتے ہیں۔

آج انسان کی شکل و شباہت اس کے اعضاء و جوارح' اس کا ڈھانچہ' جسمانی ساخت غرضیکہ سب چیزیں ٹھیک وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں۔ لیکن دماغی کیفیتوں کا حال ان سے جداگانہ ہے۔ ان میں برابر ارتقاء اور اختلاف جاری ہے۔ اب اگر غور کیا جائے تو ارتقائے دماغی کی آخری سرحد اگر کوئی ہے تو وہ ذات قدسی صفات آقائے نامدار رسول عربی ﷺ کی ہے"۔

مخلوق کامل

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح م د) ہے۔ حمد سے محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے علم سے معلم (امام ابن قیم' جلاء الافہام)۔ محاورات عرب سے حمد کے یہ بھی معنی ملتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت' اپنی طاقت کے مطابق انجام دینا۔ ان معنوں کو سامنے رکھتے ہوئے بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔ مدنی آقا ﷺ مخلوق کامل ہیں۔

☆ محقق عظیم سید محمود آلوسی' قطب الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "وہ سارے فضائل و کمالات جو پروردگار عالم نے متفرق طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ عطاء کئے تھے' وہ یکجا کر کے دامن مصطفیٰ ﷺ میں ڈال دیئے" (روح المعانی' جلد ہفتم' صفحہ ۲۱۷۔ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی' جواہر البحار' جلد سوئم' صفحہ ۳۴۵' جلد چہارم' صفحہ ۱۳۰۔ الکبیر جلد ۱۳' صفحہ ۷۱) کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قضاء الحق

☆ حمد کے ایک معنی قضاء الحق کے بھی آئے ہیں' اس صورت میں لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی ہوئے

کہ وہ جس کا پورا پورا حق ادا کر دیا گیا ہو۔ یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسانی کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا' وہ آپ ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔ علم وعمل' خلق وخلق' دماغ اور کردار' ارتقائے ذہنی وارتقائے عملی یہ سب چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی تخلیق کائنات کا لب لباب ہیں۔ عمل علم پر' کردار و دماغ پر مطلق خلق پر قائم ہے۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کردار اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ رسول عربی ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا۔ عالم انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی اس کا اقرار کرتے تھے۔ خود اللہ قادر وکریم آپ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انک لعلی خلق عظیم ''بیشک آپ ﷺ بلند اخلاق ہیں'' (سورۃ القلم'۴)۔ خود آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں'' (موطا امام مالک)۔

خاتم النبیین ﷺ

ایک اور عجیب امر یہ ہے کہ یہ نام مبارک آپ ﷺ کے نہ صرف نبی ہونے بلکہ خاتم النبیین ﷺ ہونے کی بھی دلیل ہے۔ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اس کے آگے کوئی نقطہ ہے نہ تھیں۔ اسی حالت پر کمال کلی کی انتہا اور معارف کا اختتام ہے۔ جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت اور نہ ہی کسی نبی کا وجود ممکن ہے۔ مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اعتراض کی ہزار کوششوں کے باوجود اعتراف کمال پر مجبور ہوئے۔ سر ولیم میور اور مارگولیٹ جیسے سخت متعصب لوگوں کو بھی کھلے اور چھپے الفاظ میں اقرار کرنا پڑا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیم انتہائی سچائی اور حقیقی صداقت پر مبنی ہے۔ عہد نبوت میں بھی اس قسم کے واقعات پیش آ چکے ہیں کہ بعض سخت ترین منکرین ایک نگاہ اقدس کی تاب نہ لا سکے۔ نامور یہودی عالم عبداللہ بن سلام کا اسلام لانے کا واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے حالات اور واقعات اپنے اندر کچھ ایسی کشش رکھتے ہیں کہ مخالف سے مخالف اور سخت سے سخت دشمن بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی خاصیت اور بے اختیارانہ کشش کو نام مبارک میں بیان کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کا جزو جزو قابل تعریف ہے

☆ لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ وہ جس کا جزو جزو قابل تعریف ہو۔ اصلاح نفس سے لے کر تدبیر منزل تک زندگی کی وہ کون سی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات محمد رسول ﷺ نے پیش نہ کر دیا ہو۔ انبیاء علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ دنیا میں ایک خاص ترتیب اور نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال لایا۔ یہ بابرکت سلسلہ جب اپنی حد نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسانی کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے جو ان تمام صفات

اور فضائل کا آئینہ دار ہو جس کی زندگی سامنے رکھنے سے موسیٰ علیہ السلام کی مستی' عیسیٰ علیہ السلام کا اخلاق اور ابراہیم علیہ السلام کی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آجائے اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے متقدمین (پہلے آنے والوں) سے بالاتر بھی ہو۔

خوش تدبیر

☆ خوش تدبیری اور حسن اسلوب کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی قرار دیے جاچکے ہیں کہ وہ جس کے ہاتھوں خوش تدبیری نے ترقی کی۔آپ ﷺ کی تعلیمات' آپ ﷺ کا لایا ہوا دین اللہ کریم کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے جس سرعت سے اور بغیر کسی خاص جدوجہد کے عالم میں پھیل گیا' اس کی رفتار ترقی پر دنیا آج بھی انگشت بدنداں ہے۔

ایک عجیب پیشین گوئی

محترم قارئین کرام اغور فرمائیں کہ آپ ﷺ کے اسم مبارک کے لغوی معنی میں ایک پیشین گوئی بھی شامل ہے اور عالم الغیب والشہادۃ کی جانب سے جملہ اہل عالم پر یہ راز آشکارا کیا گیا ہے کہ اس اسم کے مسمیٰ کی مدح وثناء دنیا میں سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ توالی وتواتر کے ساتھ کی جائے گی۔

☆ وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں انسانوں کی زبان پر جاری اور قلوب پر ساری ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی سیرت پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنما ہے۔

☆ وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے۔

بیشک وہ محمد ﷺ ہیں۔اسم بھی محمد ﷺ ہے اور مسمیٰ بھی محمد ﷺ ہے۔

اسم محمد ﷺ سے دلیل توحید

اسلام کے رکن اول یعنی شہادت توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ عقیدۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ پر مشتمل ہے دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی محمدا عبدہ ورسولہ سے عبارت ہے۔ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے۔مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادت توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادت رسالت محمدی ﷺ اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف محبوب کبریاء ﷺ کی ذات سے اور آپ ﷺ کی شہادت سے کائنات کو

حاصل ہوا ہے۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن و جمال میں شریک ہے اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ہے۔ انہی گوناگوں خصوصیات اور کمالات کی بناء پر اللہ قادر و کریم کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف رحمت دو جہاں ﷺ کے حصے میں آئی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کا نام محمد (ﷺ) رکھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں میرے محبوب کریم ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی توحید و یکتائی کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں اس لئے کہ میرا محبوب ﷺ اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لیں' اس کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کر لیں' انہیں دنیا میں توحید کا سب سے بڑا ثبوت اور سب سے بڑی دلیل ہاتھ آ جائے گی۔

اہل خاندان کے اسماء کی عظمت

اللہ قادر و کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے لئے جو نام پسند فرمائے تھے اور بقول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کہ "اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا اسم گرامی اپنے نام پاک سے مشتق کیا ہے پس وہ عرش والا محمود اور یہ محمد ﷺ ہیں" ان کی خبر اللہ کریم نہ صرف یہ کہ انبیاء و رسل کو دیتا رہا بلکہ آپ ﷺ کے اجداد کو بھی اس کی خبر پہنچا دی گئی تھی۔ اسی لئے ان دونوں ناموں کی حفاظت بھی ہوتی رہی کہ کسی اور کو ان ناموں کے رکھنے کی جرأت نہ ہو۔ یہی نہیں بلکہ ان ناموں کے صدقے میں یہاں تک اہتمام ہوا کہ آپ ﷺ کے قبیلے اور آباء و اجداد کے ناموں میں بھی کوئی ایسا نام نہ آنے پائے جو کفر و شرک کی گندگی کا نشان یا علامت لئے ہوئے ہو۔ عرب کی فضا میں شرک اور بت پرستی کھلی ہوئی تھی۔ وہ اپنی اولادوں یا قبیلوں کے جو نام رکھتے وہ یا تو مشرکانہ ہوتے یا مکروہ اشیاء پر رکھے جاتے یا پھر بے معنی ہوتے۔ جیسے عبدالدار (آستانہ کا غلام)' عبدود (ود دیوتا کا غلام)' حرب (لڑائی)' جہل (جہالت)' عبدالشمس (سورج کا غلام)' عبدالعزیٰ (عزیٰ دیوی کا غلام)' حزن (غم)' شداد (تندخو) وغیرہ۔ عورتوں کے نام خنساء (چپٹی ناک والی)' عاصیہ (نافرمان)' رباب (باجہ)' عفراء (مٹی میں لتھڑی ہوئی) وغیرہ ہوتے۔

جبکہ قبیلوں کے نام بنو اسد (شیر والے)' بنو ضبہ (گوہ والے)' بنو نمرہ (چیتے والے) وغیرہ ہوتے۔ یہ سارے نام کفر و جہالت کی نشانیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ لیکن شان کریمی اور اپنے محبوب ﷺ سے محبت کا عالم دیکھئے کہ جس طرح اپنے محبوب ﷺ کے نام کی حفاظت اور بشارت مسلسل چلی آ رہی ہے۔ اسی طرح اپنے محبوب ﷺ کے قبیلہ' خاندان اور اجداد کے ناموں میں اتنی احتیاط رکھی کہ کل کفار مکہ اور یہودی کسی بھی نام کو جو آپ ﷺ کے اب و جد (باپ دادا) میں ہو مکروہ بتا کر طعنہ زنی نہ کر سکیں۔ اسی

واسطے ان کے ناموں کی بھی حفاظت فرمائی اور یہ اہتمام فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نام نہ رکھنے پائے جو اس کے محبوب ﷺ پر طعنہ زنی اور اس کی دل آزاری کا سبب بن سکے۔ اس خاص حفاظت کا نتیجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اہل خاندان کے نام عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام)' آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی)' حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی)' ام ایمن رضی اللہ عنہا (برکت والی)' ثوبیہ رضی اللہ عنہا (اعلیٰ اخلاق و کردار والی)' عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)' ام سلمہ رضی اللہ عنہا (سلامتی والی)' وہب (بخشش)' بنو ہاشم (قحط میں بھوکوں کو روٹی چورہ کر کے کھلانے والے)' بنو زہرہ (کلیوں' غنچوں والے)' بنو سعد (نیک بخت)' شیبہ (سفید بالوں' بزرگی والے)' مناف (شریف' ممتاز' بلند) وغیرہ رکھے گئے۔ ان تمام اسماء میں بندگی' شرافت' بزرگی' امن' بخشش' حلم' برکت' سلامتی' شجاعت' اعلیٰ اخلاق' نیک بختی اور خدمت جیسے اوصاف نمایاں ہیں۔ گویا اللہ کریم نے آپ ﷺ کے قبیلے اور خاندان میں آپ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو ناموں کی شکل دے کر پھیلا دیا تھا اور پھر ان سب کو سمیٹ کر یکجا کر کے آپ ﷺ کا جزو بنا دیا۔ یہ سب اللہ قادر و کریم کی مشیت کے تحت ہی ہوا۔ مالک دو جہاں ﷺ کے خاندان کے اسماء مبارک عرب کے جاہلانہ و بت پرستانہ ناموں کے مقابلے میں اس طرح خوبیوں اور وصف سے روشن اور ممتاز ہیں جیسے پتھروں مین ہیرے جواہرات' جیسے کانٹوں میں گلاب ہیں۔ محبوب کبریاء ﷺ کے نام مبارک کی معنوی خوبیاں' شان و عظمت' جلال و ہیبت' لطف و عنایت' حسن و جمال' وصف و کمال' رموز و اسرار انسانی نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن صوری حسن بھی اتنا ہے کہ مداحان رسول ﷺ نے اس کی تفسیروں میں دفتروں کے دفتر گل و گلزار کر دیئے ہیں۔

اسرار پنہانی

☆ محبوب کریم ﷺ کے خاندان کے ناموں کو اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اللہ کریم نے ان میں کیسے کیسے راز چھپا رکھے ہیں۔ آپ ﷺ کے والد مکرم کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام) ہے۔ گویا آپ ﷺ ایسے مقدس ہیں کہ آپ ﷺ کا پیکر اطہر عبودیت کے خون سے تشکیل پذیر ہوا۔ والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی) ہے گویا آپ ﷺ نے امن و شانتی کے بطن میں مراتب وجود کو مکمل فرمایا۔ آپ ﷺ کی انا یعنی دایہ کا نام حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی) ہے۔ گویا آپ ﷺ نے حلم و بردباری کے دودھ سے تربیت پائی ہے۔ یہ اسرار پنہانی جو ان اسماء مبارکہ میں ہیں ان کا اجتماع (ایک جگہ جمع ہو جانا) محض اتفاق نہیں ہے بلکہ قادر و مطلق یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ جس و بچے کے پیکر عنصری میں ایسے فضائل ایک جگہ جمع ہوں' وہ حقیقتاً اسم با مسمیٰ ہوگا۔

آپ ﷺ کے ناموں کی حفاظت

آپ ﷺ کے دونوں اسمائے گرامی احمد ﷺ اور محمد ﷺ میں جہاں عجیب خصائص اور بدیع آیات ہیں' وہاں ایک اور نرالی بات یہ بھی ہے کہ سرور کون و مکاں ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جملہ انسانوں کو

اپنے بچوں کا نام محمد اور احمد رکھنے سے روکے رکھا اور کسی کو ان ناموں سے موسوم نہ ہونے دیا۔ حالانکہ گزشتہ کتب سماویہ میں آپ ﷺ کے یہ دونوں نام مذکور تھے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کے اسم گرامی احمد ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری سنائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساری زندگی ''احمد ﷺ'' کے نام سے آپ ﷺ کے ذکر جمیل کا ڈنکا بجاتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روکے رکھا۔ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ کے ظہور تک دنیا میں کسی بھی بچے کا نام احمد اور محمد نہیں رکھا گیا)۔ قاضی عیاض اندلسی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تا کہ ضعیف عقیدے والوں کے دلوں میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ پیدا ہونے پائے (اس صورت میں گمان ہو سکتا تھا کہ شاید اسی شخص کے بارے میں نبی آخر الزمان ﷺ ہونے کی بشارت دی گئی ہے)۔

اسی طرح آپ ﷺ سے پہلے عرب وعجم میں کسی کا نام محمد نہیں رکھا گیا۔ ہاں جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا زمانہ قریب آیا اور اس وقت کے اہل کتاب نے لوگوں کو آپ ﷺ کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی تو لوگوں میں یہ شہرت عام ہوئی کہ نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہونے والے ہیں اور ان کا نام پاک محمد (ﷺ) ہوگا۔

اعجاز اسم محمد ﷺ

مروی ہے کہ محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام محمد کیسے رکھا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے بھی والد سے یہی سوال پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اور ان کے تین ساتھی شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ وہاں ایک بستی میں قیام کیا۔ بستی کے بت خانے والوں نے ہمیں اجنبی سمجھ کر ہم سے ہمارے وطن کے بارے میں دریافت کیا ہم نے انہیں بتایا کہ ہم عربی ہیں اور قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مندر کے پروہت نے ہمیں بتایا کہ ہماری قوم میں عنقریب نبی آخر الزماں ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے اور اس نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم جلد واپس جا کر ان سے فیوض وبرکات حاصل کریں کیونکہ وہی خاتم النبیین ﷺ بھی ہوں گے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ ان کا نام کیا ہوگا تو ہمیں بتایا گیا کہ ان کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ اس پر ہم چاروں ساتھیوں نے منت مانی کہ اگر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ہم اس کا نام محمد رکھیں گے۔ چنانچہ ہم جب لوٹے تو ہم سب کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔

اس روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر حمل کے دوران یہ منت مان لی جائے کہ ہونے والے بچے کا نام محمد رکھا جائے گا تو یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔ اس آسان نسخے پر صدق دل سے عمل کریں۔ وقت مباشرت اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ اے باری تعالیٰ میری رفیقہ حیات کا دامن زیست اگر سرسبز ہوا تو میں نومولود کا نام تیرے محبوب ﷺ کے نام پر محمد رکھوں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ رحمت وکرم کا بادل چھم چھم

برسے گا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کی عورت حمل سے ہو اور وہ نیت کرلے کہ پیدا ہونے والے بچہ کا نام محمد رکھوں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ اگر حمل میں لڑکی بھی ہوگی تو اس اسم مبارک کی برکت سے وہ لڑکا ہو جائے گا (انسان العیون' جلد اول' صفحہ ۳۶)۔

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہئے کہ حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر عہد کرے کہ اگر لڑکا ہوا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا۔ اللہ کے فضل سے اس کے ہاں لڑکا ہی ہوگا (فتاویٰ شمس الدین)۔

محمد هو .... محمد

الحمد للعلی والسلام علی الولی وآله الی العلی

اول الاسماء اسم الله اهوی الاهواء اسم محمد

صلی الله علی روحه واله وسلم

امام الوری محمد ﷺ - صدر العلی محمد ﷺ

دار الهدی محمد ﷺ - صلح العدی محمد ﷺ

مسراح الارواح محمد ﷺ - مصاد الاصلاح محمد ﷺ

مراد الاسلام محمد ﷺ - عماد الاکرام محمد ﷺ

مکرم المسائل محمد ﷺ - مسلم الدلائل محمد ﷺ

همام العوالم محمد ﷺ - امام المکام ومحمد ﷺ

سائد الامصار والمحاکم محمد ﷺ

حسام العساکر والملاحم محمد ﷺ

حماء الارامل والاساری محمد ﷺ

دعاء المصاری والصحاری محمد ﷺ

سلم الوداد محمد ﷺ - سلم الاعاد محمد ﷺ

مراد العلوم محمد ﷺ - ماحی الرسوم محمد ﷺ

عهد العهود محمد ﷺ - عمد العمود محمد ﷺ

واحد العدول محمد ﷺ - راکد الاصول محمد ﷺ

اول الاوائل محمد ﷺ - موئل الموائل محمد ﷺ

مرصاد الوسائل محمد ﷺ - مصعاد السلاسل محمد ﷺ

حصور الدهور محمد ﷺ - سرور الهموم محمد ﷺ

اكمل الكوامل محمد ﷺ -حل المسائل محمد ﷺ
سرى السرى محمد ﷺ -على العلى محمد ﷺ
اسد الاسود محمد ﷺ -وعد الوعود محمد ﷺ
اسم الاسامى محمد ﷺ -سامى السوامى محمد ﷺ
راسى الرواسى محمد ﷺ -حامى الحوامى محمد ﷺ
دار المحامد محمد ﷺ -راس الحمائد محمد ﷺ
دهر الدهور محمد ﷺ -حل الامور محمد ﷺ
اطهر الاطهار محمد ﷺ -اكرم الاعصار محمد ﷺ
هادى الاسلام محمد ﷺ -والى الاكرام محمد ﷺ
مصدر الالهام محمد ﷺ -محور الاحكام محمد ﷺ
مالك الحرم محمد ﷺ -مصلح الامم محمد ﷺ
صالح الاعمال محمد ﷺ -عالم الاحوال محمد ﷺ
اساس العلم والعمل محمد ﷺ
مراد السوال ولامل محمد ﷺ
ممد العصر محمد ﷺ -مسد الامر محمد ﷺ
مكرام العماد محمد ﷺ -مطعام الاعاد محمد ﷺ
مولى الموالى محمد ﷺ -اولى الاوالى محمد ﷺ
اعلى الاعالى محمد ﷺ -احلى الامالى محمد ﷺ
حامل المعالى محمد ﷺ -عاصم الموالى محمد ﷺ
كرم الكرم محمد ﷺ -حرم الحرم محمد ﷺ
حامل لولاك محمد ﷺ -مالك الاملاك محمد ﷺ
للكل محمد ﷺ -على الكل محمد ﷺ
الى الكل محمد ﷺ -مع الكل محمد ﷺ
لدى الكل محمد ﷺ -هدى الكل محمد ﷺ
كرم الورى محمد ﷺ -حكم العلى محمد ﷺ
علم الهدى محمد ﷺ -ماحى الهوى محمد ﷺ
احكم الحكماء محمد ﷺ -اعلم العلماء محمد ﷺ
ارحم الرحماء محمد ﷺ -اكرم الكرماء محمد ﷺ

اسعد السعداء محمد ﷺ - اصلح الصلحاء محمد ﷺ

معلم العلوم والحكم محمد ﷺ

مسلم الرحم والكرم محمد ﷺ

مكرم الملك والعلم محمد ﷺ

محاء السدم والالم محمد ﷺ

حامل لواء الحمد محمد ﷺ

راحم اهل الطرد محمد ﷺ

معمار الامم محمد ﷺ - مدرار الهمم محمد ﷺ

اهدى الورى محمد ﷺ - اعلى العلى محمد ﷺ

رائس الهدى محمد ﷺ - عدل السرى محمد ﷺ

داماء العلم محمد ﷺ - دسراء الحلم محمد ﷺ

مدرك الاسماء محمد ﷺ - ممسك الاهواء محمد ﷺ

دواء العلل محمد ﷺ - عطاء العمل محمد ﷺ

حاكم الاسلام محمد ﷺ - دائم الاكرام محمد ﷺ

دراك المسمى محمد ﷺ - حلال المعمى محمد ﷺ

اكرم الطول محمد ﷺ - احكم الحول محمد ﷺ

مدار المهام محمد ﷺ - همام الهمام محمد ﷺ

مولى الورى محمد ﷺ - مولى الهدى محمد ﷺ

مرام السماح محمد ﷺ - امام الصلاح محمد ﷺ

لماح الدلائل محمد ﷺ - سماح الوسائل محمد ﷺ

لواء السماوى محمد ﷺ - سماء الدعاوى محمد ﷺ

ماحى المكاره والملاهى محمد ﷺ

مسئول وحى الهى محمد ﷺ

والى الحرم محمد ﷺ - علم العلم محمد ﷺ

دار العلوم محمد ﷺ - دارى الدهوم محمد ﷺ

علم العلم محمد ﷺ - حلم الحلم محمد ﷺ

رسول الرسل محمد ﷺ - ماحى الملل محمد ﷺ

مطاع الامم محمد ﷺ - حصار الكرم محمد ﷺ

عروس العالم محمد ﷺ - محمود ادم محمد ﷺ

وردالعصر محمد ﷺ - والى الامر محمد ﷺ

سر الاسرار محمد ﷺ - حر الاحرار محمد ﷺ

حل الامور محمد ﷺ - صدر الصدور محمد ﷺ

روح العصور محمد ﷺ - روح الدهور محمد ﷺ

وردالورد محمد ﷺ - وردالورد محمد ﷺ

اصل الاصول محمد ﷺ سر الملول محمد ﷺ

المكى الهلال محمد ﷺ الامى الكمال محمد ﷺ

الكامل المكرم محمد ﷺ العادل المسلم محمد ﷺ

العامل المعمول محمد ﷺ الواصل الموصول محمد ﷺ

الهادى المهدى محمد ﷺ الوالى المهدى محمد ﷺ

الراحم المرحوم محمد ﷺ العاصم المعصوم محمد ﷺ

المودود المعهود محمد ﷺ المحمود الموعود محمد ﷺ

السالك الاعلى محمد ﷺ المالك المولى محمد ﷺ

المكى الولى محمد ﷺ الامى العلى محمد ﷺ

المصلح الصالح محمد ﷺ - لمولاه المادح محمد ﷺ

المئومل الاعلى محمد ﷺ - المولى الاولى محمد ﷺ

الحاكم الدائم محمد ﷺ - الراجم العاصم محمد ﷺ

العالم الصارم محمد ﷺ - الصائم السالم محمد ﷺ

الوالى العالى محمد ﷺ - درالـلالى محمد ﷺ

المالك الاول محمد ﷺ - الحاكم الاكمل محمد ﷺ

الممهد للهدى محمد ﷺ - المسدد للورى محمد ﷺ

حامل الهمم والعصم والحكم محمد ﷺ

سائد الملوك والرسل والامم محمد ﷺ

مراد الممالك والمسالك والمعارك محمد ﷺ

ممدوح العصور والحور والملائك محمد ﷺ

دائم الوصال مع الكمال محمد ﷺ

مسهل الامر المحال محمد ﷺ

معلم الحرام والحلام محمد ﷺ
ورد السرور والاصال محمد ﷺ
السائد الحامد الواحد محمد ﷺ
المحمود المودود الموعود محمد ﷺ
الواصل الموصول المرسول محمد ﷺ
المعصوم المرحوم المعلوم محمد ﷺ
المكرم المحرم المسلم محمد ﷺ
الكامل الاكمل المكمل محمد ﷺ
الطاهر الاطهر المطهر محمد ﷺ
الامام الهمام الحسام محمد ﷺ
العادل الكامل محمد ﷺ - الامر المامور محمد ﷺ
الداعي المدعو محمد ﷺ - رسول الله محمد ﷺ
وصول الله محمد ﷺ - ممدوح الله محمد ﷺ
صراط الله محمد ﷺ - ورد الله محمد ﷺ
محمود ولد ادم محمد ﷺ - ممدود كل عالم محمد ﷺ
اعلام كل اعلام محمد ﷺ - احكام كل احكام محمد ﷺ
الماس كل الماس محمد ﷺ احساس كل احساس محمد ﷺ
ادراك كل ادراك محمد ﷺ - ملك كل املاك محمد ﷺ
عمل كل اعمال محمد ﷺ - حال كل احوال محمد ﷺ
امام كل امام محمد ﷺ - كلام كل كلام محمد ﷺ
همام كل همام محمد ﷺ - حسام كل حسام محمد ﷺ
مكرام كل مكرام محمد ﷺ - مطعام كل مطعام محمد ﷺ
صمصام كل صمصام محمد ﷺ - دلهام كل دلهام محمد ﷺ
حطام كل حطام محمد ﷺ - رسام كل رسام محمد ﷺ
كرام كل كرام محمد ﷺ - علاء كل علاء محمد ﷺ
اكرم كل اكرم محمد ﷺ - اسلم كل اسلم محمد ﷺ
لواء كل لواء محمد ﷺ - رداء كل رداء محمد ﷺ
كساء كل كساء محمد ﷺ - عطاء كل عطاء محمد ﷺ

دواه كل دواه محمد ﷺ-علام كل علام محمد ﷺ
دائم كل دائم محمد ﷺ-صائم كل صائم محمد ﷺ
مرسل كل مرسل محمد ﷺ-مكمل كل مكمل محمد ﷺ
سلم كل سلم محمد ﷺ-حلم كل حلم محمد ﷺ
سلوك كل سلوك محمد ﷺ-دلوك كل دلوك محمد ﷺ
طمار كل طمار محمد ﷺ-عرار كل عرار محمد ﷺ
اصلاح كل اصلاح محمد ﷺ-مراح كل مراح محمد ﷺ
صلاح كل صلاح محمد ﷺ سماح كل سماح محمد ﷺ
وصول كل وصول محمد ﷺ حصول كل حصول محمد ﷺ
واصل كل موصول محمد ﷺ-كامل كل مرسول محمد ﷺ
روح كل روح محمد ﷺ-روح كل روح محمد ﷺ
عاصم كل معصوم محمد ﷺ-عالم كل معلوم محمد ﷺ
وعد كل وعد محمد ﷺ-سعد كل سعد محمد ﷺ
مكرم كل اكرام محمد ﷺ-ملهم كل الهام محمد ﷺ
مطهر كل مطهر محمد ﷺ-مطهر كل مطهر محمد ﷺ
مرهم كل مرهم محمد ﷺ-معلم كل معلم محمد ﷺ
محرك كل محرك محمد ﷺ-مملك كل ملك محمد ﷺ
ممل كل ممل محمد ﷺ-مدل كل مدل محمد ﷺ
صاد كل صاد محمد ﷺ-حومل كل صاد محمد ﷺ
ممسك كل ممسك محمد ﷺ-مهلك كل مهلك محمد ﷺ
مكرم كل مكرم محمد ﷺ-مطعم كل مطعم محمد ﷺ
حضور كل حضور محمد ﷺ-سرور كل سرور محمد ﷺ
صارم كل صارم محمد ﷺ-سالم كل سالم محمد ﷺ
داماه كل داماه محمد ﷺ-دسراه كل دسراه محمد ﷺ
ممدوح كل ممدوح محمد ﷺ
مصروح كل مصروح محمد ﷺ
سلاح كل سلاح محمد ﷺ-صراح كل صراح محمد ﷺ
وداد كل وداد محمد ﷺ-سداد كل سداد محمد ﷺ

كمال كل كمال محمد ﷺ - وصال كل وصام محمد ﷺ

اصل كل اصل محمد ﷺ - وصل كل وصل محمد ﷺ

اهل كل اهل محمد ﷺ - سهل كل سهل محمد ﷺ

صدر كل صدر محمد ﷺ - امر كل امر محمد ﷺ

عماد كل عماد محمد ﷺ - مراد كل مراد محمد ﷺ

سر كل سر محمد ﷺ - سر كل سر محمد ﷺ

در كل در محمد ﷺ - در كل در محمد ﷺ

حاكم كل حاكم محمد ﷺ - راحم كل راحم محمد ﷺ

عالم كل عالم محمد ﷺ - عاصم كل عاصم محمد ﷺ

مكمل كل مكمل محمد ﷺ - مدلل كل مدلل محمد ﷺ

واصل كل واصل محمد ﷺ - حاصل كل حاصل محمد ﷺ

ساحل كل ساحل محمد ﷺ - كامل كل كامل محمد ﷺ

سامع كل مسلم محمد ﷺ - محرم كل محرم محمد ﷺ

مصلح كل مصلح محمد ﷺ - مكرم كل مكرم محمد ﷺ

حصار كل حصار محمد ﷺ - دسار كل دسار محمد ﷺ

حرار كل حرار محمد ﷺ - طوار كل طوار محمد ﷺ

ممدكل ممد محمد ﷺ - مسد كل مسد محمد ﷺ

امداد كل امداد محمد ﷺ - اسداد كل اسداد محمد ﷺ

احماد كل احماد محمد ﷺ - اسعاد كل اسعاد محمد ﷺ

مدرار كل مدرار محمد ﷺ - معمار كل معمار محمد ﷺ

عصر كل عصر محمد ﷺ - حل كل عسر محمد ﷺ

عمار كل عمار محمد ﷺ - حل كل عسر محمد ﷺ

عمار كل عمار محمد ﷺ - كرار كل كرار محمد ﷺ

حمود كل حمود محمد ﷺ - سعود كل سعود محمد ﷺ

عامر كل معمور محمد ﷺ - سرور كل مسرور محمد ﷺ

اكمل كل اكمل محمد ﷺ - اعدل كل اعدل محمد ﷺ

مكرم ادم محمد ﷺ - معلم كل عالم محمد ﷺ

محمود كل محمود محمد ﷺ - مسعد كل مسعود محمد ﷺ

سول کل سول محمد ﷺ -مودود کل مودود محمد ﷺ

موجد کل موجد محمد ﷺ -موکد کل موکد محمد ﷺ

محل کل حلال محمد ﷺ -محرم کل حرام محمد ﷺ

حر کل حر محمد ﷺ -طر کل طر محمد ﷺ

مرام کل معلم محمد ﷺ -کلام کل مکلم محمد ﷺ

ورد کل مسالک محمد ﷺ -ورد کل ممالک محمد ﷺ

مسمع کل سامع محمد ﷺ -ملمع کل لامع محمد ﷺ

اسد کل اسد محمد ﷺ -اود کل اود محمد ﷺ

سدد کل سدد محمد ﷺ -مدد کل مدد محمد ﷺ

حواری کل حواری محمد ﷺ

صراری کل صراری محمد ﷺ

علامی کل علامی محمد ﷺ حسامی کل حسامی محمد ﷺ

عکار کل عکار محمد ﷺ -ماح لمکر العکار محمد ﷺ

ادم کل ادم محمد ﷺ -آهم کل اهم محمد ﷺ

حلی کل حلی محمد ﷺ -سوی کل سوی محمد ﷺ

علی کل علی محمد ﷺ -ولی کل ولی محمد ﷺ

وصی کل وصی محمد ﷺ -رسی کل رسی محمد ﷺ

مرام کل مرام محمد ﷺ -دوام کل دوام محمد ﷺ

محکم کل محکم محمد ﷺ -مکرم کل مکرم محمد ﷺ

ملهم کل ملهم محمد ﷺ -مسلم کل مسلم محمد ﷺ

طاهر کل طاهر محمد ﷺ -عامر کل عامر محمد ﷺ

ساطع کل ساطع محمد ﷺ -واسع کل واسع محمد ﷺ

سلام کل سلام محمد ﷺ -مدام کل مدام محمد ﷺ

حساس کل حساس محمد ﷺ -دواس کل دواس محمد ﷺ

حمول کل حمول محمد ﷺ -رسول کل رسول محمد ﷺ

ضاعد کل صاعد محمد ﷺ -صادع کل صادع محمد ﷺ

سامح کل سامح محمد ﷺ -صارح کل صارح محمد ﷺ

حامس کل حامس محمد ﷺ -حارس کل حارس محمد ﷺ

مكرم كل مكرم محمد ﷺ - معلم كل معلم محمد ﷺ
اكرام كل اكرام محمد ﷺ - اسلام روح اسلام محمد ﷺ
كاسر كل كاسر محمد ﷺ - صراط كل صراط محمد ﷺ
صالح كل صالح محمد ﷺ - مصلح كل مصلح محمد ﷺ
هادی كل مهدی محمد ﷺ - مدعو كل مدعو محمد ﷺ
محمد كل محمد محمد ﷺ - مكمل كل موعد محمد ﷺ
موطد كل مرضوص محمد ﷺ مصرح كل مصرح محمد ﷺ
مواصل كل مواصل محمد ﷺ - مداوم كل مداوم محمد ﷺ
مهدی كل مهدی محمد ﷺ - دری كل الدراری محمد ﷺ
مدرس كل مدرس محمد ﷺ - دراك كل دراك محمد ﷺ
حواط كل حواری محمد ﷺ - صراط كل صراط محمد ﷺ
حماد كل حماد محمد ﷺ - حواط كل حواط محمد ﷺ
اسر كل اسر محمد ﷺ - ماح لكل ماح محمد ﷺ
محی لكل محی محمد ﷺ - معل لكل معل محمد ﷺ
موال لكل موال محمد ﷺ - معاد لكل معاد محمد ﷺ
معط لكل معط محمد ﷺ - محص لكل محص محمد ﷺ
وال لكل وال محمد ﷺ - عال لكل عال محمد ﷺ
هاد لكل هاد محمد ﷺ - ودود لكل عاد محمد ﷺ
سلم لكل سلم محمد ﷺ - علم لكل علم محمد ﷺ
اهدی لكل اهدی محمد ﷺ - اهوی لكل اهوی محمد ﷺ
ساع لكل ساع محمد ﷺ - داع لكل داع محمد ﷺ
الاسراء رصاله - الاصلاح كماله
العدل له الكرسی والمهاد - كل علم وحلم له العماد
الوحی كلامه - السلام مرامه
له الموالی ملوك - كل عدوه هلوك
حكمه السد الاسد - اسمه محمد احمد
ما محمد الا رسول - لولا محمد لما صار العوالم
والله ماهو ساحر - صل علی محمد سلم علی محمد

اصلی واسلم علی محمد واله - سلام الله علی روحه واله
کرم الله الاسماءه - دمر الله علی اعدائه
الله اعلم ورسوله

اللهم صلی وسلم علی محمد مولی الهمام وعلی اله الکرام والموالی مع الدوام مادعی لك العوام وما همر الرکام وما دام الهوام وما حرر الکلام وما دعی السلام

الہام کی بلندی۔ محمد ہی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہر حمد اعلیٰ مقام والے کے لئے ہے اور ہمارے مددگار اور آپ کی آل پاک پر سلام ہو۔ ہمارے لئے سب سے پہلا اسم، اسم الٰہی ہے اور ہماری پسندیدہ خواہش اسم محمد ﷺ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر فتوح اور آپ کی آل پاک پر رحمتیں نازل فرمائے۔

کائنات کے پیشوا محمد ﷺ۔ ہر بلندی کے صدر محمد ﷺ۔ ہدایت کے گھر محمد ﷺ۔ دشمنوں سے صلح کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر روح کے سکون محمد ﷺ۔ اصلاح کی چوٹی محمد ﷺ۔ اسلام کی مراد محمد ﷺ۔ بخشش کے گھر محمد ﷺ۔ تمام مسائل میں تعلیم کئے ہوئے محمد ﷺ۔ ہر شہر اور نگر کے سردار محمد۔ تمام فوجوں اور جنگوں کی شمشیر تابدار محمد ﷺ۔ بیوہ عورتوں اور قیدیوں کے محافظ ﷺ۔ شہروں اور جنگلوں کی پکار محمد ﷺ۔ محبت کی سیڑھی محمد ﷺ۔ دشمنوں سے صلح کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر علم کی مراد محمد ﷺ کفر کے رسم ورواج کو مٹانے والے محمد ﷺ۔ ہر عہد کے عہد محمد ﷺ۔ ہر ستون کے ستون محمد ﷺ۔ انصاف کرنے والوں میں ایک محمد ﷺ۔ اصول کے پکے محمد ﷺ۔ ہر اول سے اول محمد ﷺ۔ وسائل کی راہ محمد ﷺ۔ ہر سلسلے کی رسی محمد ﷺ۔ مخلوق میں پاکیزہ محمد ﷺ۔ ہر غم کے سرور محمد ﷺ۔ کاملوں سے کامل محمد ﷺ۔ مسائل کا حل محمد ﷺ۔ سرداروں کے سردار محمد ﷺ۔ تمام بلندیوں سے بلند محمد ﷺ۔ خدا کے شیروں کے شیر محمد ﷺ۔ تمام ناموں کے نام محمد ﷺ۔ تمام اونچوں سے اونچے محمد ﷺ۔ حق وصداقت کے پہاڑوں کے پہاڑ محمد ﷺ۔ تعریفوں کے گھر محمد ﷺ۔ خوبیوں کے سر محمد ﷺ۔ ہر زمانے کے زمانہ محمد ﷺ۔ ہر کام کے حل محمد ﷺ۔ پاکیزہ لوگوں سے پاکیزہ ﷺ۔ ہر زمانے کے بزرگ محمد ﷺ۔ اسلام کے رہنما محمد ﷺ۔ بخشش کے مالک محمد ﷺ۔ الہام کے صدر محمد ﷺ۔ مضبوطی کے محور محمد ﷺ۔

مدینہ منورہ کے مالک محمد ﷺ۔ احمقوں کی اصلاح کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر عمل میں نیک محمد ﷺ۔ ہر حال کے جاننے والے محمد ﷺ۔ علم وعمل کی بنیاد محمد ﷺ۔ سوال وامید کی مراد محمد ﷺ۔ زمانے کے مددگار محمد ﷺ۔ ہر حکم میں سچے محمد ﷺ۔ ہر گھر پہ احسان کرنے والے محمد ﷺ۔ دشمنوں کے مہربان محمد ﷺ۔ ہر حاکم کے حاکم محمد ﷺ۔ ہر بہتر سے بہتر محمد ﷺ۔ تمام دنیا سے بھلے محمد ﷺ۔ تمام بلندیوں

کے اٹھانے والے محمد ﷺ ۔ تمام غلاموں کے محافظ محمد ﷺ ۔ کعبے کا کعبہ محمد ﷺ ۔ لولاک کے حامل محمد ﷺ ۔ ملکوں کے مالک محمد ﷺ ۔ سب کے لئے محمد ﷺ ۔ سب کے اوپر محمد ﷺ ۔ سب کی طرف محمد ﷺ ۔ سب کے ساتھ محمد ﷺ ۔ سب کے پاس محمد ﷺ ۔ سب کے رہنما محمد ﷺ ۔ مخلوق کی بخشش محمد ﷺ ۔ بلندیوں کے حاکم محمد ﷺ ۔ ہدایت کے پرچم محمد ﷺ ۔ خواہشات کو مٹانے والے محمد ﷺ ۔ تمام دانشوروں کے حاکم محمد ﷺ ۔ تمام علم والوں میں سے بڑھ کر علم والے محمد ﷺ ۔ تمام رحم کرنے والوں پہ رحم کرنے والے محمد ﷺ ۔ تمام سخیوں سے سخی محمد ﷺ ۔ تمام نیکوں سے نیک محمد ﷺ ۔ تمام نیک لوگوں سے زیادہ صلاحیت والے محمد ﷺ ۔ ہر علم و حکمت کے استاد محمد ﷺ ۔ رحم و بخشش میں مانے ہوئے محمد ﷺ ۔ ہر ملک کے قابل تعظیم اور پرچم محمد ﷺ ۔ ہر پریشانی اور ہر دکھ کے مٹانے والے محمد ﷺ ۔ حمد کے پرچم کو اٹھانے والے محمد ﷺ ۔ دور ہونے والوں پر رحم فرمانے والے محمد ﷺ ۔ امتوں کی تعمیر کرنے والے محمد ﷺ ۔ تمام امتوں کی بارش محمد ﷺ ۔ تمام کائنات سے بڑھ کر ہدایت والے محمد ﷺ ۔ ہر بلندی میں اعلیٰ محمد ﷺ ۔ ہدایت کے سر محمد ﷺ ۔ سرداروں کے انصاف محمد ﷺ ۔ علم کے سمندر محمد ﷺ ۔ حلم کی کشتی محمد ﷺ ۔ ہر نام کو جاننے والے محمد ﷺ ۔ خواہشات کو روکنے والے محمد ﷺ ۔ ہر بیماری کی دوا محمد ﷺ ۔ ہر علم کی بخشش محمد ﷺ ۔ اسلام کے حاکم محمد ﷺ ۔ ہمیشہ بخشش والے محمد ﷺ ۔ ہر کسی کو جاننے والے محمد ﷺ ۔ ہر معمہ کو حل کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر قدرت میں بزرگ محمد ﷺ ۔ ہر طاقت کے بڑے حاکم محمد ﷺ ۔ کائنات کے دارومدار محمد ﷺ ۔ شہنشاہوں کے شہنشاہ محمد ﷺ ۔ سخاوت کے مقصود محمد ﷺ ۔ نیکی کے امام محمد ﷺ ۔ دلائل میں روشن محمد ﷺ ۔ وسائل کی سخاوت کرنے والے محمد ﷺ ۔

ہر آسمان کے پرچم محمد ﷺ ۔ ہر دعویٰ کے آسمان محمد ﷺ ۔ تمام برائیوں اور کھیل کود کی چیزوں کو مٹانے والے محمد ﷺ ۔ وحی خدا کے سوال کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ حرم شریف کے وارث محمد ﷺ ۔ ہر علم کے گھر محمد ﷺ ۔ مخلوقات کو جاننے والے محمد ﷺ ۔ ہر علم کے علم محمد ﷺ ۔ ہر حلم کے حلم محمد ﷺ ۔ رسولوں کے رسول محمد ﷺ ۔ مذاہب باطلہ کو مٹانے والے محمد ﷺ ۔ امتوں کے اطاعت کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ بخشش کے قلعہ محمد ﷺ ۔ کائنات کے دولہا محمد ﷺ ۔ بابا آدم (علیہ السلام) کے تعریف کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ ہر دور کے وظیفہ محمد ﷺ ۔ ہر حکم کے مالک محمد ﷺ ۔ ہر کام کے حل کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر دور کے سکون محمد ﷺ ۔ ہر زمانے کی جان محمد ﷺ ۔ گلاب کے ہر پھول کے پھول محمد ﷺ ۔ ہر وظیفہ کے وظیفہ محمد ﷺ ۔ ہر بنیاد کی بنیاد محمد ﷺ ۔ ہر پریشان حال کو خوش کرنے والے محمد ﷺ ۔ مکہ شریف کے چاند محمد ﷺ ۔ بے پڑھے لکھے کمال محمد ﷺ ۔ تعلیم کئے ہوئے کامل محمد ﷺ ۔ مانے ہوئے عادل محمد ﷺ ۔ عمل کرنے والے عمل کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ خدا سے ملنے والے ملے ہوئے محمد ﷺ ۔ ہدایت یافتہ راہنما محمد ﷺ ۔ وارث رہنما محمد ﷺ ۔ رحم کرنے والے رحم کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ بچانے والے بچائے ہوئے محمد ﷺ ۔ دوست رکھے ہوئے، عہد کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ تعریف کئے ہوئے وعدہ کئے ہوئے محمد ﷺ ۔ سب سے

اونچے تقدیر محمد ﷺ۔ مالک و حاکم محمد ﷺ۔ مکہ مکرمہ والے محمد ﷺ۔ ہر چیز کی اصل والے' بلند مرتب والے محمد ﷺ۔ اصلاح کرنے والے' نیک محمد ﷺ۔ خدا تعالیٰ کے ثناء خوان محمد ﷺ۔ رحمت ایزدی کے اعلیٰ امیدوار محمد ﷺ۔ بہتر مددگار محمد ﷺ۔ ہمیشہ رہنے والے حاکم محمد ﷺ۔ رحم کرنے والے بچانے والے محمد ﷺ۔ علم والے بہادر محمد ﷺ۔ روزہ دار سلامتی والے محمد ﷺ۔ اونچے درجے کے وارث محمد ﷺ۔ سب سے پہلے مالک محمد ﷺ۔ سب سے بڑے کامل حاکم محمد ﷺ۔ ہدایت کو پھیلانے والے محمد ﷺ۔ کائنات میں سچے محمد ﷺ۔ ہمتوں' عصمتوں ور حکمتوں کے اٹھانے والے محمد ﷺ۔ بادشاہوں' رسولوں اور امتوں کے سردار محمد ﷺ۔ ملکوں' مذہبوں اور جنگوں کی مراد محمد ﷺ۔ حوروں اور فرشتوں کے تعریف کیے ہوئے محمد ﷺ۔ امر محال کو آسان کرنے والے محمد ﷺ۔ ہمیشہ کمال وصال والے محمد ﷺ۔ حرام وحلال کی خبر دینے والے محمد ﷺ۔ ہر صبح شام کا وظیفہ محمد ﷺ۔ سردار تعریف کرنے والے محمد ﷺ۔ تعریف کیے ہوئے' دوست رکھے ہوئے' وعدہ کیے ہوئے محمد ﷺ۔

خدا تعالیٰ سے ملنے والے ملے ہوئے بھیجے ہوئے محمد ﷺ۔ ہر گناہ سے پاکیزہ' رحم کیے ہوئے' جانے پہچانے محمد ﷺ۔ تکریم کیے ہوئے عزت دیے ہوئے مانے ہوئے محمد ﷺ۔ کامل اکمل مکمل محمد ﷺ۔ طاہر' اطہر' مطہر محمد ﷺ۔ پیشوا' بادشاہ' شمشیر تابدار محمد ﷺ۔ عادل کامل محمد ﷺ۔ حکم کرنے والے حکم کیے ہوئے محمد ﷺ۔ لوگوں کو بلانے والے' خدا کے بلائے ہوئے محمد ﷺ۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ۔ خدا تعالیٰ سے ملنے والے محمد ﷺ۔ خدا تعالیٰ کی راہ محمد ﷺ۔ خدا کا وظیفہ محمد ﷺ۔ اولاد آدم کے تعریف کیے ہوئے محمد ﷺ۔ ہر جہان پر چھائے ہوئے محمد ﷺ۔ ہر خبر کی خبر محمد ﷺ۔ ہر مضبوطی کی مضبوطی محمد ﷺ۔ ہر ہیرے سے خوبصورت ہیرا محمد ﷺ۔ ہر احساس کا احساس محمد ﷺ۔ ہر ادراک کا ادراک محمد ﷺ۔ ہر ملک کے ملک محمد ﷺ۔ ہر عمل کے عمل محمد ﷺ۔ ہر حال کے حال محمد ﷺ۔ ہر امام کے امام محمد ﷺ۔ ہر کلام کے کلام محمد ﷺ۔ ہر بادشاہ کے بادشاہ محمد ﷺ۔ ہر تلوار کی تلوار محمد ﷺ۔ ہر احسان کرنے والے کے محسن محمد ﷺ۔ ہر شیر کے شیر محمد ﷺ۔ ہر مصور کے مصور محمد ﷺ۔ ہر علم والے سے علم والے محمد ﷺ۔ ہر بزرگ سے بزرگ محمد ﷺ۔ ہر سلامتی والے سے سلامتی والے محمد ﷺ۔ ہر رحم کے پرچم محمد ﷺ۔ ہر چادر رحمت کی چادر محمد ﷺ۔ ہر بخشش کی بخشش محمد ﷺ۔ ہر دوا کی دوا محمد ﷺ۔

ہر نیکی والے سے نیکی والا محمد ﷺ۔ ہر روزے دار سے روزہ دار محمد ﷺ۔ ہر صلح کرنے والے سے صلح کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر حوصلہ کے حوصلہ محمد ﷺ۔ ہر سلوک کے سلوک محمد ﷺ۔ ہر خوشبو کی خوشبو محمد ﷺ۔ ہر بلند مرتبہ سے بلند مرتبہ محمد ﷺ۔ ہر اصلاح کی اصلاح محمد ﷺ۔ ہر سکون کا سکون محمد ﷺ۔ ہر سخاوت کی سخاوت محمد ﷺ۔ ہر حصول کے حصول محمد ﷺ۔ حق سے ملے ہوئے کو ملنے والے محمد ﷺ۔ ہر رسول سے کامل محمد ﷺ۔ ہر جان کی جان محمد ﷺ۔ ہر راحت کی راحت محمد ﷺ۔ ہر محفوظ کی حفاظت کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر جانے پہچانے کو جاننے والے محمد ﷺ۔ ہر وعدے کے وعدہ محمد ﷺ۔ ہر

برکت کی برکت محمد ﷺ ۔ ہر بخشش کی بخشش کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر الہام کے الہام کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر پاک کرنے والے کو پاک کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر مرہم کا مرہم محمد ﷺ ۔ ہر نشان کا نشان محمد ﷺ ۔ ہر محرک کے محرک محمد ﷺ ۔ ہر مالک بنانے والے کو مالک بنانے والے محمد ﷺ ۔ ہر رنجیدہ کرنے والے کو رنجیدہ کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر ناز والے سے ناز والے محمد ﷺ ۔ ہر روکنے والے کو روکنے والے محمد ﷺ ۔ ہر پیاسے کے لئے چشمۂ شیریں محمد ﷺ ۔ ہر مضبوط تھامنے والے کو مضبوط تھامنے والے محمد ﷺ ۔ ہر ہلاک کرنے والے کو ہلاک کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر عزت کرنے والے کی عزت کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر میزبان کے میزبان محمد ﷺ ۔ ہر پاکیزہ سے پاکیزہ محمد ﷺ ۔ ہر سرور کے سرور محمد ﷺ ۔ ہر بہادر سے بہادر محمد ﷺ ۔ ہر سمندر کے سمندر محمد ﷺ ۔ ہر کشتی کی کشتی محمد ﷺ ۔ ہر روشن سے روشن محمد ﷺ ۔ ہر ہتھیار کے ہتھیار محمد ﷺ ۔ ہر خالص چیز سے خالص محمد ﷺ ۔ ہر محبت کی محبت محمد ﷺ ۔ ہر کمال کا کمال محمد ﷺ ۔ ہر ملاپ کا ملاپ محمد ﷺ ۔ ہر اصل کی اصل محمد ﷺ ۔ ہر وصل کا وصل محمد ﷺ ۔ ہر مہذب سے مہذب محمد ﷺ ۔ ہر نرم سے نرم محمد ﷺ ۔ ہر صدر کے صدر محمد ﷺ ۔ ہر حکم کے حکم محمد ﷺ ۔ ہر گھر کے گھر محمد ﷺ ۔ ہر راز کے راز محمد ﷺ ۔ ہر در نایاب سے در نایاب محمد ﷺ ۔ ہر خوبی کی خوبی محمد ﷺ ۔ ہر حاکم کے حاکم محمد ﷺ ۔ ہر رحم کرنے والے پہ رحم کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر بچانے والے کو بچانے والے محمد ﷺ ۔ ہر مکمل کو کامل کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر رہنما کے رہنما محمد ﷺ ۔ ہر ملنے والے سے ملنے والے محمد ﷺ ۔ ہر حاصل کے حاصل محمد ﷺ ۔ ہر کنارے کا کنارہ محمد ﷺ ۔ ہر کامل سے کامل محمد ﷺ ۔ ہر بھیجے ہوئے سلام کو سننے والے محمد ﷺ ۔ ہر اصلاح کرنے والے کی اصلاح کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر قابل عزت سے قابل عزت محمد ﷺ ۔ ہر قلعے کا قلعہ محمد ﷺ ۔ ہر صبح کی صبح محمد ﷺ ۔ ہر جواں مرد سے جواں مرد محمد ﷺ ۔ ہر انتہا کی انتہا محمد ﷺ ۔ ہر سچے سے سچے محمد ﷺ ۔ ہر امداد کی امداد محمد ﷺ ۔ ہر تعریف کی تعریف محمد ﷺ ۔ ہر نیکی کی نیکی محمد ﷺ ۔ ہر بارش کی بارش محمد ﷺ ۔ ہر تعمیر کرنے والے کی تعمیر کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر جائے پناہ کی جائے پناہ محمد ﷺ ۔ ہمارے مشکل کشا محمد ﷺ ۔ ہر صاحب علم و وقار سے صاحب علم و وقار محمد ﷺ ۔ ہر بار حملہ کرنے والے پہ حملہ کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر آباد کرنے والے کو آباد کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر مسرور کے سرور محمد ﷺ ۔ ہر اکمل سے اکمل محمد ﷺ ۔ ہر منصف سے منصف محمد ﷺ ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی روح پہ بخشش کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر جہان کی خبر دینے والے محمد ﷺ ۔ ہر نیک کو نیک کرنے والے ﷺ ۔ ہر مطلوب کے مطلوب محمد ﷺ ۔ ہر محبوب کے محبوب محمد ﷺ ۔ ہر مضبوط کو مضبوط کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر حلال کو حلال کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر حرام کو حرام کرنے والے محمد ﷺ ۔ ہر شریف سے شریف محمد ﷺ ۔ سب کے سب محمد ﷺ ۔ ہر استاد کے مقصود محمد ﷺ ۔ ہر متکلم کے کلام محمد ﷺ ۔ ہر مذہب کے وظیفہ محمد ﷺ ۔ ہر ملک کا پھول محمد ﷺ ۔ ہر سنے

والے کوسنانے والے محمد ﷺ۔ ہر درست سے درست محمد ﷺ۔ ہر محبت والے سے محبت والے محمد ﷺ۔ ہر سچائی کی سچائی محمد ﷺ۔ ہر مدد کی مدد محمد ﷺ۔ ہر ناخدا کے ناخدا محمد ﷺ۔ ہر دانشور سے دانشور محمد ﷺ۔ خدا کے ہر سپاہی سے بڑے سپاہی محمد ﷺ۔ ہر حملہ کرنے والے پر حملہ کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر مکار کے مکر کو مٹانے والے محمد ﷺ۔ ہر کچلنے والے کو کچلنے والے محمد ﷺ۔ ہر اہم سے اہم محمد ﷺ۔ ہر شیریں سے شیریں محمد ﷺ۔ ہر کامل الالفت سے کامل الالفت محمد ﷺ۔ ہر اونچے سے اونچا محمد ﷺ۔ ہر مددگار کے مددگار محمد ﷺ۔ ہر نصیحت کرنے والے کو نصیحت کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر مستقل سے مستقل محمد ﷺ۔ ہر مقصد کے مقصد محمد ﷺ۔ ہر نیکی کی نیکی محمد ﷺ۔ ہر معزز سے معزز محمد ﷺ۔ ہر الہام کرنے والے کو الہام کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر مسلمان کے مسلمان محمد ﷺ۔ ہر آباد کرنے والے کو آباد کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر چمکنے والے کو چمکانے والے محمد ﷺ۔ ہر وسعت والے سے وسعت والے محمد ﷺ۔ ہر بے عیب سے بے عیب محمد ﷺ۔ ہر حساس سے حساس محمد ﷺ۔ ہر بردبار سے بردبار محمد ﷺ۔ ہر رسول کے رسول محمد ﷺ۔ آسمانوں پر اوپر چڑھنے والے سے اوپر چڑھنے والے محمد ﷺ۔ ہر روشن صبح کی روشن صبح ﷺ۔ ہر سخی سے سخی محمد ﷺ۔ ہر دلیر سے دلیر محمد ﷺ۔ ہر محافظ کے محافظ محمد ﷺ۔ ہر بزرگی کی بزرگی محمد ﷺ۔ ہر بخشش کی بخشش محمد ﷺ۔ اسلام کی روح کے اسلام محمد ﷺ۔ ہر حکم الٰہی کے توڑنے والے کو توڑنے والے محمد ﷺ۔

ہر راہ کی راہ محمد ﷺ۔ ہر نیک سے نیک محمد ﷺ۔ ہر ہدایت یافتہ کو ہدایت دینے والے محمد ﷺ۔ ہر پکارے ہوئے کے پکارے ہوئے محمد ﷺ۔ ہر وعدہ کو پورا کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر ظاہر کرنے والے کو ظاہر کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر بنیاد رکھنے والے کی بنیاد رکھنے والے محمد ﷺ۔ ہر برائی سے روکنے والے محمد ﷺ۔ ہر تحفہ دینے والے کے تحفہ دینے والے محمد ﷺ۔ ہر مدرس کے مدرس محمد ﷺ۔ ہر مددگار کے نگہبان محمد ﷺ۔ ہر حمد کرنے والے سے حمد کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر نگہبان کے نگہبان محمد ﷺ۔ ہر خوش کرنے والے کو خوش کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر مٹانے والے کو مٹانے والے محمد ﷺ۔ ہر زندہ کرنے والے کو زندہ کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر بلند کرنے والے کو بلند کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر دوست رکھنے والے کو دوست رکھنے والے محمد ﷺ۔ ہر دشمن رکھنے والے کو دشمن رکھنے والے محمد ﷺ۔ ہر بخشش کرنے والے کی بخشش کرنے والے محمد۔ ﷺ ہر شمار کرنے والے سے شمار کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر وارث کے وارث محمد ﷺ۔ ہر راہنما کے رہنما محمد ﷺ۔ ہر دشمن کو دوست رکھنے والے محمد ﷺ۔ ہر ہدایت والے سے ہدایت والے محمد ﷺ۔ ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ محمد ﷺ۔ ہر کوشش کرنے والے سے کوشش کرنے والے محمد ﷺ۔ ہر دعوت دینے والے کو دعوت دینے والے محمد ﷺ۔

شب اسرٰی آپ ﷺ کا وصال وملاپ ہے' اصلاح آپ ﷺ کا کمال ہے۔ عدل آپ ﷺ کی کرسی اور بستر ہے۔ ہر علم وحلم آپ ﷺ کا گھر ہے۔ وحی آپ ﷺ کا کلام ہے۔ خداتعالیٰ آپ ﷺ کا

مقصود ہے۔ آپ ﷺ کے آستانہ عالیہ کے غلام زمانے کے بادشاہ ہیں۔ آپ ﷺ کا ہر دشمن تباہ و برباد ہے۔ آپ ﷺ کا ہر حکم سچا اور نہایت سچا ہے۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی۔

خدا تعالیٰ کی قسم آپ جادو گر نہیں ہیں۔ آپ ﷺ پر بے شمار درود و سلام پڑھو۔ میں آپ پر اور آپ ﷺ کی آل پاک پر بے حد بے حساب درود و سلام بھیجتا ہوں اور آپ ﷺ کی روح پر فتوح پر اور آپ ﷺ کی آل پاک پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اسمائے طیبہ کو عزت بخشے اور آپ ﷺ کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

☆ اے اللہ! درود و سلام بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر جو بادشاہوں کے مولا ہیں اور آپ ﷺ کی آل پاک پر اور آپ ﷺ کے تمام غلاموں پر، جب تک عام لوگ تجھے پکارتے رہیں۔ جب تک بادل برستے رہیں، جب تک محبت ہمیشہ رہے، جب تک کلام لکھے جائیں، جب تک آپس میں سلام مسنون پکارا جائے۔

﴿ اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾

☆۔ محمد ﷺ سید ابرار، احمد مختار، زندگی تاجدار ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ حبیب غفار، محبوب ستار، خاصۂ کردگار ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ شافع یوم قرار، صدر انجمن لیل و نہار، آفتاب نو بہار ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ سرور عالم، مونس آدم، قبلۂ عالم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ کعبۂ اعظم، جان مجسم، نور مجسم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ فخر دو عالم، مرسل خاتم، خیر مجسم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ صبر اقوم، صدر مکرم، نور متقدم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ آیۂ محکم، نیر اعظم، مرکز عالم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ وارث زمزم، اجود و اکرم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مخزن کائنات، مبداء کائنات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ منشائے کائنات، مقصود کائنات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ سید کائنات، سرور کائنات، مقصد حیات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ منبع موجودات، افضل الصلوات، اکمل التحیات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ خلاصۂ موجودات، صاحب آیات، صاحب معجزات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ باعث تخلیق کائنات، جامع صفات، اصل کائنات ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ فخر موجودات، ارفع الدرجات، اکمل البرکات ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ واصل ذات، صاحب التاج، صاحب المعراج ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صاحب المحشر، سید البشر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صاحب لوح و قلم، صاحب الرزق و العلم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سید عرب و عجم، صاحب جود و کرم، وجہ باران کرم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شمس الضحیٰ، عشق نور خدا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بدر الدجیٰ، آفتاب ہدیٰ، صدر العلیٰ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور الہدیٰ، کہف الوریٰ، صاحب جود و سخا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خیر الوریٰ، خواجہ دوسرا، بحر جود و سخا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ابر لطف و عطاء، احتفاء و شفاء، پیکر تسلیم و رضا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ محرم اسرار حرا، سید و آقا، کعبۂ اصفیاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قبلۂ اتقیاء، مجسم روح فزاء، سرور انبیاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حسن صبر و رضا، ضیاء خوش ادا، شمع غار حرا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ راس عدل و قضا، دست عطا، نیسان سخا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بے بہا مرتضیٰ، بے غرض، بے ریا، بے ہوا باصفا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ پارسا مصطفیٰ، سرفراز رضا، تاجدار ثناء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صاحب سدرۃ المنتہیٰ، صاحب رشد و ہدیٰ، مظہر رب نور العلیٰ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ وجہ تخلیق ارض و سماء، جلوۂ حق نما، سید الانبیاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور راہ ہدیٰ، مطلع دل کشا، مطلع جاں فزا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ جان صبح و مساء، سرور انبیاء، رہبر اولیاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ روح ارض و سماء، شارح لا الٰہ، چشم امواج بقاء، خاتم الانبیاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رونق منبر نبوت، چشمۂ علم و حکمت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نازش مسند امانت، شمع راز وحدت، جوہر فرد عزت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ختم دور رسالت، محبوب رب العزت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مالک کوثر و جنت، سلطان دین و ملت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مخزن اسرار ربانی، مرکز انوار رحمانی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مصدر فیوض یزدانی، قاسم برکات صمدانی، واقف ربانی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صابر و شاکر، مدثر و مزمل، مرمل و مرسل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ انتہائے کمال، منتہائے جمال، منبع خوبی و کمال، بے نظیر و بے مثال ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ فخر جہاں' عرش مکاں' شاہ شہاں' نیر رخشاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ انجم تاباں' ماہ فروزاں' صبح درخشاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور ہداماں' جلوہ ساماں' جبہ تاباں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سرو خراماں' مشعل جہاں' ماحی عصیاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حارس گیہاں' نیر تاباں' مہر درخشاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مونس دل شکستگاں' راحت قلوب عاشقاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور دیدہ مشتاقاں' صورت صبح درخشاں' پشت پناہ خستگاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ موجب ناز عارفاں' باعث فخر صادقاں' رحیم بے کساں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حب غریباں' شاہ جناں' جان جاناں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قبلہ زاہداں' کعبہ قدسیاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ہمدم نوح' رہبر خضر' رہبر موسیٰ' ہادی عیسیٰ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شان کریمی' خلق خلیلی' نطق کلیمی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ زہد مسیحا' عفت مریم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ دولت سرمد' حسن مجرد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ساقی کوثر' شافع محشر' نور مطہر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ فیض موبد' نور مخلد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بدر منور' حامی مضطر' روح مصور ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مرسل داور' زلف معنبر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اشرف و اکمل' احسن و اجمل' احمد مرسل' مظہر اول ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ جسم مزکی' قلب مجلی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مہر نبوت' مہر رسالت' مہر جلالت' عین عدالت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حسیم و جسیم' تسنیم و وسیم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خضر دلالت' مہر صداقت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رؤف و رحیم' خلیل و حکیم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حامل قرآن' باطن قرآن ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مصدر رافت' مظہر رحمت' مخزن شفقت' عین عنایت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مظہر انوار حق' مصدر اسرار حق ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بشریٰ التقویٰ' خیر الوریٰ' محب الوریٰ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صادق البیاں' آ خرالزماں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ جمیل الشیم' شفیع الامم' منبع جودوالکرم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شہریار حرم' سحاب کرم' مہر کرم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گنج نعم' شاہ امم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خطیب النبیین' امام المتقین' سید المطمئین' امام العالمین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اول المسلمین' محبوب رب العالمین' سید المرسلین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خاتم النبیین' شفیع المذنبین' نور مبین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ طٰہٰ و یٰسین' انیس الغریبین' رحمۃ للعالمین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مظہر اولین' حجت آخریں' آبروئے زمیں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکرم الاکرمین' راحت العاشقین' مراد المشتاقین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شمس العارفین' سید العارفین' سراج السالکین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مصباح المقربین' محب الفقراء والغرباء والساکین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ امام المتقین' وارث علام اولین و آخرین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مورث کمالات آخرین' صادق و امین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مفسر قرآن مبیں' روشن جبیں' سلطان دیں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سید الثقلین' نبی الحرمین' امام القبلتین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ وسیلۂ فی الدارین' صاحب قاب قوسین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سید الکونین' سرور کونین' نور رب رحمان ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ محبوب رب المشرقین والمغربین' جد الحسن والحسین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ محبوب رب دو جہاں' قاسم علم و عرفاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ راحت قلوب عاشقاں' سرور کشوراں' راحت عاصیاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ فخر کون و مکاں' شفقت بکراں' چارہ گر چارہ گراں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رہبر انس و جاں' تاب جاں' ہادی گمراہاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شافع عاصیاں' حامی بے کساں' راحت قلب و جسم و جاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شاہ دوراں' ہادی جہاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قرار بے قراراں' غمگسار دل فگاراں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ انیس بے کساں' چارہ گر آزردگاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سکون دردمنداں' راحت دل غمگساں' پناہ بے پناہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ پناہ بے پناہاں، دمساز غریباں، شفیق غم نصیباں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مونس افسردگاں، مددگار ضعیفاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ امید ناامیداں، نگہدار یتیماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نصیر عاجزاں، مایہ بے مایگاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مسکن بے قراراں، خانہ بے خانماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حریم کور بختاں، ہمدم کوتاہ دستاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شہنشاہ زمین وزماں، ثروت بے ثروتاں، قوت بے قوتاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خلاصہ دو جہاں، شہ عرش آستاں، وجہ تخلیق کون ومکاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نیر تاباں، مہر درخشاں، خواجۂ گیہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ماہ فروزاں، نازش قدسیاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جان جہاں، ایمان جہاں، فخر جہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نور فاراں، محسن انساں، پناہ گاہ جہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مونس دل شکستگاں، راحت قلوب عاشقاں، نور دیدۂ مشتاقاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ انیس دل فگاراں، رہبر رہبراں، قرار قلب پریشاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سرور دوراں، عاشق یزداں، چشمۂ عرفاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وارث ایماں، مرکز ایماں، مشعل ایماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حاصل ایمان، محور ایماں، شہریار مرسلاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شاہ رسولاں، شہ شاہاں عرش مکاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خیر الانبیاء، خیر البریہ، خیر الناس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بشیر ونذیر، سراج منیر، روح بزم سخن ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بہار گلشن، جان جہاں، فخر زماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جان ایماں، مسیح ایماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طیب الفتوح، طیب الروح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حلیۂ عظیم، زینت دو عالم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سراپا شان رحمت، ہادی برحق، رفیع العرب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ امام الناس، سید الناس، صاحب محشر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب کوثر، طیب وطاہر، حلیم وعدیل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قائد الخیر الکریم والطیب، جامع مکارم اخلاق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شافع یوم النشور، حسیب و نسیب، نجیب و قریب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب شمشیر و نگیں، شہنشاہ کشور کشاء، گدائے بے نوا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نمونہ صدق و وفا، رہبر و رہنما ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نبی آخر الزماں، مرشد انس و جاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تاجدار حرم، بحر سماحت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ گل کدۂ فردوس، سلطان مدینہ، معنی قرآن مبیں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ امین الٰہی، رفیع المدارج، شہنشاہ وحدت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طیب نہانی، مظہر شان کبریاء، حامد و محمود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرجع خاص و عام، مظہر کبریاء، حبیب خدا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شاہ رحمت، شوکت دیں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تاجدار ملک ہدایت، آفتاب چرخ ہدایت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مطلع نبوت، مقطع نظم رسالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اورنگ نشین اصالت، زیب فرق سیادت، عنوان امامت و امارت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وجہ وجیہہ خلقت، راز آشنائے مشیت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ پیغمبر دیں فطرت، شہکار کمال قدرت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خواجۂ کون و مکاں، باعث چمن و چناں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ روح روان دو جہاں، مقصود وجود قدسیاں، اصل اصول گیہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خود عرش نشاں، مالک خلد جناں، ضامن روضۂ رضواں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حافظ گلشن ایمان، حاصل کشت ارماں، راحت قلب پریشان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ چارہ گر کلفت جاں، نائب حضرت رحمان، رحمت عالم و عالیاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سرور وسعت کائنات، نازش جملہ موجودات، مصدر حسن کمالات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شافع عرصۂ محشر، نافع اسود و احمر، رافع ارذل و اصغر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قاسم سبیل و کوثر، متصرف خشک و تر، باذن رب اکبر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حضور پر نور، شافع یوم النشور ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سر الاسرار، سید ابرار، مظہر غفار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وجہ لولاک لما، مہمان شب اسریٰ، مقیم قصر دنیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ راز دار رب العلیٰ، حبیب ذات کبریاء، پیکر اصطفاء و اجتباء ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دافع الآفات والشرور، عزم جواں، کوہ گراں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ محبوب رب، شاہ عرب، امی لقب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عالی نسب، نقش خرد، نازاحد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شان حمد، از ازل تا ابد، شیریں زباں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شہرۂ زباں، گوہر فشاں، بحر رواں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ آن فخر، شان تمدن، شہریار تجل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طرحدار عرب، نگار شریعت، بہار قریش ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شاہد رب ودود، حامل وحی و کتاب، مظہر آئین حق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ محرن دین مبیں، روح سراپا طہور، شارح بعث ونشور ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کاشف غیب و شہود، وارث تاج و سریر، عہد خدائے جلیل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ہم سفر جبرائیل، فخر ذبیح و خلیل، رشک مسیح و کلیم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زینت بیت الحرام، رونق اقصائے شام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زینت محفل، شافع عاصیاں، سراج ضوفگن، صاحب محراب قدس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دولت توحید، ساقی کوثر، پیکر نوری ہیں۔

☆ - محمد ﷺ آیۂ رحمت، شہنشاہ زمن، چہرۂ ام الکتاب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خلق عظیم، لطف عمیم، سرخیل بنی آدم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سلطان معظم، سرور بنی آدم، روح رواں عالم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ انسان عین وجود، دلیل کعبہ مقصود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کاشف سر مکنون خازن علم مخزون ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اقامت حدود واحکام، تعدیل ارکان اسلام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ امام جماعت انبیاء، مقتدائے زمرۂ اتقیا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قاضی سند حکومت مفتی دین وملت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قبلۂ اصحاب صدق وصفا، کعبہ ارباب علم حیاء ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وارث علوم اولین، مورث کمالات آخرین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منشاء فضائل و کمالات، مدلول حروف مقطعات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منزل نصوص قطعیہ، صاحب آیت بینہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حجت حق الیقین، تفسیر قرآن مبیں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سند انبیاء ومرسلین، فصیح علوم متقدمین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عزیز مصر احسان، فخر یوسف کنعان ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مظہر حالات' مصرۂ مخبر اخبار ماضیہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ عالم احوال کائنہ' واقف امور مستقبلہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حافظ حدود شریعت' ماحی کفر و بدعت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قائد فوج اسلام' دافع جیوش اصنام ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خاتم نگین پیغمبری' نگین خاتم سروری ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سلیمان ایوان جلال' یوسف کنعان جمال ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ منادی' طریق رشاد' سراج اقطار و بلاد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکرم اسلاف' اشرف اشراف ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ طراز مملکت' لسان حجت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نورس گلشن خوبی' چمن آرائے باغ محبوبی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گل گلستان خوش خوئی' طراوت جویبار دل جوئی' لالہ چمنستان خوبروئی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آرائش نگارستان چمن' رونق ریاض گلشن ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ طرۂ ناصیہ سنبلستان' قرہ دیدہ نرگستان ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گلدستۂ بہارستان جنان' رنگ افزائے چہرہ ارغواں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ تراوش شبنم رحمت' توتیائے چشم بصیرت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نسرین حدیقۂ فردوس بریں' روح رائحۂ ریاحین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ چمن خیابان زیبائی' بہار افزائے گلستان رعنائی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گل بند بہار نو آئین' رنگ آمیز لالہ زار رنگین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رونق بزم رنگیں ادائی' رنگ روئے مجلس آرائی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گلگونہ بخش چہرۂ گلنار' نسیم اقبال بہار راز ہاز' نکہت عنبر بیزان گلزار ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بخ فروغ گلستان ناسوت' فارس میدان جبروت' شہسوار مضمار لاہوت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شاہباز آشیان قربت' طاؤس مرغزار جنت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شگوفۂ شجر محبوبیت' ثمرۂ سدرۂ مقبولیت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نو بادۂ گلزار ابراہیم' نورس بہار جنت نعیم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ زینت کارگاہ کونا گوں' آلمویۂ صنعت کدۂ بوقلموں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ لعل آبدار بدخشان رنگینی' در یتیم گوش مہ جبینی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ جگر گوشۂ کان کرم' دستگیر درماندگان امم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ روح رواں عقیق و مرجان' یاقوت لسوا امکان ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ خزانہ زواہر ازلیہ' گنجینۂ جواہر قدسیہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گوہر محلا احسان' ابر گہربار نیساں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گہر دریائے مروت وحیاء' لولو بحر سخاوت وعطا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مشکبار صحرائے ختن' گلریز دامن گلشن ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ غالیہ سائے مشام جاں' عطر آمیز دماغ قدسیاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ منشاء اصناف زواہر' جوہر اعراض جواہر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مخزن اجناس عالیہ' معدن خصائص کاملہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مقوم نوع انسان' ربیع فصل دوراں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مربی نفوس فاضلہ' اکمل انواع سافلہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اختر برج دلبری' خورشید سماء سروری ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آبروئے چشمہ خورشید' چہرہ افروز ہلال عید ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بہار باغ کامرانی' ہلال عید شادمانی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صفائے سینہ نیر اعظم' نور دیدۂ ابراہیم و آدم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ زیب نجم گلستاں' گل باغ ماہتاب آسماں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مشرق آفتاب منیر' مشرق دائرۂ تنویر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شمس چرخ استواء' چراغ دودمان انجلاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مجلی نگارخانہ کونین' سیارہ فضائے قاب قوسین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ غرہ جبہۂ اسرار' زہرۂ جبین انوار ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ عقدہ کشائے عقد ثریا' ضیائے دیدۂ ید بیضاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور نگاہ شہود' مقبول رب ودود ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بیاض روئے سحر' طراز فلک قمر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ جلوۂ انوار ہدایت' لمعان شموس سعادت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نور مردمک انسانیت' بہائے چشم نورانیت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شمع شبستان ماہ منور' قندیل فلک مہر انوار ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مطلع انوار ناہید' تجلی برق و خورشید ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آئینۂ جمال خوبروئی' برق سحاب دلجوئی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مشعل خورتاب لامکاں' ترقی ماہتاب درخشاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سہل فلک ثوابت' اعتدال امزجۂ بسائط ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرکز دائرۂ زمین و آسماں' محیط کرۂ طبیعت و امکاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرلع نشین مسند یکتائی' زاویہ گزین گوشۂ تنہائی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مسند آرائے ربع سکون' رونق منکشات گردوں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معدن نہار سخاوت' منطقہ بروج سعادت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اوج محدب افلاک' رونق حضیض خاک ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اسد میدان شجاعت' اعتدال میزان عدالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سمت خطوط استقامت' حاوی سطوح کرامت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نباض محرومان شقاوت' طبیب بیماران ضلالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ علاج طبائع مختلفہ' دافع امراض متضادہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جوارش مریضان محبت' معجون ضیفان امت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ آرام جاں ہائے مشتاقاں' قوت دلہائے ناتواں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تفریح قلوب پژمردہ دوائے دلہائے افسردہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مقدمہ قیاس معرفت' ممہد قواعد محبت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مبدء ضوابط فروع و اصول' محل اول سلسلۂ معقول ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نتیجہ استقرائے مبادی عالیہ' خلاصۂ مدارک ظاہرہ و باطنہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رابط علت و معلول' واسطۂ جاعل و مجعول ہیں۔

☆ - محمد ﷺ محیط اسرار مجردات' مدرک نتائج محسوسات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جامع لطائف ذہنیہ' مجمع انوار خارجیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حقیقت حقائق کلیہ' واقف اسرار جزئیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مثبت براہین قاطعہ' مبطل مزخرفات فلاسفہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اوسط طرفین امکان و وجوب' واسطۂ ربط طالب و مطلوب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معلم دلبستان تفرید' مدارس مدرسۂ تجرید ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دانائے رموز حقیقت' سالک مسالک طریقت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اثبات وحدت مطلقہ' برہان احدیت مجردہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مخزن اسرار الٰہیہ' گنجینۂ انوار قدسیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تزکیۂ نفوس فاضلہ' تصفیۂ قلوب کاملہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سردفتر دیوان ازل' خاتم صحف ملل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قمر مزرع حسنات' ترغیب اہل سعادات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کتابت حوائج خلقت، جمع محاسن فتوت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ہادیٔ سبل رشاد، استیعاب قواعد سداد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شیرازۂ مجموعۂ فصاحت، بہجت حدائق بلاغت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نسخۂ کیمیائے سعادت، سراج وہاج ہدایت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تکمیل دلائل نبوت، صحیفۂ احوال آخرت لب اصول ادب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بیاض زواہر جواہر، تمہید نوادر بصائر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مقتدائے صغیر وکبیر، مفتاح فتح قدیر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مفید مستفیدان اسرار، میزبان نزل ابرار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قلزم درر فوائد، درج جواہر عقائد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تیسیر اصول تاسیس، روضۂ گلستان تقدیس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ احیائے علوم وکمالات، مطلع اشعۃ اللمعات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مقدمۂ طبقات بنی آدم، رہنمائے دین محکم ومسلم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تخریج حجت بالغہ، تصریح واقعات ماضیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تحریر معارف اصفیاء، تقریر قصص انبیاء ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دلیل مناسک ملت، مشفقی ارباب بصیرت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وسیلۂ امداد فتاح، سبب نزہت ارواح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خازن کنز دقائق، در مختار بحر رائق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ذخیرۂ جواہر تفسیر، مشکوۃ مفاتیح تیسیر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جامع اصول غرائب معالم، مصدر صحاح بخاری ومسلم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منشور مدارک عالیہ، مختار معقول کاملہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منتقط کتاب تکوین، نہایت مطالب مومنین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ انسان عیون ایمان، قرۃ العین انسان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منبع شریعت وحکم، مجمع بحرین حدوث وقدم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خلاصۂ مآرب سالکین، اعجاز منہاج عارفین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شرف ائمۂ دین، تنزیہ شریعت متین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زبور غرائب تدقیق، تلخیص عجائب تحقیق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ناقد نقد تحویل، ناسخ توریت وانجیل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حافظ مفتاح سعادت، کشف غطاء جہالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ واقف خزائن اسرار' کاشف بدائع افکار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عالم علوم حقائق' جاذب قلوب خلائق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زیب مجالس ابرار' نور عیون اخیار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تہذیب لطائف علیہ' تجرید مقاصد حسنہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بہا ض انوار مصابیح' توضیح ضیاء تلویح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حاوی علوم سابقین' قانون شفاء لاحقین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معدن عجائب و غرائب' مدار مکارم و مناقب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نقش فصوص حکمیہ' منتخب جواہر مضیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عین علم و ایقان' حسن حصین امتنان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تبیین متشابہات قرآنیہ' غایت بیان اشارات فرقانیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ تنقیح دلائل کافیہ' تصحیح براہین شافیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زبدۂ اہل تطہیر' ملجاء صغیر و کبیر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ غواص بحار عرفان' زبدہ ارباب احسان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرقات معارج حقیقت' سلم مدارج معرفت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ موضح صراط مستقیم' نجات اقصیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قوت قلوب ممکنات' معراج اصحاب کمالات' مفاء ینابیع طہارات ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وقایۂ احکام الہیہ' افق مبین انوار شمسیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دستور قضاۃ و حکام' ایضاح تیسیر احکام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نور انوار مطالع' تنویر منار طوالع ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کمال بدور سافرہ' طلعت بوارق متجلیہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مورد فتح باری' تابش نور سراجی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بحر جواہر درایت' طغرائے منشور رسالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عدیم اشباہ و نظائر' امین کنوز و ذخائر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ملتقی' مفسرات عوارف' شرح مبسوط معارف ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سراج شعب ایمان' برزخ وجوب و امکان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ درتاج افاضل' منتقی بحر فضائل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ناطق فصل خطاب' میزان نصاب احتساب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شفاء فیض وافی' مبداء علم کافی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ تمہیض ورکنون، موجب سرد تکون ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سراج برہان قاطع، نقایہ دلیل ساطع ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رافع لواء ہدیٰ، حکمت بالغۂ خدا ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ضوء مصباح عنایت، معطی زاد آخرت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ عمدہ فتوحات رحمانیہ، مخزن مواہب لدنیہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نتیجہ دلائل خیرات، لمعان مطالع المسرات ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قاموس محیط اتقان، بلاغ مبین فرقان ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ نہر خیابان توحید، نور عین خورشید ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شمس بازغہ، مشارق انوار، رونق رنگ بستان ابرار ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شناور قلزم ملاحت، آبیار جوئے لطافت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ تراوش ابر سیرابی، ابر بہار شادابی ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سحاب درافشان سخاوت، نیسان گہربار عنایت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ کوثر عرصۂ قیامت، سلسبیل باغ جنت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آب حیات رحمت، ساحل نجات امت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ روح چشمۂ حیواں، آشنائے دریائے عرفاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ یتیم عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شاہ حرم، حکمران عرب ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ قائد انسانیت، فرمانروائے عالم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شہنشاہ کونین، رحمت دارین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سرور عالم، خلق مجسم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ بحر ہدایت، کان سخاوت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ گنج سعادت، مہر رسالت ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ رہبر اعظم، مرسل خاتم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آئینہ ضیائے دیں، جلوہ دل نشیں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ شہ جہاں رنگ، شہ سخا و جود، رحمت یزداں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سرچشمۂ ہدایت، حقیقت قرآں، شمع فروزاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ تاجدار رسولاں، شاہ عرب، جلوۂ حق رونق دو جہاں ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ احسان مشیت، روح دو عالم، شاہ رسولاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حسن ازل' شہکار قدرت' آخر مرسلین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مظہر صبح دین' آفتاب ہدیٰ' صاحب عزو جاہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سلطان المشارق وسلطان المغارب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عبدالانوار' صاحب الجمال والکمال ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب العلیٰ' نازش انسانیت' نگہبان آدمیت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ پیکر جود وسخا' سرچشمہ مہر وولا' مصدر صبر ورضا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قرار قلب وجاں' رمز کن فکاں' غمگسار انس وجاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مہر سکوت ہفت اختراں غلغلۂ کون ومکاں' دوائے درد دوراں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بہتر رسولاں' خضر رہنماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سرور کائنات ماہ عرب' جوہر آئینہ مہر عجم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شمع حقیقت' راہ نورد جادۂ اسریٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سید الاولین' اکرم الآخرین' شفیع المذنبین' اکرم الاولین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بدر الدجیٰ' شمس الضحیٰ' امین جلوۂ دوسرا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کلاہ بے کلاہاں' جمال عالم امکاں' فانوس ایوان جہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ساقی کوثر بکف' جناب خیر البشر جلال عظمت آدم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نیر بطحا' انجم طہٰ' زینت کعبہ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رونق منبر' گوہر وحدت' آیۂ رحمت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کان فتوت' بحر نبوت' جان دو عالم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مقدم ومقدم' آخر واول' والی ومولا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اعلیٰ واولیٰ' ملجا وماویٰ' شافع ومشفع ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شفیع ومشفع' طاہر ومطہر' مطہر واطہر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ فاضل ومفضل' متفضل ومفضال' محسن ومتجاوز ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اسنیٰ و انقیٰ' صدوق وصادق' مصدق ومصدوق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خاشع و منخشع' اتقیٰ واخشیٰ' خلاصۂ موجود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ظفور وظافر' مظفر واظفر' احسن واعلیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حماد وحامد' حمید ومحمد' مجید ومجد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طویل النجاد' رفیع العماد' حمید ونجید ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منجد ولور مجد' ترجمان خداوند واحد' احید واحاد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ وحید مجید' موحد وحامد' اوحد واحید ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مشہود وشاہد' مولود وواعد' موجود وواجد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سجاد وساجد' زاہد عاضد' مقصود وقاصد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ محفوظ وحافظ مضبوط وضابط' مبعوث وباعث ہیں۔

☆ - محمد ﷺ والی ووارث' صاحب ذوائب' وضوح ولالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کمال اشارت' نذیر ملاحم' جاہ وجلالت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بشیر مراحم' بشر وطلاقت' نقیب ونقاوت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بخت وسعادت' ظہور زعامت' شہود شہامت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رئیس رسل' سائد وقائد' فتاح وفاتح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ممنوح ومانح طلیق الملامح' کثیر الطلاوة ہیں۔

☆ - محمد ﷺ کریم المناسب' رفیع الجوانب' صاحب مواہب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طیب مطیب' الیین واطیب' مختص ومنجب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مطلوب وطالب' راغب ومرغب' عاقب ومعقب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رہاب وراہب' تواب وتائب' اواب وآئب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حریص مناقب' نفور مثالب' سموح صفوح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب تاج ومعراج' میزان وسلطان' برہان وحجت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رحیب الذراع' عظیم اللواء' عتیق النجار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ طویل الیمین' اغرا الجبین' راسخ وناسخ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ بازخ وشامخ' لالخ ولاصق' ناصح وواضح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ واضح وراضح' ضارح ووارح' بارح ونافع ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شافع وسائق' فائق وشارق' بارق وحاذق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رائق وفائق' ناسک وناجز' مجبر ومنذر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ قانت وقائت' وشیق العربی' امین القوی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منار الہدی' منیح الحمی' حریل الروی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رسول الرضا' نبی الرجا' امام الوری ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نور قمر' مرفوع ومفتوح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرد میدان فقروفا' سلطان صدق وصفا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ متین ومبین' حسن حصین' نگار حسین ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ مشہود و مورود، موعود و ممدود، محفوظ و محشود ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ ناشر و کاشر، زین المعاشر ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ نبیہ و وجیہ، خالص و مخلص، ثبت و ثابت ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ ممدوح و مداح، منتقی و مکتفی، ذاخر و عانی ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ مجیب و نجیب، محترس و مجتہد، معمل و مکمل ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ متحمل و متبع، ادوم و اختم، ارحم و حاتم ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ قیم و قائم، ازکی و حرکی، حرکی و زکی ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ اکی الوریٰ، مہر جود ماسول، شہنشاہ پنہاں و پیدا ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ حشود و محمود، ناموس تورات موسیٰ، ناموس انجیل عیسیٰ ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ خیر الوریٰ، خیر البریہ، بحر ذاخر ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ نجم زاہر، مدیح و رفیع، سمیع و سریع ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ ملیح و سخی، سخی و صبیح، فصیح و نجیح ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ رجیح و فصیح، حنیف و شریف، لطیف و نظیف ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ حنیف و منیف، ظریف و زلیف، بیان و امان ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ حنان و منان، مصارع و مصافح، نبی الملاحم ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ رسول السرایا، مجیر البرایا، جمیل الثنایا ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ حلیم الحوایا، کریم السجایا، جمیل الحیاء ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ جزیل العطایا، حبیب اللہ، جمیع البرایا ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ خازن علم مخزون، مکنون و مکتوم، منبع علم و عرفان ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ منبع حسن و احسان، نبی الاصحاب، وحید الطراز ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ راجح الحلم، قاسم العلم، ثاقب الفہم ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ نافذ العزم، اسعد و مسعد، سامع و مستمع ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ قبل و محتسب، صابر و مصطبر، ناصر و منتصر ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ محرم و محترم منتہائے فائق، مونس و صادق ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ قائد و مقتدی، ارکی مرتقی ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ متقی، مہدی، موصول و واصل ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ فاروق و فاصل، حال و حامل، قوال و قائل ہیں۔

☆ ۔محمد ﷺ عادل و عاقل، راجح و راجف، فارس و عارف ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ معروف عارف، مدعو وداعی، مصدق اقاویل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حسن افاعل، مرفق ومروح، مفرج ومرحل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکلیل وکامل، مکمل وموئل، موصول وآمل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اثیل ومؤثل، کریم المداخل، شریف الشمائل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ کفیل الیتامیٰ، ثمال الارامل، کثیر النوافل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مثل ومثال، مثیل ومماثل، اول الاولین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ آخر الآخرین، سید المسلمین، قائد المومنین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اشرف العالمین، شافع المذنبین، ملجا العالمین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ منجا الہالکین، غایۃ الطالبین، نخبۃ المتقین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ زہرۃ الصالحین، عاصم البائسین، خاتم المرسلین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اعلم العالمین، اکرم الاکرمین، اعبد العابدین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ احمد الحامدین، اجود الاجودین، اعمل العاملین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکمل الکاملین، افضل الفاضلین، مفضل المفضلین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اعدل العادلین، اعقل العاقلین، اطہر الطاہرین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اصبر الصابرین، انصر الناصرین، اشکر الشاکرین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اذکر الذاکرین، اسمع السامعین، اشفع الشافعین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ انفع النافعین، اوسع الواسعین، اصدق الصادقین ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اجود الناس، انجد الناس، اسعد الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اجرا الناس، اقرا الناس، اہنا الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ارجح الناس، ارفع الناس، اجمع الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ املح الناس، اوسع الناس، انفع الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ انجح الناس، امنع الناس، انصح الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ افصح الناس، مبلغ الناس، افضل الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکمل الناس، اعدل الناس، اجمل الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اوصل الناس، اقوم الناس، احکم الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اکرم الناس، اعظم الناس، اکثر الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اغیر الناس، ابہر الناس، اغزر الناس ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ایسر الناس، اشہر الناس، اطہر الناس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اطہر الناس، اراف الناس، اشرف الناس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اصبحت الناس، اطیب الناس، اعذب الناس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اقرب الناس، اکمن الناس، احسن الناس ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اصدق الناس، اشرف الانبیاء، امین الانبیاء ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اخطب الانبیاء، شارح مشرح، مخبر مرسلاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ افتخار زماں، فخر دوراں، افضل الانبیاء ہیں۔

☆ - محمد ﷺ انیس موانس، جلیس مجالس، صدیق مصادق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ندیم منادم، قرین مقارن، قریب و مقرب ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جار مجاور، عرف و عروف، عطوف و شکور ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صبور و غفور، غیور و جسور، ودود و حمود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ نصیر و شبیر، شہید و رشید، سعید و جلید ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سدید و اسد شدید و اشد، رفیق و رتیق ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شفیق و طلیق، عماد و علم، مستغیث و قسم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مستغاث و حکم، قطب و ہمام، وصول و حمول ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مکی و موتی، حسن سرائر، صاحب غدائر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مولائے قحطان و عدنان، مقدام و علام، صاحب خیر و نعم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب خیر و مقسم، کریم و مکرم، محرم و مقدم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حلیم و معلم، اعظم و متمم، محتم و معلم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حکیم و محکم، کلیم و متکلم، مساد و مسود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معمم و محرم، مغرم و مغتنم، محلل و محرم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صفوۃ آل ہاشم، سالم و مسالم، معلوم و عالم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ علیم و معلم، وسیم و قسیم، جسیم و نسیم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حلیم و ہضیم، یتیم و معصوم، قویم و حکیم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سراج عوالم، سر مرسلین، سرور جز و کل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ میر کون و مکاں، سرچشمۂ داو داں، مجتبیٰ و مصطفیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مفتی و مرتضیٰ، مجتبیٰ و مرتجیٰ، مقتدا و مہتدا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ جواد و اجود، گنج مکنوز و محروز، محفوظ و مرموز ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اصدق قائل، اجمع سائل، افلح و ابلج ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ اوج وابہج، اکمل واجمل، اشمل واصعب ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ بالمومنین رؤف ورحیم، نجم مشعشع، سیف مصمم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ اعز الانام، اجمل البرایا، طراز الکمال ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ بدیع الجمال، بسیط النوال، زعیم وامام ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ بحر مطمطم، کنز مطلسم، عیان مکتم ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ احمد کل عالم، شاہکار منور، مؤید ومعزز ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مہذب ومبلغ، مظفر ومیسر، وقور وموقر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ خبیر ومخبر، بشیر ومبشر، بصیر ومبصر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مشیر ومشاور، مذکور وذاکر، مشکور وشاکر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ صبار وصابر، جبار وجابر، قتال وزاجر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ منظور وناظر، منصور وناصر، مغفور وغافر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ ضحوک وضاحک، میمون ومامون، خیر البشر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مالک بحر وبر، فارق خیر وشر، افتخار زماں ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ نور مبین منزل، شاہد وصادق، صامت وناطق ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ گنج سواطع، صادق ومصدق، شافع ومشفع ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ یٰسین طاسین، طٰہٰ وحامیم، مجموع وجامع ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ ممنوح ومانح، مسکین وقانع، بائس ودافع ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ دلیل واصیل، خلیل ووکیل، کفیل ونبیل ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مقیل ومثیل، مزیل ومحیل، ممیل ومجیل ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ اجل وجلیل، امجد ومجید، حفیظ وعزیز ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ اعز ومعزز، حسیب ونسیب، نجیب ونقیب ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ رقیب وحبیب، قریب وصاحب، طبیب وصلیب ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ اریب ونجیب، مجیب ومجاب، مہاب وشہاب ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ حجاب ومحسن، نبی مکین، برہان امین ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ ایمن وآمن، مومن وموقن، اول وآخر ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مطاع ومطیع، مستنیر ومنیر، مصباح مشرق ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ مختار مخلوق خالق، سباق وسابق، مسعود واسعد ہیں۔
☆۔ محمد ﷺ سعد الخلائق، بالغ وبلیغ، مشفوع وشافع ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شفیع و مشفع، رفیع و مرفع، رحمت و مرحمت ہیں۔

☆ - محمد ﷺ واحد و موحد، حرزِ دل دادہ، مدعو و آمر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صاحب و خیر، محمد و غوث، مغیث و معین ہیں۔

☆ - محمد ﷺ غیاث الوریٰ، نبی الہدیٰ، شاہِ گیہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سرورِ عالم، سید عالی ہمم، فخرِ اولادِ آدم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خواجۂ کون و مکاں، خیر الوریٰ، مہدی و ہادی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معدنِ حکمت، مہرِ جہاں تاب، مطلعِ انوارِ سعید و سجا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صادق و مصدق، مصدوق و مصدوق، مطلعِ نورِ ازل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مطلعِ تنزیلِ خدا، مظہرِ حقِ کل، مسمّی سر الاسرار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ زائرِ عرشِ بریں، معتکفِ غارِ حرا، رحمتِ عالمیان ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرحمتِ آدمیاں، شافعِ روزِ جزا، بادشہِ ہر دو سرا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مکی و معتکف، مہرانِ وقار، معروف و محمود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ داد و ممتاج، کافی و مکتفی، محرکِ سازِ کل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حکم و حاکم، حکیم و محکم، مفتوح و مفتوح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مصلح و متقی، مربی و ماحی، اختم و خاتم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حامد و قدوہ، حلیم و حماد، جامع و جید ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مثیل و مصطفیٰ، مختار و مجتبیٰ، مطاع و مولا ہیں۔

☆ - محمد ﷺ منور و منور، ملاذ و ماویٰ، نورِ انوار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ لوحِ محفوظ، اسمِ مسطور، شمعِ کل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ محترمِ رسل، محلِ کل، دلیلِ کل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سر نامۂ کون و مکاں، کیا مسعودِ زماں، مستودعِ سرِ نہاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خاتمِ پیغمبراں، مستعانِ مرسلاں، محرمِ بے کساں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مونسِ بے کساں، انیسِ بے دلاں، غمگسارِ دوستاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ خیر خواہِ دشمناں، تسکینِ دلِ عاشقاں، قرارِ عاشقاں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دادخواہِ خستگاں، دریچۂ خاطراں، محرمِ دل فگاراں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ رکنِ خستگاں، دولتِ کم نصیباں، حامیِ غرباں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ شمعِ جہاں، رہبرِ رہرواں، سراجِ سالکاں، شیخِ راہِ عالماں ہیں۔

☆ - محمد ﷺ آفتابِ عارفاں، چارۂ بے چارگاں، پایۂ بے پایاں ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ خانۂ بے خانماں، امان بے اماں، پاسبان عقل و دل گم کردگاں ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ کارواں در کارواں، نور بصر، آرام جاں ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ رحمت ہر دو جہاں، مظہر فیض اتم، مطلع صبح ظہور ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ سرور کونین، سالار حرمین، عماد الثقلین ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ ولی الدولتین، امیر البلدتین، خیار العالمین ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ سبط اسمٰعیل، جد حسین، عظیم العفو ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ فیاض الیدین، واسع الصدر، عظیم المنکبین ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مردم چشم وجود، محرم رب ودود، کاشف ظلمات ریب ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ معدن لطف عمیم، مخزن خلق عظیم، مہبط وحی قدیم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ معقل دین قویم، خاصۂ خاصان حق، بندۂ دلبند رب ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مصحف مخلوق، ناموس رب، شاہ موجودات ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ سلطان کل، صاحب تنزیل، خیر الوریٰ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ خیر الرسل، شاہ ملک جاوداں، مقتدائے انبیاء ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ عروۃ الوثقی، محسن انسانیت، پیکر صدق و صفا ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مظہر لطف و عطا، مصدر جود و سخا، کان حیا ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ شان علا، آن ولا، نجم الہدیٰ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ شافی الصدیٰ، غیث الندیٰ، غوث الوریٰ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ سر دفتر جمع رسل، صاحب خیر نزل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ عشق تمام و عقل کل، شمع سبل، ختم رسل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ عقل کل، دلیل سبل، دانائے سبل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مولائے کل، ختم الرسل، مرکز دیدار کل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ قافلہ سالار کل، مدرس انوار کل، صاحب چار قل، سلطان کل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ خلیق، لئیق، مطلق ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ حبیب، نجیب، طبیب ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ وکیل، جلیل، دلیل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ کریم، عظیم، حکیم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ حسین، متین، قرین ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ امام الوریٰ، صدر العلیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دار الہدیٰ، ملح العدیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مراح الارواح، مصادالاصلاح ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مراد الاسلام، محاد الاکرام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مکرم المسائل، مسلم الدلائل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ھمام العوالم، امام المکارم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سلم الوداد، سلم الاعاد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مر اذ العلوم، ماحی الرسوم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ عہد العہود، عمد العمود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ واحد العدول، راکد الاصول ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اول الاوائل، مؤئل الموائل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مرصاد الوسائل، مصعاد السلاسل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ حصور اللھوم، سرور الھموم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اکمل الکوامل، حل المسائل ہیں۔

☆ - محمد ﷺ سری السری، علی العلیٰ ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اسد الاسود، وعد الوعود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اسم الاسامی، سامی السوامی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ راسی الرواسی، حامی الحوامی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دار المحامد، وائس الحمائد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ دھر الدھور، حل الامور ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اطہر الاطہار، اکرم اعصار ہیں۔

☆ - محمد ﷺ ھادی الاسلام، والی الاکرام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مصدر الالہام، محور الاحکام ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مالک الحرم، مصلح الامم ہیں۔

☆ - محمد ﷺ صالح الاعمال، عالم الاحوال ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اساس العلم، مراد السوال ہیں۔

☆ - محمد ﷺ معد العصر، مسد الامر ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مکرم العماد، مطعام الاغاد ہیں۔

☆ - محمد ﷺ مولی الموالی، اولی الاوالی ہیں۔

☆ - محمد ﷺ اعلی الاعالی ' احلی الاحالی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حامل المعالی ' عاصم الموالی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ کرم الکرم ' حرم الحرم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حامل لولاک ' مالک الاملاک ہیں۔
☆ - محمد ﷺ کرم الوری ' حکم العلی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ علم الهدی ' ماحی الهوی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ احکم الحکماء اعلم العلماء ہیں۔
☆ - محمد ﷺ ارحم الرحماء ' اکرم الکرماء ہیں۔
☆ - محمد ﷺ اسعد السعداء ' اصلح الصلحاء ہیں۔
☆ - محمد ﷺ معلم العلوم ' مسلم الرحم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مکرم الملک ' محاء السدم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حامل لواء الحمد ' راحم اهل الطرد ہیں۔
☆ - محمد ﷺ معمار الامم ' مدرار الهمم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ اهدی الوری ' اعلی العلی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ راس الهدی ' عدل السری ہیں۔
☆ - محمد ﷺ داماء العلم ' دسراء الحلم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مدرک الاسماء ' ممسک الاهواء ہیں۔
☆ - محمد ﷺ دوا العلل ' عطاء العمل ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حاکم الاسلام ' دائم الاکرام ہیں۔
☆ - محمد ﷺ دراک المسمی ' حلال المعمی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ اکرم الطول ' احکم الحول ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مدار المهام ' همام الهمام ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مولی الوری ' مولی الهدی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مرام السماح ' امام الصلاح ہیں۔
☆ - محمد ﷺ لماح الدلائل ' سماح الوسائل ہیں۔
☆ - محمد ﷺ لوآء السلوی ' سمآء الدعاوی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ والی الحرم ' علم العلم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ دار العلوم ' داری الدهوم ہیں۔

☆-محمد ﷺ علم العلم، حلم الحلم ﷺ-
☆-محمد ﷺ رسول الرسل، ماحی الملل ﷺ-
☆-محمد ﷺ مطاع الامم، حصار الكرم ﷺ-
☆-محمد ﷺ عروس العالم، محمود ادم ﷺ-
☆-محمد ﷺ وردالعصر، والی الامر ﷺ-
☆-محمد ﷺ سرالاسرار، حرالاحرار ﷺ-
☆-محمد ﷺ حل الامور، صدرالصدور ﷺ-
☆-محمد ﷺ روح العصور، روح الدهور ﷺ-
☆-محمد ﷺ وردالورد، وردالورد ﷺ-
☆-محمد ﷺ اصل الاصول، سرالعلول ﷺ-
☆-محمد ﷺ المكی الهلال، الامی الكمال ﷺ-
☆-محمد ﷺ الكامل المكرم، العادل المسلم ﷺ-
☆-محمد ﷺ العامل المعمول الواصل الموصول ﷺ-
☆-محمد ﷺ الهادی المهدی، الوالی المهدی ﷺ-
☆-محمد ﷺ الراحم المرحوم، العاصم المعصوم ﷺ-
☆-محمد ﷺ المودود المعهود، المحمود الموعود ﷺ-
☆-محمد ﷺ السالك الاعلی، المالك المولی ﷺ-
☆-محمد ﷺ المكی الولی، الامی العلی ﷺ-
☆-محمد ﷺ المصلح الصالح، لمولاه المادح ﷺ-
☆-محمد ﷺ المومل الاعلی، المولی الاولی ﷺ-
☆-محمد ﷺ الحاكم الدآئم، الراحم العاصم ﷺ-
☆-محمد ﷺ العالم الصارم، الصائم السالم ﷺ-
☆-محمد ﷺ الوالی العالی، درالالی ﷺ-
☆-محمد ﷺ المالك الاول، الحاكم الاكمل ﷺ-
☆-محمد ﷺ الممهد للهدی، المسددللوری ﷺ-
☆-محمد ﷺ حامل الهمم، العصم والحكم ﷺ-
☆-محمد ﷺ سائد الملوك والرسل والامم ﷺ-
☆-محمد ﷺ مراد الممالك والمسالك والمعارك ﷺ-

☆۔ محمد ﷺ ممدوح العصور والحور والملائک ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ المحمود المودود، الموعود ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الواصل، الموصول المرسول ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ المرسول، المعصوم المعلوم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ المرحوم المعلوم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ المکرم المحرم المسلم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الکامل، الاکمل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ المکمل، الطاہر ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الاطہر، المطہر ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الامام الہمام، الحسام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ العادل، الکامل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الامر المامور، الداعی المدعو ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ رسول اللہ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ وصول اللہ، ممدوح اللہ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ صراط اللہ، وردالله ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ محمود ولدآدم، معدود کل عالم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ اعلام کل اعلام، احکام کل احکام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ الماس کل الماس احساس کل احساس ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ ادراک کل ادراک، ملک کل املاک ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ عمل کل اعمال، حال کل احوال ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ امام کل امام، کلام کل کلام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ ہمام کل ہمام، حسام کل حسام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مکرام کل مکرام، مطعام کل مطعام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ صمصام کل صمصام، دلہام کل دلہام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ حطام کل حطام، رسام کل رسام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ کرام کل کرام، علام کل غلام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ اکرم کل اکرم، اسلم کل اسلم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ لوآء کل لوآء۔ محمد ردآء کل ردآء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ کساء کل کشاء' عطاء کل عطاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ دواء کل دواء' علاء کل علاء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ دآئم کل دآئم' صآئم کل صآئم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مرسل کل مرسل' مکمل کل مکمل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سلم کل سلم' حلم کل حلم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سلوک کل سلوک' دلوک کل دلوک ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ طمار کل طمار' غرارکل عرار ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ اصلاح کل اصلاح' مراح کل مراح ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صلاح کل صلاح' سماح کل سماح ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ وصول کل وصول' حصول کل حصول ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ واصل کل موصول کامل کل مرسول ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ روح کل روح' روح کل روح ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ عاصم کل معصوم' عالم کل معلوم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ وعدکل وعد' سعدکل سعد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مکرم کل اکرام' ملہم کل الہام ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مطہر کل مطہر' مظہر کل مطہر ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مرہم کل مرہم' معلم کل معلم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ محرک کل محرک' مملک کل مملک ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ممل کل ممل' مدل کل مدل ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صاد کل صاد' حومل کل صاد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ممسک کل ممسک' مہلک کل مہلک ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ مکرم کل مکرم' مطعم کل مطعم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ حصور کل حصور' سرور کل سرور ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ صارم کل صارم' سالم کل سالم ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ دآماء کل دآماء' دسرآء کل دسرآء ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ ممدوح کل ممدوح' مصروح کل مصروح ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ سلاح کل سلاح' صراح کل صراح ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ وداد کل وداد' سداد کل سداد ہیں۔

☆ ۔ محمد ﷺ کمال کل کمال ' وصال کل وصال ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ اصل کل اصل ' وصل کل وصل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ اهل کل اهل ' سهل کل سهل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ صدر کل صدر ' امر کل امر ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ عماد کل عماد ' مراد کل مراد ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ سر کل سر ' سر کل سر ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ در کل در ' در کل در ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ حاکم کل حاکم ' راحم کل راحم ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ عالم کل عالم ' عاصم کل عاصم ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ مکمل کل مکمل ' مقلل کل مقلل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ واصل کل واصل ' حاصل کل حاصل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ ساحل کل ساحل ' کامل کل کامل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ سامع کل مسلم ' محرم کل محرم ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ مصلح کل مصلح ' مکرم کل مکرم ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ حصار کل حصار ' دسار کل دسار ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ حرار کل حرار ' طوار کل طوار ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ ممد کل ممد ' مسد کل مسد ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ امداد کل امداد ' اسداد کل اسداد ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ احماد کل احماد ' اسعاد کل اسعاد ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ مدرار کل مدرار ' معمار کل معمار ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ مصر کل عصر ' حل کل عسر ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ عمار کل عمار ' کرار کل کرار ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ حمود کل حمود ' سعود کل سعود ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ عامر کل معمور ' سرور کل مسرور ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ اکمل کل اکمل ' اعدل کل اعدل ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ مکرم ادم ' معلم کل عالم ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ محمود کل محمود ' مسعد کل مسعود ہیں۔
☆ ۔ محمد ﷺ سول کل سول ' مودود کل مودود ہیں۔

☆ - محمد ﷺ موحد کل موحد' موکد کل موکد ہیں۔
☆ - محمد ﷺ محل کل حلال' محرم کل حرام ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حر کل حر' طر کل طر ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مرام کل معلم' کلام کل مکلم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ ورد کل مسالک' ورد کل مسالک ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مسمع کل سامع' ملمع کل لامع ہیں۔
☆ - محمد ﷺ اسد کل اسد' اود کل اود ہیں۔
☆ - محمد ﷺ سدد کل سدد' مدد کل مدد ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حواری کل حواری' صراری کل صراری ہیں۔
☆ - محمد ﷺ علامی کل علامی' حسامی کل حسامی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ عکار کل عکار' ماح لمکر المکار ہیں۔
☆ - محمد ﷺ ادم کل ادم' اھم کل اھم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حلی کل حلی' سوی کل سوی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ علی کل علی' ولی کل ولی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ وصی کل وصی' ربی کل ربی ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مرام کل مرام' دوام کل دوام ہیں۔
☆ - محمد ﷺ محکم کل محکم' مکرم کل مکرم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ ملھم کل ملھم' مسلم کل مسلم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ طاھر کل طاھر' عامر کل عامر ہیں۔
☆ - محمد ﷺ ساطع کل ساطع' واسع کل واسع ہیں۔
☆ - محمد ﷺ سلام کل سلام' مدام کل مدام ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حساس کل حساس' دواس کل دواس ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حمول کل حمول' رسول کل رسول ہیں۔
☆ - محمد ﷺ صاعد کل صاعد' صادع کل صادع ہیں۔
☆ - محمد ﷺ سامح کل سامح' صارح کل صارح ہیں۔
☆ - محمد ﷺ حامس کل حامس' حارس کل حارس ہیں۔
☆ - محمد ﷺ مکرم کل مکرم' معلم کل معلم ہیں۔
☆ - محمد ﷺ اکرام کل اکرام' اسلام روح اسلام ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ کاسر کل کاسر' صراط کل صراط ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ صالح کل صالح' مصلح کل مصلح ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ ہادی کل مھدی' مدعو کل مدعو ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ محمد کل محمد' مکمل کل موعد ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ موطد کل مرصوص' مصرح کل مصرح ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مواصل کل مواصل' مداوم کل مداوم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ موسس کل موسس' صاد کل مکروہ ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مہدی کل مہدی' دری کل الدراری ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ مدرس کل مدرس' دراک کل دراک ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ حواط کل حواری' صراط کل صراط ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ حماد کل حماد' حواط کل حواط ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ اسر کل اسر' ماح لکل ماح ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ محی لکل محی' معل لکل معل ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ موال لکل موال' معاد لکل معاد ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ معط لکل معط' محص لکل محص ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ وال لکل وال' عال لکل عال ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ ھاد لکل ھاد' ودود لکل عاد ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ سلم لکل سلم' علم لکل علم ہیں۔

☆۔ محمد ﷺ احمد مجتبیٰ اور مصطفی ﷺ ہیں!

یہ کون طائر سدرہ سے ہم کلام آیا
جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا
جبیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا
"زباں پہ بار خدایا! یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے"
خط جبیں ترا ام الکتاب کی تفسیر
کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر
"مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغ اسیر

کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لئے"
کہاں وہ پیکر نوری کہاں قبائے غزل
کہاں وہ عرش مکیں اور کہاں نوائے غزل
کہاں وہ جلوۂ معنی کہاں ردائے غزل
"بقدر شوق نہیں ظرف تنگنائے غزل
کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے"
خجل ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
"ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا ٹھیک ہو ، رُخِ نبوی پر ، مثالِ گُل ؟
پامالِ جلوۂ کفِ پا ہے ، جمالِ گُل

جنّت ہے اُن کے جلوے سے جویائے رنگ و بُو
اے گُل ! ہمارے گُل سے ہے ، گُل کو ، سوالِ گُل

سُنتا ہُوں عشقِ شاہ میں ، دل ہوگا خُوں فشاں
یارب ! یہ مژدہ سچ ہو ، مُبارک ہو ، فالِ گُل

بُلبُل یہ کیا کہا ؟ "میں کہاں ، فصلِ گُل کہاں" !
اُمید رکھ کہ عام ہے ، جود و نوالِ گُل

بُلبُل ! گھرا ہے ابرِ وِلا ، مژدہ ہو کہ اَب
گرتی ہے آشیانہ پہ ، برقِ جمالِ گُل

یارب! ہرا بھرا رہے، داغِ جگر کا باغ
ہر مہ، مہِ بہار ہو، ہر سال، سالِ گُل

نعتِ حضور میں مترنم ہے، عندلیب
شاخوں کے جھومنے سے عیاں' وجد و حالِ گُل

بُلبُل! گُلِ مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار، فنا ہے مآلِ گُل

کر اُس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خارِ الم ہے خیالِ گُل؟

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم، عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں، شب بھر خیالِ گُل

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا "میرے پھُول ہیں"
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں، مثالِ گُل

صلی اللہ علیہ وسلم

سر تا بقدم، ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا، لائے ہیں بن پھول
اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ "بَن پھول"!

واللہ جو مِل جائے مرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر، نہ پھر چاہے دُلہن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ، نہ خوشبُو، نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں؟ ہے مرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دمِ صُبح
شوخانِ بہاری کے جڑاؤ ہیں، کرن پھول

دندان و لب و زُلف و رُخِ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّ عدن، لعلِ یمن، مُشکِ خُتن پھُول

ہوں بارِ گنہ سے نہ خجلِ دوشِ عزیزاں
للہ مری نعش، کر اے جانِ چمن پھُول!

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہُن پھُول!

کیا غازہ مَلا، گردِ مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہُوئے جوبن میں، قیامت کی پھبن پھُول

دل، غم تجُھے گھیرے ہیں، خُدا تجُھ کو وہ چمکائے
سُورج ترے خرمن کو بنے، تیری کِرن پھُول

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زُہرا ہے کلی جس میں، حُسین اور حسن پھُول

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ، ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہوگا شہا، ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا، مگر اُن سے اُمید ہے، تجھ سے رجا
تُو رحیم ہے اُن کا کرم ہے گواہ، وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ، مجھے شوخیٔ طبعِ رضاؔ کی قسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَن مَن وارا جس نے دیِکھا چِہرہ کَملیِ والے کا ﷺ
اے مَولاٰ اک بار دکھا دے جلوہ کَملی والے کا ﷺ

ہر نِعمَت دیتا ہے خُدا، پر وار کے اُن ﷺ پر دیتا ہے
کھاتا ہے یہ عالم سارا صدقہ کملی والے کا ﷺ

ہوگی طلب میری یہ پُوری دُور کریں گے وہ ﷺ دُوری
انشاءاللہ ہم دیکھیں گے رَوضہ کَملی والے کا ﷺ

آلِ نَبیﷺ اَولادِ عَلِیؓ کی شان بڑھائی اللہ جل جلالہ نے
کتنا اعلیٰ کتِنا بالاٰ کُنبَہ کَملیِ والے کا ﷺ

کیوں ہو جَامِی خوفِ محشر گیت نَبِیﷺ کے گاتے ہیں
اپنی زُباں پَر حشَر میں ہو گا نعَرہ کملی والے کا ﷺ

الرَّسُولُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ



حسن و جمالِ محبوب ﷺ

یا احسنُ یا اجملُ یااکملُ اکرم

یہ بات مسلمات سے ہے کہ جس طرح ہمارے نبی علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے ہر ہر وصف بے مثل عطا فرمایا حسن و جمال بھی ایسا دیا جو کائنات میں کسی کو میسر نہ آیا۔ اس حوالے سے چند ایک حوالاجات عرض کئے جاتے ہیں جو دعوائے مذکور کو بدرجہ اتم ظاہر کر دیں گے۔

قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کو نویں پارے سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۴۳ میں ذکر فرمایا کہ:

رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَلٰكِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾

''عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''موسیٰ علیہ السلام کو جب نور الٰہی کا جلوہ کرایا جاتا تھا تو ''رب تعالیٰ نے سات سات کوس (ایک کوس دو میل کے لگ بھگ، فیروز اللغات، راقم) ارد گرد سے کیڑے، مکوڑے نکال دیے حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے والے فرشتے بھی۔''

(تفسیر نعیمی ج۹ ص ۱۷۳، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

پھر وہ نور الٰہ کی تجلی تھی کتنی؟ تفسیر جلالین میں ہے:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ اَیْ ظَهَرَ مِنْ نُوْرِهٖ قَدْرَ نِصْفِ اَنْمُلَةِ الْخِنْصَرِ۔

ترجمہ: ''پھر جب اس کے رب نے اپنا نور چمکایا یعنی اس کا نور (انسانی ہاتھ) کی چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر ظاہر ہوا۔''

تفسیر صاوی میں ہے:

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَدْرَ سَمِّ الْخَیَاطِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَدْرَ الدِّرْهَمِ

''یعنی ایک روایت میں ہے کہ وہ نور کی تجلی سوئی کے سوراخ کے برابر تھی''

اور دوسری روایت میں ہے کہ کہ ''درہم کے برابر تھی۔''

(ج۲، ص ۷۰۸)

اس نور کی تجلی کے مشاہدہ کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے جلال و جمال کی کیفیت کیا تھی؟ یہ بات بھی نہایت توجہ طلب ہے۔ علامہ صاوی رقمطراز ہیں:

كَانَ بَعْدَ مَا رَجَعَ مِنَ الْمُكَالَمَةِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ لِمَا غَشِيَ وَجْهَهُ مِنَ النُّوْرِ، وَلَمْ يَزَلْ عَلٰى

وَجْهِهٖ بُرْقُعٌ حَتّٰی مَاتَ

ترجمہ: ''جب موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ سے اس ہم کلامی (اور مشاہدہ تجلی نور) کے بعد واپس لوٹے تو آپ کے چہرے پر اس نور کے اثرات جمال وجلال کی وجہ سے کسی میں طاقت نہ تھی کہ آپ کی طرف دیکھ سکے۔ بایں وجہ وصال مبارک تک آپ کے چہرے پر نقاب رہا۔'' (ج ۳، ص ۷۰۸)

بلکہ روح المعانی میں تو یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

مَکَثَ مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

''یعنی چالیس (۴۰) راتوں تک آپ کی یہ کیفیت رہی کہ آپ کو جو بھی دیکھ لیتا اس کی موت واقع ہو جاتی۔''

(ج ۵، ص ۸۹)

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

تبارک اللہ شانہ تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
وہاں تو وہ جوش لن ترانی، یہاں تقاضے وصال کے تھے

قارئین!

مقامِ غور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا کو نہیں بلکہ اس کے نور کی تجلی کو دیکھا، وہ بھی درہم کی مقدار یا پھر چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر یا پھر سوئی کے سوراخ کے برابر تو حالت یہ ہے کہ جو بھی دیکھ لے جان چلی جائے یا پھر بینائی، پھر عمر بھر

چہرے پر رہے بھی پردہ تو ان نگاہِ نازنین پر جانِ عالم نہ فدا ہو جنہوں نے فقط نور نہیں بلکہ اپنے رب کو ہی بے پردہ ٹکٹکی باندھ کر (جیسا کہ رب نے چاہا) دیکھا۔

قرآن کہتا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

ترجمہ: ''کنز الایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔'' (پ ۲۳، سورہ نجم آیت ۱۷)

یقیناً اگر موسیٰ کا دیدار ان کے مکالمۂ مذکورہ کے بعد انسان کے بس کی بات نہیں تو اگر ہمارے محبوب علیہ السلام بے حجاب کائنات کو دیدار کروائیں تو کائنات کی آنکھ میں کہاں ہمت و طاقت کہ اک جھلک بھی دیکھ سکے۔ اسی لئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لَوْ بَدَاءَ لِلْخَلْقِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ذَرَّةٌ لَمْ يَقُمْ لَهَا مِنْ دُوْنِ الْعَرْشِ۔

''اگر کائنات والوں کے لئے محبوب علیہ السلام کے حسن کامل سے بے پردہ ایک ذرہ برابر بھی ظاہر ہو جائے تو سوائے عرش کے کوئی چیز نہ قائم رہ سکے۔'' (نبراس ص ۴۴۳)

ع

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

۲) کسی موقع پر شانِ حسن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبریل تو نے سب نبیوں کو دیکھا ذرہ یہ تو بتا کوئی ہم جیسا بھی نظر آیا؟

جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَرَ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ

یعنی میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو پلٹ پلٹ کر دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل اور زیادہ حسین نظر نہ آیا۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی ج ۷، ص ۱۵۵، فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۴۰)

ع

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ قِوَامًا واحسن الناس وجها واطيب الناس ريحا والين الناس كفا وكانت له جمة الى شحمه اذنيه يريه على عارضيه۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہاں سے بہتر، چہرہ تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانے میں خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ اس ابن عساکر نے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

۴) دربار رسالت کے نعت گو، شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سے زیادہ حسین وجمیل میری
آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ آپ سے زیادہ صاحب جمال
کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔''

خُلِقۡتَ مُبَرَّءًا مِنۡ کُلِّ عَیۡبٍ
کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَاءُ

(دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

''آپ ہرعیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپ ایسے پیدا
کئے گئے جیسا آپ نے چاہا۔''

حسان الہند اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

لَمۡ یَاتِ نَظِیۡرُکَ فِی نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ ہر دوسرا جانا
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

خامۂ قدرت کا حسن دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دِل آرا ہمارا نبی
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے
گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے
وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت تھے' نہ دراز قد اور نہ پست قامت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا' کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ' بال کانوں کی لو تک لمبے' سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب رو میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ لمبے بالوں کے ساتھ' سرخ لباس میں ملبوس' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت شخص میں نے نہیں دیکھا۔ موئے مبارک شانوں تک پہنچتے تھے۔ دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ قدرے زیادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ پست بلکہ میانہ قامت تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑا پہنے چاندنی رات میں دیکھ رہا تھا، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر نظر کرتا، بالآخر اس فیصلے پر پہنچا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار جیسا (چمک دار) تھا۔ فرمایا: نہیں، بلکہ چاند جیسا (خوبصورت اور پُرنور) تھا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے میری توبہ قبول ہوئی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مارے خوشی کے چمک رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسے دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس فرحاں وشاداں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی دھاریاں چمک رہی تھیں۔

ہمدان شہر کی رہنے والی ایک صحابیہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں چھڑی لیے اونٹ پر سوار بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں...... راوی ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے ان صحابیہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے زیبا کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح پُرنور تھا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمک دار اور لمبا) تھا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا۔

جُریری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ''ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم گورے رنگ' پُر ملاحت چہرے' موزوں ڈیل ڈول اور میانہ قد وقامت کے تھے۔''

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کہتے ہیں: میں نے حضرت رُبَیِّع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک تو بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو یوں لگتا کہ تم نے طلوع ہوتے سورج کو دیکھا ہے۔

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سراپا کا یوں نقشہ کھینچا ہے: ''میں نے ایک ایسا آدمی دیکھا جو رنگت کی چمک دمک اور چہرے کی تابانی لیے ہوئے تھا' دور سے دیکھنے میں سب سے خوبصورت اور وجیہ اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی جاذب نظر و پُر جمال تھا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس پُرنور اور انتہائی خوب صورت تھا۔ جب کوئی آپ کے چہرے کی رعنائی بیان کرتا' جہاں تک ہمیں معلوم ہے' تو وہ آپ کے چہرے کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا۔ ہم کہتے کہ وہ ہمارے نزدیک چاند سے بھی خوبصورت ہے۔ یعنی لوگوں کو آپ کا روئے زیبا چمکتے ہوئے چاند کی طرح جگمگاتا ہوا نظر آتا۔

رسول اللہ ﷺ کے روئے زیبا کے متعلق چند احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سفید اور ملاحت دار یعنی سرخی مائل تھا۔ (حدیث نمبر 10)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ پُر جمال' سفید چمک دار تھا۔ (حدیث نمبر 15)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ایک سائل کو جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ بدر کامل کی طرح چمک دار اور گولائی لیے ہوئے تھا۔ (حدیث نمبر 5)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی ایک موقع پر فرمایا کہ آپ ﷺ کا چہرہ ماہ و خورشید کی طرح روشن و تابناک اور قدرے گول تھا۔ (حدیث نمبر 9)

حضرت رُبَیِّع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ ایسا لگتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔ (حدیث نمبر 11)

ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک دار تھا۔ میں نے ان جیسا آپ ﷺ سے پہلے یا بعد میں کوئی نہیں دیکھا۔" (حدیث نمبر 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور چہرہ ایسا چمک دار اور شفاف تھا گویا آفتاب چمک رہا ہے۔ (حدیث نمبر 22)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ بحالت مسرت ایسے چمکتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے' اس چمک کو دیکھ کر ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے۔ (حدیث نمبر 6)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ گورا، سرخی مائل اور قدرے گولائی لیے ہوئے تھا۔

حضرت یزید الفارسی رحمہ اللہ (بحالت خواب دیکھے ہوئے حلیہ مبارک کو بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انتہائی خوبصورت اور ہلکی سی گولائی میں تھا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تائید فرمائی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک ہموار اور نرم ولطیف تھے۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بُرّاق چہرے اور سیاہ بالوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے ایک شعر کہتے ہیں:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ اليَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

''وہ گورے مکھڑے والا، جس کے روئے زیبا کے ذریعے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔''

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک آدمی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) گزرا ہے جو چمکتے رنگ اور دمکتے چہرے والا تھا۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے اعتبار سے بھی عالی شان اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند طرح جگمگاتا تھا۔

سرِ انور

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا۔
حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا (مگر اعتدال وتناسب کے ساتھ) تھا۔

جان حسن و جمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ انور کے متعلق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضخم الهامة عظيم اللحية۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

سر کی بزرگی، وفور عقل اور جودت فکر کی اس بناء پر دلیل ہے کہ سر جوہر دماغ کا عامل ہوتا ہے۔ یہاں پر سر کو عظیم کہنے سے کوتاہی اور چھوٹائی کی نفی کرنا مقصود ہے ورنہ آپ کے تمام اعضاو جوارح میں توازن و اعتدال کی رعایت کی گئی ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۷۲)

اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

کیا بنا نام خدا اسراء کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

آبائے محمد ﷺ کا ہے سلسلہ نورانی
وہ رب کے پیارے ہیں کوئی اُن کا نہیں ثانی
جہاں نورِ نبوت کی ہوں ضوفشاں کرنیں
لاریب مبارک ہے! وہ منور پیشانی

جب بھی گردشِ تقدیر نے گھیرا ہے ہمیں
گیسوئے محبوب کی الجھن کو بہت یاد کیا،

گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہلِ ایماں پہ ہو گی جو سایہ فگن
ابرِ رحمت ہے ایک ایک جسکی شکن
ایسی زلفِ معطر پہ لاکھوں سلام

الصبح بدا من طلعتہ
واللیل دجی من وفرتہ

صبح ظاہر ہوئی آپ ﷺ کی پیشانی سے ۔ اور رات رونما ہوئی آپ ﷺ کی زلفوں سے

○

سنبل و یاسمین و نسترن و سرو سہی
از سر زلف و عزار وقد بالا داری

یا رسول اللہ ﷺ آپ دماغ کو معطر کر دینے والے گلہائے سنبل و یاسمین اور سرو سہی کے مانند ہیں ۔ اور آپ زلف دراز ' چہرہ خوب اور قد دلجو رکھتے ہیں ۔

○

صبا اگر گزرے افتدت بہ کشور دوست
بیار نفحہ از گیسوئے معنبر دوست

اے صبا اگر تیرا گزر دوست کے شہر کی جانب ہو تو دوست کی عنبر بیز زلفوں سے ایک پھایہ میری جان اور میرے دل کی تازگی کیلئے لے آ ۔

○

بجان اور کہ بشکرانہ جاں بر افشانم
اگر بسوئے من آری پیامے از بر دوست

مجھے اپنے دوست کی جان کی قسم ' اے صبا اگر تو میرے دوست کے پاس سے کوئی پیغام میرے لئے لے آئے تو یقین کر اس کے شکریئے میں اپنی جان تجھ پر نثار کر دوں گا

○

- وگر چناں کہ دراں حضرتش نباشد بار
برائے دیدہ بیاور غبارے از در دوست

لو فرضنا۔ اے صبا اگر تجھ کو دوست کے حضور تک پہنچنے کی اجازت نہ مل سکے اور دوست کی زلفوں سے معطر پھایہ لانے سے قاصر رہے تو پھر میری آنکھوں کے لئے تھوڑا سا غبار ہی در دوست سے لے آنا۔

○

- خلاص حافظ ازاں زلف تابدار مباد
کہ بستگان کمند تو رستگار انند

اے حافظ نبی کریم ﷺ کی زلف تابدار کی غلامی سے وابستگی سے کبھی بھی دور نہ ہو کیونکہ جو لوگ آپ کی زلفوں (غلامی کے اسیر ہیں دراصل وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

○

- دل اندر زلف لیلیٰ بند و کارے عشق مجنوں کن
کہ عاشق را زیاں دارد مقالات خرد مندی

اے مخاطب اپنے دل کو (محبوب ﷺ) کی زلفوں میں باندھ لے اور مجنوں جیسا کام کر یعنی اپنے مقصود کے حصول کے لئے یکسو ہو کر کام کر کیونکہ طالب کے لئے، عقلمندی کی باتیں نقصان د، ہیں

○

- دراں چمن کہ نسیمے دز دز طرہ دوست
چہ جائے دم زدن نافہ ہائے تا تاری است

اے مخاطب جس چمن میں دوست کی زلفوں سے معطر ہو کر ہوائیں چل رہی

ہیں تو پھر اس باغ میں مشک تا تار کی کیا وقعت ہو سکتی ہے یعنی جس صاحبدل کو محبوب ﷺ کا تقرب حاصل ہے اس کے نزدیک کسی ایسی ویسی چیز کی کیا قدر و قیمت

سلسلہ کائنات را بسببے نیست
جز شکن زلف مشکبوئے محمد

تمامی کائنات کی پیدائش کا کوئی سبب اس کے سوا نہیں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی مشکبو زلفوں کی خوشبو سے تمام جہاں کو معطر کیا جائے

دولت جامی بس ایں کہ می گزاراند
عمر گرامی بگفت و گوئے محمد ﷺ

اس مسکین جامی کی دولت تو بس اس قدر کافی ہے کہ اس کی عمر حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف میں گزر جائے

تا زلف تو شب است ورخت آفتاب چاشت
واللیل والضحیٰ است مرا ورد روز و شب

جب سے مجھ کو پتہ چلا ہے کہ رات کا حسن آپ کی زلفوں کے حسن سے مستفاد ہے اور آفتاب نصف النہار کا نور آپ کے چہرہ انور سے اخذ کیا ہوا ہے۔

رفتن بسر طریق ادب نسیت در رہت
ما عاشقیم و مست نیاید زما ادب

یارسول اللہ ﷺ آپ کی حضور میں حاضر ہونے کے لئے سر کے بل بھی چلنا میرے نزدیک خلاف ادب ہے۔ مگر ہم معزرت خواہ ہیں کہ ہم عاشق اور مست ہیں ہم سے طریق ادب مکمل طور پر عمل نہیں ہوتا۔

؎ دل یاد منزل غم و سر خاک مقدمت
کایں موجب شرف بعد آں مایہ طرب

بہتر تو یہ ہو کہ میرا دل آپ کے غم کا مقام بنا ہو اور میرا سر آپ کے در پاک کی خاک پر رکھا ہوا ہو۔ کیونکہ اگر میرا دل آپ کے غم کی منزل بن گیا تو یہ میرے لئے موجب شرف ہے اور اگر میرا سر آپ کی چوکھٹ پر نثار ہو گیا تو یہ عمل بے حد خوشی کا باعث ہو گا۔

○

؎ اے واضح والضحیٰ جبینت
واللیل نقاب عنبرینت

یارسول اللہ ﷺ آپ کی پیشانی مبارک سے سورۃ والضحیٰ کی پوری وضاحت ہو رہی ہے۔ اور آپکا نقاب عنبریں سورۃ واللیل کی تفسیر ہے۔

؎ **طٰہٰ لقبی زآستانت**
یٰسین علمی بر استینت

یارسول اللہ ﷺ سورۃ طٰہٰ آپ کی آستان عالیہ کی ادنیٰ ترجمان ہے اور سورۃ یٰسین آپ کی آستین مبارک کا ادنیٰ نشان ہے۔

؎ جنت اثرے زفیض مہرت
دوزخ شرارے زلف کیست

یارسول اللہ ﷺ جنت آپ کے لطف و کرم کے فیض کی ادنیٰ سی علامت ہے اور دوزخ آپ کے غصے کی چنگاریوں میں ایک چنگاری ہے۔

○

؎ **رویت طرف من النسیا راست**
زلفت زلف من اللیالی

یا رسول اللہ ﷺ آپ کا چہرہ مبارکہ مانند آفتاب نصف النہار ہے۔ اور آپ کی زلف مبارکہ سیاہ تر رات کے مثل ہے۔

○

گرچہ صد مرحلہ دور ، است زپیش نظرم
جعد فی نظری کل غداۃ و عشی

اگرچہ میرا محبوب میری نظروں سے سینکڑوں میل دور ہے مگر میری وابستگی کا یہ عالم ہے کہ اس کی مشکبو زلفیں رات اور دن ہر وقت میری نظروں میں ہیں۔

لی حبیب قریشی - مدنی - عربی
کہ بود دردو غمش مایہ شادی و خوشی

میرا محبوب قرشی - مدنی اور عربی ہے وہ اس قدر جاذب نظر اور دلنشین ہے کہ اس کا درد و غم ہزارہا خوشی و شادمانی کا سرمایہ ہے۔

بوصف رخش و الضحیٰ گشت نازل
چو والیل شد زلف و خال

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کی تعریف میں سورۃ والضحیٰ اور آپ کے زلف و خال کی مدح میں سورۃ والیل نازل فرمائی۔

بود در جہاں ہر کسے در خیالے
مرا از ہمہ خوش خیال محمد

دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی خیال میں محو رہتا ہے مجھے تمام دنیا میں سب سے زیادہ پسند محبوب کریم ﷺ کا خیال اور تصور ہے۔

خوشا مسجد و مکتب و خانقا ہے
کہ در وے بود قیل و قال محمد

وہی مسجدیں - مدرسے اور خانقاہیں مبارک ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔

○

؎ دلم شیدائے زلف مصطفیٰ شد
بروسایہ فگن لطف خدا شد

میرا دل محبوب ﷺ کی زلفوں کا شیدا ہو گیا۔ جب سے میری یہ حالت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے لطف و عنایت کا مورد بن گیا ہوں۔

○

؎ ترک فلک ہندوئی تو نور ملک از روئے تو
واللیل وصف روئے تو نعت جمالت والضحیٰ

آسمان کا سردار سیارہ آفتاب آپ کا غلام ہے تمام نوری فرشتے آپ کے چہرہ انور سے بہرہ یاب ہیں۔ آپ کی زلفوں کی توصیف سورۃ واللیل سے ظاہر ہے اور آپ کے جمال باکمال کی تعریف کے لئے سورۃ والضحیٰ کافی ہے۔

○

؎ جامی ارباب وفا جذرہ عشقش نروند
سر مبادت گرازیں راہ قدم باز کشی

اے جامی سچے عاشق اس محبوب کے عشق میں اضافے کے سوا دوسرا راستہ اختیار نہیں کرتے۔ خدا نخواستہ اگر اس راستے سے قدم پیچھے ہٹے تو پھر موت ہی بہتر ہے۔

؎ شرح والضحیٰ آمد جمال روئے تو
نکتہ واللیل وصف زلف عنبر بوئے تو

میرا محبوب وہ ہے کہ جس کے چہرہ مبارک کی شرح و تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ والضحیٰ نازل فرمائی اور جس کے زلف عنبر بو کی صفت میں سورۃ واللیل

نازل فرمائی ہے

؎ اے دو چشم سرمہ گینت کحل مازاغ البصر
قاب قوسین است رمز گوشہ آبروئے تو

میرا محبوب وہ ہے کہ جس کی دونوں سرگیں آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے مازاغ البصر سے یاد فرمایا ہے اور جن کے گوشہ آبرو کے قرب کو لفظ قاب قوسین سے بیان فرمایا ہے۔

؎ یٰسین دندان تو از یٰسین نشانے می دہد
سورۂ حم دارد حلقہ گیسوئے تو

آپ کے دندان مبارک کی تعریف سورۃ یٰسین سے صاف ظاہر ہے اور آپ کے گیسوئے مبارک کے اوصاف بیان کرنے کے لئے سورۃ حم کافی ہے۔

؎ کعبہ دل قبلہ جاں یارسول اللہ ﷺ توئی
سجدہ مسکین حسن ہر لحظہ بادا سوئے تو

یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دل و جان کے لئے در حقیقت آپ ہی کی ذات گرامی قبلہ و کعبہ ہے خدا کرے حسن کا دل ہروقت آپ کی طرف متوجہ رہے۔

؎ والیل تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا
والشمس ہے تیرے رخِ پُر نور کی قسم

○

ہے سورۃ والشمس اگر روئے محمد ﷺ
والیل کی تفسیر ہوئی موئے محمد ﷺ
جب روئے محمد کی نظر آئی تجلی ﷺ
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوئے محمد ﷺ

○

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد ﷺ
آئی نسیم کوئے محمد ﷺ
کھچنے لگا دل سوئے محمد ﷺ
کعبہ ہمارا کوئے محمد ﷺ
مصحف ایمان روئے محمد ﷺ

○

زلف دراز مصطفیٰ ! گیسوئے لیل حق نما
طرہ بہ طرہ خم بہ خم حلقہ بہ حلقہ مو بہ مو
کس کا جمال ناز ہے جلوہ نما یہ سو بہ سو
گوشہ بگوشہ در بدر قریہ بہ قریہ کو بہ کو
میری نگاہ شوق میں حسن ازل ہے بے حجاب
غنچہ بہ غنچہ گل بہ گل لالہ بہ لالہ بو بہ بو
تیرا تصور جمال میرا شریک حال ہے
نالہ بہ نالہ غم بہ غم نعرہ بہ نعرہ ہو بہ ہو
کاش ہو ان کا سامنا عین حریم ناز میں
چہرہ بہ چہرہ رخ بہ رخ دیدہ بہ دیدہ دو بہ دو
عالم شوق میں رئیس کس کی مجھے تلاش ہے
خطہ بہ خطہ رہ بہ رہ جادہ بہ جادہ سو بہ سو
ہو گیا ہوں میں اسیر خم گیسوئے رسول
اب نہیں دولت کونین بھی قیمت میری

○

لولاک کے نغموں سے فضا گونج رہی ہے
والیل کی خوشبو سے معطر ہیں ہوائیں
والنجم کے پرتو سے چراغاں ہے فلک پر
والشمس کے جلووں سے منور ہیں فضائیں
آتی ہے شہنشاہ شفاعت کی سواری
شاداں ہیں خطا کار تو نازاں ہیں خطائیں
ہم حلقہ بگوشان در مصطفوی ہیں
ہم اور کسی در پہ جبیں کیسے جھکائیں
بس خاک کف پائے محمد کی طلب ہے
اقبالؔ کا مقصود دوائیں نہ دعائیں

○

جس سے روشن ہے میری بزم حیات
وہ میری شمع ارزو تو ہے !
ہے معطر مشام جاں جس سے
وہ تیرے گیسوؤں کی خوشبو ہے

○

نسیم خلد نے مانگی ہے بھیک خوشبو کی
کھلی مدینہ میں جب زلف مشکبو تیری
نہ چھوٹے دامن عبدیت اعظم ان کا
اسی سے دونوں جہاں میں ہے آبرو تیری

○

بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خَلق کا آقا کہوں تجھے

○

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیئے سر کو روکیئے ہاں یہی امتحان ہے
بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

○

ستر ہزار صبح ہیں ، ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے۔
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

○

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو
سنبل نثار موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

○

کہاں گلشن ! کہاں روئے محمد
کہاں سنبل ؟ کہاں موئے محمد ﷺ

○

سنبل• از گیسوئے او شد تابدار
لالہ از رخسار او شد داغدار

سنبل نے چمک اس کے گیسوؤں سے پائی ہے گل لالہ اس کے رخسار سے داغدار ہے

ہرکہ بوئے بشنوم از بوئے او
مست رفتم بے خبر از کوئے او

جہاں بھی اس کی خوشبو پاتا ہوں۔ دیوانہ وار اس گلی کی طرف دوڑتا ہوں۔

یک نگاہے گر کند سویم نگار
جاں چہ باشد گر بود جاں نثار

اگر محبوب میری طرف ایک نظر دیکھ لے۔ ایک جاں کیا لاکھ جانیں بھی ہوں تو اس پر نثار کر دوں۔

○

ہنگامۂ محشر میں کہاں حس کا خدشہ
گیسو شہ کونین کے لہرائے ہوئے ہیں

○

سایہ ہو جو تیرے گیسوؤں کا
وہ شام سیاہ چاہتا ہوں
ہو جس پہ نظر قلندروں کی
سر پر وہ کلاہ چاہتا ہوں

○

گیسوئے یار چھو کے گلستان میں آئی ہے
مہکے ہوئے نہ تھے کبھی جھونکے صبا کے یوں
پہلو میں اب پلٹ کے نہ آئے گا دل مرا
انداز لے اڑے ہیں کسی دلربا کے یوں

○

زلف کی اوٹ سے چمکے وہ جبیں تھوڑی سی
دیکھ لوں کاش جھلک میں بھی کہیں تھوڑی سی
میں یہ سمجھوں گا مجھے مل گئی جنت میں جگہ
ان کے کوچے میں جو مل جائے زمیں تھوڑی سی

○

یہ کسی کی زلف مشکبو کا تصرف ہے نصیر
جب کہیں جاتا ہوں محفل میں تو چھاجاتا ہوں میں

○

زہے رویت بہ خوبی صبح عید نشاۃ عالم
زہے زلف تو شام عنبر افشاں یا رسول اللہ ﷺ
توئی تزئین فردوس وجود ' اے داور خوبی !
توئی محبوب یزداں ' میر خوباں یا رسول اللہ ﷺ

○

شب معراج و لیلتہ القدر است
شرح موئے تو یا رسول اللہ ﷺ
برلب ذوالجلال والا کرام
گفتگوئے تو یا رسول اللہ ﷺ
اہل دین سوئے کعبہ سجدہ کنند
کعبہ سوئے تو یا رسول اللہ ﷺ
دل بہ کوئے تو یارسول ﷺ

رو بہ سوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

بساؤ قلب میں زلف رسول کی خوشبو
تمہیں کو جو چاہیئے کیف و سرور کی نسبت
کہاں وہ چہرہ اقدس کہاں یہ ماہ تمام
اسے ہوئی نہ کبھی ہو گی دور کی نسبت
متاع عظمت کون و مکان ملی اس کو
نصیر مل گئی جس کو حضور کی نسبت

○

گیسوئے مصطفیٰ سے یقیناً ہوئی ہے مس
خوشبو کہاں سے آئی یہ باد صبا کے ہاتھ
ان کی نظیر کیا وہ عدیم النظیر ہیں
ان کے غلام رکھتے ہیں شمس و قمر پہ ہاتھ

○

اس زلف معنبر کو چھو کر مہکاتی ہوئی اتراتی ہوئی
لائی ہے پیام تازہ کوئی ' آئی ہے صبا سبحان اللہ
والشمس جمال ہوش ربا زلفیں والیل اذا یغشیٰ
القاب سیادت قرآن میں یٰسین طہٰ سبحان اللہ

○

ان کی زلفوں سے جو مل جائے مہکتی خیرات
بھول جائے یہ صبا بوئے گل تر کے مزے

○

زلف و روئے مصطفیٰ کو دیکھ کے سمجھا نصیر
صبح گلشن ' بوئے گل ' باد صبا کیا چیز ہے

○

لا سنگھادے مجھے گیسوئے پیغمبر کی مہک
اتنا احسان ہو اے باد صبا جلدی سے

○

چاند سورج کو میں قدموں پہ نچھا ور کردوں
سبز گنبد سے ذرا زلف سنوارے تو کوئی
گردش دور حوادث بھی قدم چومے گی
دل سے سرکار مدینہ پکارے تو کوئی

○

نوری چہرے پہ زلفیں مچلتی رہیں
رحمتوں کی گھٹائیں برستی رہیں
بکھرے گیسو وہ اپنے سنوارا کریں
رات ڈھلتی رہے دن نکلتا رہے

○

روئے انور کے وسیلے سے سحر بخشش کی
زلف اطہر کی قسم شام نجات آئی ہے
لے کے پھولوں کو بہاروں نے اتارا صدقہ
جب چمن میں شہ کونین کی بات آئی ہے

○

زلف آقا کی خوشبو ہے جن میں بسی ان مقدس ہواؤں کی کیا بات ہے

تیری والیل زلفوں پہ قرباں میں، کالی کالی گھٹاؤں کی کیا بات ہے

○

سرکار دو عالم کے رخِ پُر انوار کا عالم کیا ہو گا
جب زلف کا وصف ہے قرآں میں رخسار کا عالم کیا ہو گا

○

ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی
جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

○

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
کعبہ جاں کو پہنایا ہے غلاف مشکیں
اڑ کر آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدہ شکر کے کرتے نہیں اشارے گیسو
دیکھو قرآن میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے تمہارے گیسو

شان رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو
مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو
تار شیرازہ مجموعہ کونین ہیں یہ
حال کھل جاتے جو اک دم ہو کنارے گیسو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

○

سجدہ ' قیام و قعدہ ' بہت ہیں اہم مگر
انکی ولا حقیقتاً روح نماز ہے
مجھکو کہے گی کیا بھلا محشر کی تیز دھوپ
سر پہ میرے جو سایہ زلف دراز ہے

○

اہل ایماں پہ ہو گی جو سایہ فگن
ابر رحمت ہے ایک ایک جسکی شکن
ایسی زلف معطر پہ لاکھوں سلام

یہ چند شعر اگر راحت جاں محسوس ہوئے ' اور دل ھل من مزید ' ھل من مزید کے نعرے بلند کرتا ہو تو ہماری کتاب ۔ ذوق زمان ' انتخاب زمان خیال زمان ' کا مطالعہ فرمائیں ۔

اے محبوب ﷺ آپ کو ہر عیب اور نقص سے مبرا اور منزہ پیدا فرمایا گیا گویا کہ آپ ﷺ کے خالق نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا

قصہ مختصر کہ محبوب کے دشمنوں سے دشمنی محبوب کے غلاموں سے محبت بلکہ ہر چیز کا تعلق محبوب سے ہو جائے وہ بھی محبوب کی نظروں میں پیاری ہو جاتی ہے، مکاں ہو یا زماں۔ حجر ہو یا شجر لباس ہو طعام۔ خاک کا ذرہ ہی کیوں نہ ہو محبوب کی ہر شے بے نظیر اور بے مثال اور محبوب ہے قرآن مجید اس پر شاہد و ناطق ہے

محب صادق وہی ہے جو محبوب ﷺ کے حسن و جمال۔ ادائے ناز کی تعریف کرتا ہے

یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر

والعصر وھذا البد الامین

والضحی والیل اذا سجیٰ

اے محبوب میرے نورانی چہرے کی قسم اور تیری سجی ہوئی سیاہ زلفوں کی قسم

شاہ عبد العزیز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وبعضے گویند کہ مراد از والضحیٰ روئے پیغمبر است
و از والیل موئے اوکہ درسیاہی ہمچو شب است

○ ۔متعلقات محبوب ﷺ سے محبت

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن کو محبوب دوجہاں ﷺ سے نسبت ہے ان کی تعظیم و

توقیر کرنا، حرمین شریفین میں آپ ﷺ کے مشاہد و مساکن کی تعظیم کرنا یا وہ چیزیں جو محبوب کائنات ﷺ کے دست کرم سے چھو گئی ہوں یا محبوب کریم ﷺ نے ان کی معرفت کرائی ہو۔ ان سب کا اکرام کرنا ۔ محبوب کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم میں داخل ہے اور ان سب کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان کے لئے لازمی و ضروری ہے

منقول ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی کے بال اتنے لمبے تھے کہ جب بیٹھتے تھے ان کے بال زمین تک پہنچ جاتے تھے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا ان بالوں کو اتنا لمبا کیوں کر رکھا ہے، انھیں ترشواتے کیوں نہیں جواب میں فرمایا۔ میں انھیں اس بنا پر نہیں ترشواتا کہ ایک مرتبہ محبوب کریم ﷺ کا دست مبارک ان سے مس ہو گیا تھا۔ میں تبرکاً ان کی حفاظت کرتا ہوں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب کریم ﷺ کی نشست گاہ پر اپنے ہاتھوں کو پھیرتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملتے۔

○ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اس شخص کو قید کرنے اور اس پر تین درے مارنے کا فتویٰ دیا۔ جس نے یہ کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے حالانکہ وہ شخص لوگوں میں بڑی قدر و منزلت رکھتا تھا۔ اور کیا تعجب کہ اس شخص کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا جائے جو معاذ اللہ یہ کہتے کہ وہ مٹی خراب ہے اور غیر خوشبو دار ہے جس میں محبوب کریم ﷺ استراحت فرمائیں

○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کیا کرتے تھے کیونکہ وہ حضرت محبوب دوجہاں ﷺ کی باندی تھی

اسی طرح بالوں کو بھی محبوب ﷺ کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اور

گیسوئے محبوب ﷺ جو دیکھ لے بے قرار ہو جائے عشق میں گرفتار ہو جائے ۔ اور جب گیسوئے محبوب ﷺ لہرائیں تو فضا مشک بار ہو جائے دیکھنے کی آرزو کرے اور اس نور کے حسین پیکر کے موئے مبارک بھی خدا کی قسم ! بے نظیرو بیمثال جس مقدر والے کو حاصل ہو جائیں ۔ وہ برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جائے ۔ محبوب دو جہاں ﷺ کے بال باکمال تو زندہ معجزہ ہیں ۔ محبوب کریم ﷺ کے وجود مسعود پر مکھی نہیں بیھٹتی تھی آج بھی دھوپ یا روشنی میں موئے مبارک کا سایہ نظر نہیں آتا میرے محبوب ﷺ کے گیسوئے مبارک اتنے خوبصورت ہیں کہ اللہ جل مجدہ الکریم نے قرآن مجید میں ان کی قسم فرمائی ہے ۔

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

گیسوئے محبوب صحابہ کی نظر میں

○ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ کا نمائندہ بن کر محبوب دو جہاں ﷺ کے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو صحابہ کرام کے والہانہ جذبہ سے بہت متاثر ہوا ۔ میں نے دیکھا کہ یہ جانثار محبوب کریم ﷺ کی اتنی عزت عظمت و توقیر کرتے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی ۔

محبوب کائنات ﷺ کا غسالہ وضو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے ہیں ۔ اور محبوب دو جہاں ﷺ تھوکتے یا کھنگارتے تو اس کو حاصل کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے اگر سرور دو عالم

ﷺ کا کوئی بال مبارک ہاتھ آتا تو اس کو محفوظ کر لیتے اور سعادت دارین سمجھتے عروہ نے یہ منظر دیکھ کر کفار مکہ کو جا کر بتایا کہ میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں۔ حبشہ اور نجاشی کا دربار بھی دیکھا ہے۔ لیکن خدا کی قسم جو منظر میں نے دربار محبوب ﷺ کا دیکھا کہیں نظر نہیں آیا اسیران گیسوئے محبوب ﷺ جیسے جانثار مجھے کہیں نظر نہیں آئے یہ تو ایسے عاشق باصفا ہیں جو اپنے محبوب کے اشارہ پہ جان قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں

گیسوئے محبوب سیدنا صدیق اکبر کی نظر میں

محبوب خدا ﷺ کی زلفوں کی قدر پوچھنی ہے تو صدیق یار غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ غار ثور میں اپنے محبوب ﷺ کو گود میں لئے ہوئے نورانی چہرے اور سیاہ زلفوں کے نظارہ میں اس قدر دیوانہ اور مستانہ ہو چکا ہے۔ کہ سانپ ڈس جاتا ہے زہر وجود میں دھار رہا ہے۔ اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیوانہ وار ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا ہے

اعجاز و کمالات موئے محبوب ﷺ

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سید دو عالم ﷺ کے بال مبارک تھے جو انہوں نے چاندی کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے آپ کے پاس جب کوئی بیمار آتا تو آپ فرماتیں پانی کا پیالہ لاؤ پھر آپ اس

مبارک ڈبیہ کو اس پیالہ میں چکر لگا کر دے دیتیں اس پانی کو جو بیمار پیتا شفایاب ہو جاتا چنانچہ مشکوۃ شریف میں بحوالہ صحیح بخاری ہے

عن عثمان بن عبد اللّٰہ بن موھب قال ارسلنی اھلی الی ام سلمۃ بقدح من ماء و کان اذا اصاب الانسان عین او شئی بعث الیھا مخضبۃ فاخرجت من شعر رسول اللّٰہ ﷺ وکانت تمسکہ فی جلجل من فضلۃ فخفخضتہ لہ فشرب منہ قال فاطلعت فی الجلجل فرایتشعرات حمراء

رواہ البخاری ص ۸۷۵ ر ۲ (مشکوۃ ص ۳۹۱)

یعنی حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ کے ہاں پانی کا پیالہ دیکر بھیجا کیونکہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چاندی کی ڈبیہ تھی اس میں آپ نے رحمت دو عالم ﷺ کے بال مبارک سنبھال کر رکھے ہوئے تھے اور جب کوئی کسی قسم کا بیمار آتا آپ اس چاندی کی ڈبیہ مبارکہ کو پیالہ میں حرکت دیکر دے دیتیں وہ بیمار اس مبارک پانی کو پی لیتا اسے شفا مل جاتی راوی فرماتے ہیں میں نے اس ڈبیہ مبارکہ میں غور سے دیکھا تو سرخی مائل بال مبارک نظر آئے بالوں کو تو خاص محبوب کریم ﷺ کے جسم اطہر سے نسبت ہے

محبوب کریم ﷺ کے پیراھن مبارک کو جو کہ حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا دھو کر مریض کو پلایا جاتا تھا۔ صحابہ کرام لعاب دھن مبارک دفع مرض کے واسطے چاٹتے اور شفا پاتے تھے بلکہ مدینہ پاک کی مٹی میں بھی شفا ہے ۔ کیونکہ اس مٹی کو بھی محبوب کریم ﷺ کے ساتھ نسبت ہے

لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد

" الکلام الاضح " میں ہے کہ ایک بزرگ شیخ ابن حبیب الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں میں نے اپنے پھوڑے پر جو کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوتا تھا نقش نعل پاک رکھا فوراً ٹھیک ہو گیا

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

صحابہ کرام کے نزدیک موئے مبارکہ کی قدر

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک تھے ایک جنگ کے دوران جب کہ آپ سپہ سالار تھے آپ کی وہ ٹوپی گر گئی آپ نے سخت کوشش کی اور ٹوپی کو اٹھایا بعد میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے آپ پر سوال کر دیا کہ آپ کے ایسا کرنے سے کتنے جان نثار شہید ہو گئے ہیں آپ نے ایسا کیوں کیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے یہ صرف ٹوپی کی خاطر ایسا نہیں کیا بلکہ ان موئے مبارکہ کی خاطر ایسا کیا ہے جو اس ٹوپی میں سلے ہوئے ہیں کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں موئے مبارکہ کی برکت سے محروم ہو جاؤں اور یہ ٹوپی کسی کافر کے ہاتھ لگ جائے ۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۷ ر ۳ شفا شریف ص ۵۶ جلد ۲ ' نسیم الریاض و شرح شفاء ص ۳۲۴ ر ۳

حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قلت لعبیدۃ عندنا من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبناہ من قبل انس اومن قبل اهل انس فقال لان تکون عندی شعرۃ منه احب الی من الدنیا وما فیها

(صحیح بخاری ص ۲۹، ۱

یعنی حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ ہمارے پاس رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارکہ سے ایک بال مبارک ہے جو کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا ان کے گھر والوں سے عطا ہوا ہے تو حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میرے پاس ایک بال مبارک بھی ہو تو یہ میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے محبوب ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **قال لقد رایت رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **والحلاق یحلقه و طاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی یدرجل**

(صحیح مسلم ص ۲۵۶، ۲' شفا ص ۳۹، ۲

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے بال اتروائے بال اتارنے والا بال اتار رہا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرداگرد گھومتے تھے ان کی کوشش تھی کہ جو بھی بال مبارک اترے وہ کسی صحابی کے ہاتھ میں جائے

سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بال مبارک تھا جس کے متعلق حضرت ثابت بنانی کو وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا وصال ہو جائے تو یہ بال مبارک میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ اصابہ میں ہے

قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالک هذه شعرۃ من شعر رسول

اللّٰہ ﷺ فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه

(الاصابہ ص ۷۱ جلد ۱

یعنی سیدنا انس بن مالک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت بنانی کو وصیت فرمائی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ بال مبارک جو کہ سید دو عالم ﷺ کے موئے مبارکہ سے ایک ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا تو حضرت ثابت بنانی نے وہ وصیت پوری کی اور بال مبارک صحابی کی زبان کے نیچے رکھ دیا گیا پھر آپ کو دفن کیا گیا تو وہ بال مبارک تاحال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان کے نیچے ہی ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس محبوب ﷺ کی قمیص مبارک چند موئے مبارک اور ناخن مبارک تھے۔ انہوں نے وقت وصال وصیت کی محبوب کریم ﷺ کی قمیص مبارک میرے کفن کے بیچ میں رکھ دینا ناخن شریف اور بال مبارک میرے منہ اور آنکھوں میں رکھ دینا اور پھر مجھے ارحم الرحمین کی رحمت پر چھوڑ دینا۔ (الکلام الاوضح بحوالہ مرقاۃ
)

○ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا جب وقت آیا تو انہوں محبوب کریم ﷺ کے کچھ بال مبارک اور ناخن مبارک منگوائے اور وصیت کی کہ میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا

(مدارج النبوت)

○ علماء کرام فرماتے ہیں۔ اگر محبوب کریم ﷺ کے گیسوئے مبارک یا آپ ﷺ کا عصا مبارک یا درا مبارک کسی گنہگار کی قبر پر رکھا جائے تو وہ گنہگار اس تبرک کی برکت سے نجات پا جائے اور اگر کسی انسان کے گھر یا قبر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا و آفت نہ پہنچے

-

(جواہر البحار)

جنازہ ساتھیوں میرا نہ یوں لے کے چل دینا
یہی میری وصیت ہے بس اتنا ساتھ کل دینا
پس مردن بہر صورت میری صورت بدل دینا
کفن پہناؤ تو خاک مدینہ منہ پہ مل دینا

اللھم صلی وسلم وبارک علی حبیبک ورسولک سید العلمین وعلی الہ وعلی و اصحابہ اجمعین

محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں قریش مکہ نے عروہ بن مسعود کو بھیجا اور انہوں نے جائزہ لیا اور واپس آکر جو رپورٹ قریش مکہ کو دی وہ یہ تھی اے قریش مکہ میں قیصرو کسریٰ کے ہاں گیا ہوں میں نے شاہ نجاشی کو بھی دیکھا ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جیسی تعظیم محمد (ﷺ) کی ان کے اصحاب کرتے ہیں، کہیں نہیں دیکھی وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کا قطرہ نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ قریب ہوتے ہیں کہ آپس میں لڑ پڑیں وہ تھوکتے ہیں تو آپ کا تھوک مبارک نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ اپنی ہتھیلیوں میں لیتے ہیں۔ اگر آپ کے جسم پاک سے بال مبارک جدا ہو تو وہ نیچے نہیں گرنے دیتے اور جب وہ گفتگو فرماتے ہیں تو سب کے سب اپنے سر جھکا لیتے ہیں اور یون خاموش ہو کر سنتے ہیں جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی تعظیم کے لیے آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے (ﷺ)

گیسوئے محبوب کی توہین کرنے والے پر جنت حرام ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ایک موئے مبارک لیئے ہوئے فرما رہے ہیں جس نے میرے ایک بال مبارک کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے

جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بال مبارک کی بھی توہین کرے گا تو میں اسے کافر کہوں گا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و توقیر اور تعظیم عین ایمان ہے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معمولی سی بے ادبی و گستاخی بھی کفر ہے

○ خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مباک کی قدر و منزلت مندرجہ ذیل آپ کے ہی ارشاد گرامی سے حاصل کی جاسکتی ہے

اذی شعرۃ منی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذاللّٰہ

یعنی جس نے میرے بال مبارک کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی بیشک اس نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو ایذا دی

(الامان الحفیظ)

رونق المجالس میں ہے کہ بلخ شہر میں ایک تاجر مالدار رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے جب وہ تاجر فوت ہوا تو اس کی جائیداد دونوں بیٹوں نے آدھی آدھی لے لی لیکن اس خوش بخت و خوش نصیب تاجر کے پاس سید العلمین

۱۔ کنزالعمال

۲۔ جواہر البحار

ﷺ کے تین بال مبارک تھے، جب موئے مبارکہ کی تقسیم کی باری آئی تو ایک بال مبارک بڑے لڑکے نے اور ایک چھوٹے نے لے لیا تیسرے موئے مبارکہ کے متعلق بڑے بھائی نے کہا ہم اس کو تو توڑ کر آدھا آدھا کر لیتے ہیں یہ سن کر چھوٹے بھائی نے (جو کہ بڑا ہی خوش عقیدہ اور خوش نصیب تھا) حبیب خدا ﷺ کی شان عظیم اس سے بالا تر ہے کہ آپ کے بال مبارک کو توڑا جائے جب بڑے بھائی نے چھوٹے کی عقیدت دیکھی تو اس نے کہا یوں کریں تینوں موئے مبارکہ تو لے لے اور باپ کی ساری جائیداد مجھے دیدے چھوٹے نے کہا مجھے اور کیا چاہیے اس خوش نصیب نے فانی دنیا کی ساری جائیداد بڑے بھائی کے حوالے کر دی اور (ابدی دولت) یعنی تینوں بال مبارک لے لیے اور ان کو محفوظ جگہ ادب کے ساتھ رکھ دیا جب شوق آتا موئے مبارکہ کے سامنے درود پاک پڑھتا اور زیارت کرتا اللہ تعالیٰ بے نیاز کے دربار ایسی غیرت آئی کہ بڑے کا سارا مال دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ کنگال ہو گیا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے چھوٹے بھائی کو موئے مبارک کی برکت سے دنیا کا مال بھی کثرت سے عطا کیا۔ پھر وہ چھوٹا بھائی وہ عاشق رسول جب فوت ہوا تو کسی نیک آدمی نے جواب میں دیکھا کہ والی امت نبی رحمت ﷺ جلوہ نما ہیں اور اس خواب دیکھنے والے کو فرمایا تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت در پیش ہو وہ اس (موئے مبارکہ والے) کی قبر پر آئے اور یہاں آکر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے چنانچہ اس اعلان کے بعد لوگ قصد کر کے اس عاشق رسول (ﷺ) کی قبر پر آتے اور پھر معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ جو کوئی اس قبر والے علاقہ سے گزرتا سواری سے اتر کر پیدل چلتا (ادب و تعظیم) کے لیے۔

رونق المجالس،

امام الاولیا سیدی داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت ابوالعباس مہدی سیاری مرد کے کھاتے پیتے خوشحال گھرانے کے چشم و چراغ تھے باپ کے فوت ہونے پر آپ کو وراثت میں بہت زیادہ دولت ملی تھی آپ کو پتہ چلا کہ فلاں کے پاس رحمت عالم حبیب مکرم ﷺ کے دو موئے مبارکہ ہیں آپ نے وہ خرید لیے ان موئے مبارکہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کو توبہ کی توفیق عطا کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنا ولی بنا لیا (واہ رے قسمت) پھر آپ نے یعنی خواجہ مہدی سیاری نے حضرت خواجہ ابوبکر واسطی کے ہاتھ پر بعیت کرلی اور ان کی خدمت میں رہ کر وہ مقام پایا کہ اولیاء کرام کے ایک گروہ کے امام بن گئے اور پھر جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ یہ دونوں بال مبارک میرے منہ میں رکھ دیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ان کا مزار مبارک مرد میں مشہور ہے چنانچہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں " و امروز گوراو بمرو ظاہر است مردماں بحاجت خواستن آنجاشوند و مہات از آنجا طلبند و مجرب است ۔

(کشف المحجوب ص ۱۴۳)

یعنی مہدی سیاری کا مزار شریف مرد میں مشہور ہے لوگ وہاں اپنی حاجتیں لے کر جاتے ہیں اور وہاں جا کر اپنی مہات (حاجتیں) طلب کرتے ہیں ان کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور یہ مجرب ہے

ثابت ہوا کہ شاہ کونین ﷺ کے بال مبارک کی بے شمار برکتیں ہیں بال مبارک کی برکت سے ایک دنیا دار کو ولایت ملی بلکہ ولیوں کے

القول البدیع ص ۱۲۸ ، سعادۃ الدارین ص ۱۲۲

سردار بنے اور بال مبارک کی برکت سے لوگوں کی حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں

اللھم صلی وسلم وبارک علی من بعثتہ رحمۃ للعلمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تنبیہہ : مندرجہ بالا دو واقعات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اولیاء کرام کے مزارات مبارکہ پر اپنی حاجتیں لے کر جانا جبکہ صاحب مزار کو مظہر عون الٰہی اور وسیلہ مان کر جائیں یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں بلکہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت براری کیلئے اولیا کرام کے مزارات پر بھیجتے ہیں جیسا کہ آپ نے گزشتہ واقعہ میں پڑھا اور سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی تائید فرمائی بلکہ خود سرکار داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ حل مصیبت کے وقت اولیاء کرام کے مزارات پر جاتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے کشف المحجوب میں فرمایا خود مجھے ایک واقعہ پیش آیا تو میں خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر مجاور ہوا تو وہ مشکل حل ہو گئی

کشف المحجوب ص ۵۰

اور سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

من یستمد بہ فی حیاتہ یستمد بہ بعد مماتہ۔

(حاشیہ مشکوۃ ص ۱۵۴

یعنی جس کسی سے اس کی زندگی میں مدد مانگ سکتے ہیں اس سے اس کی وفات کے بعد بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔

نیز سیدنا امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

قبر موسٰی الکاظم تریاق مجرب لا جابۃ الدعاء

(حاشیہ مشکوۃ ص ۱۵۴

یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ کی قبر مبارک دعا کی قبولیت کے لئے تریاق و مجرب ہے اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق عطا کرے ۔ کچھ لوگ اپنے کو عالم کہلانے والے بتوں اور کافروں والی آیات مبارکہ پڑھ کر خواہ مخواہ عوام الناس کو مشرک قرار دے رہے ہیں ۔
فالی اللّٰہ المشتکی اللہ جل جلالہ ایسے علماء کے شر سے ہم سب کو بچائے ۔

سوال : یہ بال مبارک کہاں سے آئے ہیں
جواب : خود سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال مبارک اتروا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمائے کیونکہ نبی رحمت والی امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ مبارک باذن اللہ دیکھ رہی تھی کہ یہ بال مبارک مجھ سے محبت کرنے والوں کے پاس پہنچیں گے اور وہ برکات حاصل کریں گے اور تعظیم و توقیر کر کے جنت الفردوس حاصل کرینگے یہ بات کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال مبارک خود تقسیم فرمائے ۔ حدیث پاک میں ہے :

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعابالحلاق و ناول الحلاق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا ابا طلحتہ الانصاری فاعطاہ ایاہ ثم ناول الشق الا یسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ فقال اقسمہ بین الناس

(مسلم شریف ص ۴۲۱ مشکوۃ شریف ص ۲۳۲) یعنی سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایام حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے تو پہلے آپ جمرہ عقبیٰ کے پاس تشریف لائے اور اسے کنکریاں ماریں پھر اپنے خیمہ میں جو کہ منی میں تھا تشریف لائے پھر قربانی ذبح کی زاں بعد جب آپ نے احرام کھولنے کا ارادہ فرمایا تو سر مونڈ نے والے کو بلایا اور شاہ کو نین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کی دائیں جانب اس کو دی جب اس نے بال مبارک اتار لیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بال مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیے پھر بائیں جانب مونڈنے والے کو دی جب اس نے بال مبارک اتار لیے تو سرکار نے وہ بال مبارک بھی حضرت طلحہ انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیے اور فرمایا یہ لوگوں میں تقسیم کر دو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہٰذا وہ بال مبارک جن خوش نصیب لوگوں کو پہنچ گئے وہ انکے پاس محفوظ چلے آ رہے ہیں ۔ نیز صحیح بخاری میں ہے

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلق راسه وکان ابو طلحه اول من اخذ من شعره

(صحیح بخاری ص ۲۹)

یعنی سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے بال اتروائے تو سب سے پہلے بال مبارک حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لیے ۔

بلکہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار اپنے بال مبارک تقسیم فرمائے شواہد النبوۃ میں ہے حدیبیہ کے مقام پر سید العلمین نے حجامت بنوائی اور بال مبارک ایک سبز درخت پر ڈال دیے یہ دیکھتے ہی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کے نیچے جمع ہو گئے اور موئے مبارکہ کو ایک دوسرے سے چھیننے لگے حضرت ام عمارہ صحابیہ فرماتی ہیں میں نے چند موئے مبارک حاصل کر لیے اور جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو میں ان مبارک بالوں کو پانی میں ڈبو کر جس مریض کو پلاتی اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے دیتا ۔

بلکہ ہمارے آقا امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی جسے چاہیں اپنے

بال مبارک عطا فرما سکتے ہیں کیونکہ اس تصریح

فنبی اللّٰہ حی یرزق

کے مطابق ایمان والوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی (علیہ السلام) زندہ نبی ہیں
۔

آگے درج شدہ واقعات پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں

○ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتی کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اسی دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے شیخ عبد العزیز کو دیکھا وہ تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا بیٹا رسول اللہ ﷺ تیری عیادت (بیمار پرسی) کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اسی طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے لہذا اپنی چارپائی کو پھیر لو تاکہ تمہارے پاؤں اس طرف نہ ہوں یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو انہوں نے چارپائی کا رخ پھیرا ہی تھا کہ امت کے والی ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا

کیف حالک یابنی

اے میرے پیارے بیٹے کیا حال ہے۔ اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری و بیقراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے میرے آقا رحمت دو عالم ﷺ نے اس طرح گود میں لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور پیراہن مبارک میرے

۱۔ ﷺ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۱۴۸

آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔ زاں بعد میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی ہے اس شوق میں کہ کہیں سے سید دو عالم امت کے والی ﷺ کے بال مبارک نصیب ہوں۔ آج کتنا کرم ہو اگر مجھے میرے آقا ﷺ یہ دولت عطا فرمائیں بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حبیب خدا ﷺ میرے اس خیال پر مطلع ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ بال مبارک میرے پاس رہیں گے یا نہیں یہ خیال آتے ہی سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ زاں بعد حبیب کبریا ﷺ نے درازی عمر اور کلی صحت کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا میں بیدار ہوا اور میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو وہ دونوں بال مبارک میرے ہاتھ میں نہیں تھے میں غمگین ہوا اور پھر دوبارہ جناب رسالت ﷺ کی طرف متوجہ ہوا پھر دیکھا کہ امت کے والی ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر میں نے دونوں بال مبارک تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں وہاں سے لے لو میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے وہ دونوں موئے مبارکہ لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے۔ مجھے چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی بدیں وجہ حاضرین نے سمجھا کہ شاید موت کا وقت آ گیا ہے لہٰذا وہ رونے لگ گئے مجھے چونکہ کمزوری غالب تھی اس وجہ سے مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی تو میں نے اشارہ سے سمجھایا میں ابھی مرتا نہیں پھر کچھ عرصہ بعد مجھے طاقت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا

الحمد للہ رب العلمین

گیسوئے محبوب ﷺ کے برکات

تفسیر روح البیان میں ہے:

قالو لو وضع شعر رسول اللّٰہ ﷺ اوعصاہ اوسو طہ علیٰ قبر عاص لنجا ذلک العاصی ببرکات تلک الذخیرۃ من العذاب

(روح البیان ص ۲۵۹ جلد ۳)

یعنی اگر سید دو عالم رحمت مجسم ﷺ کا بال مبارک یا آپ کا عصا یا کوڑا مبارک کسی بڑے سے بڑے گنہگار کی قبر پر رکھ دیے جائیں (بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہو) تو ضرور وہ گنہگار ان تبرکات کی وجہ سے بخشا جائے گا۔

اگر سید محبوب دو جہاں ﷺ کا موئے مبارکہ یا عصا مبارک یا کوڑا مبارک کسی مسلمان کے گھر میں یا شہر میں ہو تو ان تبرکات کی برکت سے وہاں کے رہنے والوں کو کوئی آفت کوئی بلا نہ پہنچے گی اگرچہ وہ نہ جانتے ہوں

(روح البیان ص ۲۵۹ ر ۳

سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ اس کی تائید میں ایک مثال بیان کرتے ہیں فرمایا:

فان الملکۃ یعظمون النبی ﷺ فاذاراو اذخائرہ فی دار او بلدۃ او قبر عظموا صاحبہ وخففوا عنہ العذاب

(روح البیان ص ۲۵۹ ر ۳)

یعنی عذاب کے معاف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی غایت درجہ تعظیم کرتے ہیں تو جب وہ ایسے تبرکات کسی

کے گھر میں یا کسی قبر میں دیکھتے ہیں تو حبیب خدا ﷺ کی عظمت کی خاطر عذاب میں تخفیف کر دیتے ہیں۔

تذییل

: جس چیز کی نسبت حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی طرف ہو مثلا بال مبارک عصا مبارک، پیراہن مبارک اس کی برکتوں سعادتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے جبکہ رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کے خدام کے تبرکات کی برکتوں کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا

○ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بی بی سائرہ کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

بی بی سائرہ رحمتہ اللہ علیہ شیخ نظام الدین ابو المؤید کی والدہ تھیں اور متقدمین میں بڑی بزرگ بی بی تھیں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط سالی ہو گئی لوگ نماز استسقاء پڑھتے رہے مگر بارش نہ ہوئی (جب مایوسی ہو گئی) تو بی بی سائرہ کے صاحبزادے شیخ ابو المؤید نے اپنی والدہ کے کرتہ کا تار (دھاگہ) ہاتھ میں لیا اور عرض کی یا اللہ تیری بندی اور میری ماں کے کرتے کا تار ہے جس کے جسم پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی اس تار کی برکت سے اپنے بندوں کو بارش عطا کر دے۔ شیخ ابو المؤید نے ابھی اتنا عرض کیا ہی تھا کہ بادل آگئے اور پانی برسنا شروع ہو گیا۔ (ساری قحط سالی دور ہو گئی)

(اخبار الاخیار مترجم ص ۵۸۲)

نتیجہ: سبحان اللہ ' سبحان اللہ ' سبحان اللہ حبیب خدا ﷺ کی امت کی ایک نیک پاکدامن عورت کے جسم کے ساتھ جو کپڑا مس ہو گیا وہ سارا کرتہ نہیں بلکہ اس کے ایک تار کی دربار الٰہی میں یہ قدر و منزلت ہے کہ وہ قحط سالی جس کے لیے مسلمان دعائیں کرتے رہے نماز اسقاء پڑھتے رہے مگر کچھ نہ بنا اور اس متبرک کرتہ کے ایک تار کی برکت سے ساری قحط سالی ختم ہو جاتی ہے تو جن کے صدقے سے یہ مرتبہ ملا ان کی اپنی عظمت و شان کیا ہوگی۔

؎ یہ شان ہے خدمتگاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

صلی اللّٰہ تعالٰی علیٰ حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلٰی واصحابہ اجمعین

○ سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ کا ایک خادم تھا جس کو رجل مغربی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ حضور خواجہ بسطامی قدس سرہ کے وصال کے بعد وہ دوستوں میں بیٹھا تھا کہ قبر میں منکر نکیر کے سامنے سوال و جواب کی بات چل نکلی رجل بولا اور کہنے لگا اگر منکیر نکیر مجھ سے سوال کریں تو میں ان کو جواب دوں گا یہ سن کر دوستوں نے کہا ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کیا سوال و جواب ہوا اس نے کہا میری قبر پر بیٹھ جانا انشاء اللہ سنا دیں گے۔ جب وہ رجل مغربی فوت ہوا تو اس کے دوست اس کی قبر پڑ بیٹھ گئے اور جب نکیرین نے رجل مغربی سے سوال کیے تو اس نے جواب میں کہا :**اتسئلونی و قد حملت فروۃ ابی یزید علی عنقی فمضواو ترکوہ**

(تفسیر روح البیان ص ۹۵ ر ۵ سورۃ نحل)

یعنی میرے رب تعالٰی کے فرشتو تم مجھ سے بھی سوال کرتے ہو

سوال خواب میں جو بال مبارک شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو عطا ہوئے تھے کیا واقعی وہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تھے کیونکہ خواب خواب ہی ہوتا ہے

جواب: حدیث کی کتابوں میں یہ حدیث پاک منقول ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان خواب میں میری صورت بن کر نہیں آسکتا۔ (او کمال) اور اس بات کی تصدیق مندرجہ ذیل واقعات سے ہوتی ہے کہ وہ بال مبارک واقعی سید دو عالم حبیب مکرم نور مجسم ﷺ کے بال مبارک تھے

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان مبارک بالوں کے تین کمالات دیکھے ایک یہ کہ وہ دونوں موئے مبارک آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن ان کے سامنے جب حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھا جاتا تو وہ دونوں بال مبارک علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

○ دوم یہ کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو کہ اس معجزہ کے منکر تھے وہ آئے اور بحث شروع کر دی کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خواب میں کسی کو بال عطا ہوں ان تینوں نے آزمانا چاہا مگر میں بے ادبی کے خوف سے آزمائش پر رضا مند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ لمبا ہو گیا تو میرے عزیزوں نے وہ بال مبارک اٹھائے اور دھوپ میں لے گئے فوراً بادل نے آکر سایہ کر دیا حالانکہ دھوپ سخت تھی بادل کا موسم نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں اسے ایک نے توبہ کرلی اور وہ مان گیا کہ واقعی یہ حبیب خدا ﷺ کے ہی بال مبارک ہیں مگر دوسرے دونوں منکروں نے کہا یہ اتفاقی امر ہے دوسری بار پھر وہ بال مبارک دھوپ میں لے گئے تو فوراً بادل آیا اور سایہ کر دیا دوسرا منکر بھی تائب ہو گیا تیسرے نے

کہا اب بھی یہ اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر بال مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بھی فوراً بادل آیا اور سایہ کر دیا تو تیسرا بھی توبہ کر گیا اور مان گیا کہ واقعی یہ بال مبارک رسول ﷺ کے ہی ہیں

○ سوم یہ کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کے لیے آئے میں وہ صندوق جس میں وہ موئے مبارکہ تھے باہر لایا کافی لوگ جمع تھے میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا بڑی کوشش کی مگر تالا نہ کھل سکا پھر میں نے اپنے دل کی طرف توجہ کی تو معلوم ہوا کہ ان زائرین میں فلاں شخص جنبی ہے اس پر غسل فرض ہے اس کی شامت کی وجہ سے تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ او[illegible]بارہ طہارت کر کے آؤ جب وہ جنبی شخص مجمع سے باہر گیا تو تالا آسانی سے کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی

والحمد للّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ تعالٰی علی حبیبہ و نبیہ و رسولہ رحمۃ للعلمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

ان تینوں واقعات نے ثابت کر دیا کہ وہ بال مبارک واقعی حبیب خدا سید انبیا ﷺ کے ہی بال مبارک تھے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم کیے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا

(انفاس العارفین ص ۳۹)

بال شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ کی برکت

○ اسی طرح حضرت سلطان المشائخ فوائد الفوائد میں فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا کہ آپ کی داڑھی مبارک کا ایک بال گر کر گود میں آگیا میں نے عرض کیا کہ حضور اگر عنایت فرما دیں تو میں اپنے پاس تعویذ بنا کر رکھ لوں ' آپ نے فرمایا اچھا میں نے اسے باعزاز تمام لیا اور کپڑے میں لپیٹ کر اپنے ساتھ لے آیا۔ حضرت سلطان المشائخ یہ واقعہ بیان کرکے آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے اس کے بڑے بڑے اثر دیکھے ہیں جو بیمار میرے پاس تعویذ کے لئے آتا میں اس کو وہی دیتا جب وہ اچھا ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیتا

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دوستوں ولیوں کے ساتھ نسبت قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے دامن رحمت کی برکت سے ہم سب کا ایمان پر خاتمہ کرے ۔ اس قسم کے واقعات ہماری کتاب نسبت محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کافی درج ہیں شوق والے احباب کتاب مذکورہ کا مطالعہ فرمائیں

سیال شریف میں موئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک جناب شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کراچی سے لائے جو حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب (پیر سیال لجپال کے خلفاء میں سے ہیں) نے عطیہ و تحفہ پیش کیا تھا۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۸۸ء بعد از نماز عصر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت پیر پٹھان خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ خان محمد صاحب قدس سرہ کی

معیت مین نصیب ہوئی ۔ ہمارے آقا و مرشد شیخ الاسلام والمسلمین رحمتہ اللہ علیہ اپنے معمول کے مطابق آداب و نیاز بجالاتے ہوئے آستہ آواز سے **اغشنی یارسول اغشنی یارسول اللّٰہ اغشنی** بار بار پڑھتے رہے اور یہ شعر بھی پڑھا

الٰہی تبت من کل المعاصی

یاخلاص رجاء للخلاصی

پہلے زمین بوسی کر کے پھر جس میز مبارک پر موئے مبارک رکھا ہوا تھا اسے بوسہ دیا پھر زیارت کرتے ہوئے اٹھایا اور پیر پٹھان نے اپنے سر مبارک پر رکھا پھر حضور غریب نواز علیہ الرحمتہ نے سر مبارک پر رکھا۔ نیز دیگر حضرات نے بھی اپنے اپنے سروں پر یکے بعد دیگرے رکھوانے کی سعادت حاصل کی

اسی طرح آستانہ عالیہ اجمیر شریف کے سجادہ نشین صاحب کے صاحبزادہ صاحب بھی تشریف فرما تھے ان کے فرمانے پر آپ نے منشی محمد نواز کو بلایا اور موئے مبارک محبوب کریم ﷺ کی زیارت کے لئے روضہ شریف میں حاضر ہوئے ۔ جب تمام حضرات اندر تشریف لے گئے تو ان کے بعد دار العلوم سے حاضر شدہ اساتذہ کرام و زائرین کو بھی حاضری نصیب ہو گئی پیرزادہ صاحبان نے موئے مبارک کی زیارت کا شکریہ ادا فرمایا ۔ تو میرے پیرو مرشد غریب نواز علیہ الرحمتہ نے جو ابا عرض کیا کہ ہمیں بھی آپ کے طفیل حاضری نصیب ہوئی ۔ پیرزادہ صاحبان نے پوچھا کہ یہ نعمت کہاں سے میسر ہوئی تو آپ نے جواباً فرمایا کہ کراچی میں ایک سید صاحب ہیں یہ موئے مبارک انہوں نے عطاء فرمایا ہے ان سے کسی صاحب نے یہ پہلے طلب کیا لیکن انہوں نے میرا نام لے کر کہا کہ موجودہ سجادہ نشین سیال شریف والے ہی اس کے حاصل کرنے کے مستحق ہیں جب ہمیں معلوم ہوا تو ماہ رمضان

المبارک میں فوراً کراچی حاضری دی اور دامن پھیلا کر یہ نعمت عظمیٰ حاصل کر کے لایا اس کی پہلی برکت ہم نے یہ دیکھی کہ ہم بارش سے محروم تھے' سخت گرمی تھی جب موئے مبارک کو باہر مسجد کے صحن میں لائے تو بادل آ گئے زور کی بارش ہوئی

چودہ سو سال کے مبارک بال! ابھی تک

بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محبوب کریم ﷺ کے پردہ ظاہری کو تو چودہ سو سال گزر گئے ہیں مگر آج تک لوگوں کے پاس بال مبارک موجود ہیں یہ کیونکر؟ اور پھر دنیا کے کونے کونے میں لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بال مبارک ہیں تو ان سب کے پاس ثبوت کیا ہے کہ یہ واقعی محبوب کائنات ﷺ ہی کے موئے مبارک ہیں

جواباً عرض ہے کہ آپ نے گزشتہ صفحات میں پڑھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ محبوب دو جہاں ﷺ کے مبارک اور نورانی بالوں پر پروانہ وار ٹوٹ پڑتے تھے اور جس کسی کو وہ مل جاتا اسے دنیا کی ہر چیز سے عزیز تر سمجھتا اور بحفاظت تمام سنبھال کر رکھتا پھر رفتہ رفتہ جہاں تک پیارے محبوب ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والے گئے دوسری اشیاء کے ساتھ ساتھ موئے مبارک بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام طاہرات کو زمین نہیں کھا سکتی حدیث پاک میں ہے۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے مبارک جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے

دوستو ظاہر ہے کہ جب جسم پاک سلامت ہے تو بال مبارک بھی تو جسم شریف ہی کے ہیں

وہ کیسے ختم ہو سکتے ہیں ؟ بلکہ مشاہدہ تو یہی ہے کہ ایک بال مبارک سے کئی شاخیں نکلتی ہیں اور نورانی بالوں کا گچھ بن جاتا ہے گویا ہمارے آقا ﷺ کا رواں رواں حیات ہے اور جسم اطہر سے ظاہری نسبت قطع ہو جانے کے باوجود بھی زندہ رہتا ہے اور اس کی نشوونما بھی جاری رہتی ہے چنانچہ یوں مبارک بالوں کی نشوونما ہوتی رہی اور یہ بال مبارک صحابہ کرام سے ہوتے ہوئے ان کی اولاد تک پہنچے پھر اولا در اولاد ہوتے ہوئے آج دنیا کے کونے کونے میں بے شمار اہل محبت کے پاس موجود ہیں

بال مبارک کی صداقت کا ثبوت

رہا یہ شبہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ موئے مبارک محبوب کریم ﷺ ہی کے ہیں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تبرکات کے سلسلے میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز مسلمانوں میں کسی نسبت کی وجہ سے متبرک مشہور ہو جائے وہ متبرک ہی ہے مثلا کوئی صاحب بطور سید مشہور ہیں تو ان کی تعظیم کی جائے گی ان کے حسب نسب کی ٹوہ میں پڑنا کوئی ضروری نہیں ۔ اگر بالفرض کسی نے معاذ اللہ اپنے آپ کو جھوٹ موٹ سید مشہور کر بھی دیا ہے تو یہ اگرچہ سخت گناہ ہے مگر ہمیں چونکہ علم نہیں اس لئے ہم اس کی نسبت کی تعظیم کریں گے ہمیں ثواب ضرور ملے گا اسی طرح کسی بھی تبرک کے بارے

میں خواہ کسے بال کے بارے میں ہی کوئی جھوٹ بولے اور نعوذ باللہ اسے محبوب دوجہاں ﷺ کی طرف منسوب کرے تو وہ بال ہی ہے ۔ موئے مبارک نہیں مگر ہمیں چونکہ حقیقت کا پتہ نہیں لہٰذا ہم تو نسبت کی تعظیم کریں گے ۔ اور انشاء اللہ ثواب پائیں گے

عجیب و غریب واقعہ

سمرقند میں ایک بیوہ سید زادی رہتی تھی اس کے چند بچے تھے حالات سے مجبور ہو کر اپنے بھوکے بچوں کو ساتھ لے کر ایک مال دار شخص کے پاس گئی اس سے سوال کیا کہ میں سید زادی ہوں

میرے بچے بھوکے ہیں ان کو کھانا کھلاؤ وہ رئیس آدمی جو دولت کے نشہ میں مخمور اور برائے نام مسلمان تھا کہنے لگا تم اگر واقعی سید زادی ہو تو کوئی دلیل پیش کرو سید زادی بولی میں ایک غریب بیوہ ہوں زبان پر اعتبار کرو کہ سید زادی ہوں اور دلیل کیا پیش کروں ؟ وہ بولا میں زبانی جمع خرچ کا قائل نہیں اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو ورنہ جاؤ وہ سید زادی دل برداشتہ ہو کر

اپنے بچوں کو لے کر رنجیدہ رنجیدہ واپس چلی آئی پھر ہمت کر کے وہ ایک مجوسی رئیس کے پاس پہنچی اپنا حال بیان کیا وہ مجوسی بولا محترمہ اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں مگر تمہاری سیادت کی تعظیم و قدر کرتا ہوں اور میرے ہاں قیام فرماؤ میں تمہاری روٹی اور کپڑے کا ضامن ہوں یہ کہا اور اسے اپنے ہاں ٹھراکر اسے اور اس کے بچوں کو کھانا کھلایا اور ان کی بڑی خدمت کی رات ہوئی تو وہ نادان مسلمان رئیس سویا تو اس نے خواب میں محبوب کریم ﷺ کو دیکھا جو ایک بہت بڑے نورانی محل کے پاس تشریف فرما تھے

اس رئیس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نورانی محل کس کے لئے ہے محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا مسلمان کے لئے وہ بولا حضور ﷺ میں بھی تو مسلمان ہوں یہ مجھے عطا فرما دیجئے مالک کائنات ﷺ نے فرمایا اگر تو مسلمان ہے تو اپنے اسلام کی کوئی دلیل پیش کر وہ رئیس سن کر بڑا گھبرایا مختار کائنات ﷺ نے فرمایا میری دکھیاری بیٹی حالات سے مجبور ہو کر تیرے پاس آئے تو تو سیادت کی دلیل طلب کرے اور خود بغیر دلیل کے اس محل میں چلا جائے ناممکن ہے یہ سن کر اس کی آنکھ کھل گئی اور بہت رویا پھر اس سید زادی کی تلاش میں نکلا تو اسے پتہ چلا کہ وہ فلاں مجوسی کے گھر قیام پزیر ہے چنانچہ اس مجوسی کے پاس پہنچا اور کہا کہ ایک ہزار روپے لے لو اور سید زادی کی خدمت کا موقع مجھے دو مجوسی نے کہا کیا میں وہ عظیم الشان نورانی محل ایک ہزار روپیہ پر بیچ دوں ؟ ناممکن ہے سن لو ! مالک جنت قاسم نعمت حبیب کبریا ﷺ جو تمہیں خواب میں آ کر اس محل سے دور کر گئے ہیں میرے خواب میں تشریف لا کر اور کلمہ پڑھا کر مجھے اس محل میں داخل فرما گئے ہیں ۔ الحمد للہ اب میں بیوی بچوں سمیت مسلمان ہو چکا ہوں اور مجھے حاکم کائنات ﷺ بشارت دے گئے ہیں کہ تو اہل وعیال سمیت جنتی ہے

قابل توجہ ہے یہ بات کہ دلیل طلب کرنے والا برائے نام مسلمان تو جنت سے محروم رہ گیا اور نسبت محبوب ﷺ کا لحاظ کر کے بغیر دلیل کے بھی تعظیم و ادب کرنے والا ایک مجوسی دولت ایمان سے مشرف ہو کر جنت پا گیا معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنا بہت بڑے خسارے کا سبب بن سکتا ہے

حضرت سیدنا قاضی عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

○ محبوب کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر میں یہ بھی ہے کہ محبوب دوجہاں ﷺ کے مبارک سامان مکان طیبات اور جو کوئی شئے جسم پاک سے چھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ محبوب کائنات ﷺ کی ہے ان سب کی تعظیم کرنا۔

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ شرح شفا میں اسی عبارت کے تحت فرماتے ہیں

ان المرا دجمیع مانسبت الیہ و یعرف بہ

اس سے مراد یہ ہے کہ جو بھی چیز محبوب دو جہاں ﷺ کی طرف منسوب ہو اور مشہور ہو اس کی تعظیم کی جائے۔

اہم نکتہ

حضرت سیدنا مفتی احمد یار خانصاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں دھوراجی کا ٹھیاواڑ نگینہ مسجد میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو خطاب کرنے کے لئے گیا وہاں موئے مبارک کی زیارت کی جا رہی تھی مسلمان عاشق زیارت کر رہے تھے' درود و سلام کا ورد کر رہے تھے کوئی رو رہا تھا کوئی دعا مانگ رہا تھا غرض کہ عجیب پر کیف منظر تھا۔ ایک صاحب کونے میں منہ بنائے کھڑے تھے میں نے پوچھا' حضرت آپ غصہ میں کیوں ہیں ؟ فرمانے لگے مسجدوں میں خرافات ہو رہی ہیں۔ اس کا کیا ثبوت ہے ؟ کہ یہ بال محبوب کریم ﷺ کے ہیں اور اگر ہوں بھی تو اس کی تعظیم کا کیا ثبوت ہے ؟ میں نے ان کا جواب نہ دیا بلکہ ان سے پوچھا جناب کا اسم شریف کیا ہے ؟ فرمانے لگے' عبد الرحمان' والد محترم کا اسم گرامی کیا ہے ؟ فرمایا' عبد

الرحیم پوچھا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ عبد الرحیم ہی کے فرزند ہیں ؟ اول تو اس نکاح کے گواہ نہیں اگر کوئی ہو بھی تو صرف عقد نکاح ہی کی گواہی دے گا یہ کیسے معلوم ہوا کہ جناب کی ولادت شریف بھی انھیں کے سبب سے ہوئی ہے تڑپ کر بولے ' مولوی صاحب ! مسلمان کہتے ہیں کہ میں ان ہی کا بیٹا ہوں اور مسلمانوں کی گواہی معتبر ہے تو میں نے بھی کہا مسلمان کہتے ہیں یہ محبوب خدا ﷺ کے موئے پاک ہیں اور مسلمانوں کی گواہی معتبر ہے اس پر وہ شرمندہ ہو گئے۔

عاشقاں راچہ کار با تحقیق
ہر کجا نام اوست قربا نیم

یعنی عاشقوں اور دیوانوں کو تحقیق سے مطلب نہیں ہوتا جہاں محبوب کا اسم پاک آیا وہاں قربان ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

عقل و عشق کی جنگ سلجھانا ممکن نہیں

دیوانے عقل کو دخل نہیں دیتے کیونکہ عشق و عقل کی جنگ سلجھانا بہت مشکل ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ آتش نمرود میں ڈالے جانے کے وقت پیش آیا

عقل بولی کہ بڑی شے جان ہے
عشق بولا یار پہ قربان ہے

اور پھر

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل تھی محو تماشائے لب بام ابھی

گیسوئے محبوب ﷺ کیسے تھے؟

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
لیلہ القدر میں مطلع الفجر حق!
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

محبوب کریم ﷺ کی زلفوں کا تزکرہ ہے۔ مبارک زلفوں کی سیاہی ' خوشبو ' ان کو کنگھی کرنا مبارک زلفوں کی سیاہی کو " لیلتہ القدر " اور ان میں پر نور مانگ کو " مطلع الفجر " کہنا اعلیٰ حضرت ہی کا حصہ ہے۔ محبوب کریم ﷺ کے سر اقدس کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے اور کھڑے تھے اور نہ ہی بالکل گھنگھریالے بلکہ دونوں کے بین بین تھے ہلکے سے خم دار اور معمولی سے پیچ کھائے ہوئے تھے انھیں زلف حمیدہ نام ہی دیا جا سکتا ہے یہ کنڈل والی زلفیں اس طرح سیاہ اور انفرادی حسن کی حامل تھیں کہ صحابہ کرام سے مرویات کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص محسوس کر سکتا ہے کہ گیسوئے محبوب ﷺ کے اسیر صحابہ نے محبوب ﷺ کی حسین معبزو معطر زلفوں کو کس طرح اپنی گفتگو کا موضوع بنایا ہے۔ جب بھی کسی محفل میں محبوب کے حسن سراپا کا تزکرہ چھڑتا ' وہاں آپ ﷺ کے چہرے اور سیاہ زلفوں کا ذکر ضرور ہوتا ہم بھی عشق کو تازہ کرنے کے لئے چند مرویات کا ذکر کرتے ہیں۔

حسین زلفیں

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں کا حسن ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن الشعر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بال نہایت ہی حسین اور خوبصورت تھے

سیاہ زلفیں

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زلفوں کی سیاہی کا تزکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید السواد الشعر

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک گہرے سیاہ تھے

؎ نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جاون ویکھن والیاں

زلفوں کی سیاہی آج بھی نگاہوں میں ہے

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان فرمایا کرتے کہ لوگو محبوب کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کسی نے کچھ پوچھنا ہے تو مجھ سے پوچھ لے کیونکہ آج روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ۔ جب کوئی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کرتا تو آپ تفصیلاً انھیں حلیہ بیان کرتے اور آخر میں فرماتے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر آپ کی جو زیارت کی تھی وہ مجھے آج بھی یاد ہے

فما انسی شدۃ بیاض وجھہ وشدۃ سوا دشعرہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی خوبصورت سفیدی اور زلفوں کی گہری سیاہی آج بھی میری نگاہوں میں ہے ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریک رات سے بڑھکر زلفوں کی سیاہی کے بارے میں فرماتے ہیں

کان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدیدسوا دالراس واللحیہ

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور اور داڑھی مبارک کے بال نہایت سیاہ تھے

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کی سیاہی سے رات کو تیرگی کی خیرات ملی

الصبح بدا من طلعتہ
واللیل دجی من وفرتہ

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر نور چہرے سے صبح کو روشنی ملی ۔ اور

۱۔ ابن عساکر ' ۱ : ۳۱۷
۲۔ تہذیب ابن عساکر ' ابن عساکر

آپ ﷺ کی سیاہ زلفوں سے رات کو تیرگی نصیب ہوئی

خمیدہ زلفیں

محبوب دو جہاں ﷺ کے مبارک بال نہ بالکل سیدھے اور کھڑے تھے اور نہ ہی بالکل گھنگھریالے بلکہ ان دونوں کے بین بین تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے مبارک بالوں کے اس حسن اعتدال اور کمال موزونیت کو یوں بیان فرمایا

کان شعر رسول اللّٰہ ﷺ شعرا بین شعرین لا رجل بسط ولا جعد قطط

آپ ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اکڑے ہوئے بلکہ بین بین تھے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا

کیف کان شعر رسول اللّٰہ ﷺ

میرے محبوب ﷺ کی زلفیں کیسی تھیں؟ تو آپ نے فرمایا نہ تو پیچ دار تھیں اور نہ سیدھی اکڑی ہوئی بلکہ کنڈل والی تھیں

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زلفوں کے خمیدہ ہونے کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ کے بال مبارک درمیانے گھنگھریالے تھے جب ان میں کنگھی کی جاتی تو ان کے

ا۔ سبل الھدیٰ، جلد دوم

کنڈل کھل جاتے یعنی الگ الگ ہو جاتے اور اگر انھیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا تو اکٹھے حلقہ وار رہتے

دراز زلفیں

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک جب لمبے ہوتے تو کانوں کی لو سے ذرا نیچے ہو جاتے تھے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک میانہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے لو تک تھے میں نے سرخ جبہ میں آپ سے بڑھ کر حسین کوئی نہیں دیکھا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مقدس بالوں کے بارے میں فرماتی ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مباک کانوں اور دونوں شانوں کے درمیان تھے

○ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بال کانوں کی لو تک تھے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں کے بارے میں احادیث میں تین طرح کے الفاظ ملتے ہیں

مرویات میں تطبیق

ان مرویات میں بظاہر تعارض ہے یعنی بعض صحابہ بیان کرتے ہیں کہ

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کانوں تک تھے اور بعض کی رائے یہ نہیں بلکہ کاندھوں تک تھے

بنظر غائر اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ یہ مختلف احوال ہیں - یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی نے ہی مختلف احوال بیان کئے - حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں -

ان ذلک لا ختلاف الاوقات فکان اذا تقصیرھا بلغت المناکب واذا قصرھا کانت

یعنی یہ مختلف احوال کا بیان مختلف اوقات کی وجہ سے ہے عدم حجامت کی صورت میں کاندھوں تک پہنچ جاتے اور حجامت کے بعد کانوں کی لو یا اس کے نیچے تک ہوتے اسی اعتبار سے کبھی بڑے کبھی چھوٹے ہوتے

میرے واجب الاحترام استاذی المکرم جناب علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت کے تحت مرویات میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں گویا تازہ کنگھی کرتے تو بال دوش اقدس تک پہنچ جاتے اور بعد ازاں گھنگھریالے ہونے کی وجہ سے سکڑ کر کانوں تک پہنچ جاتے

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

خلاصہ کلام

قارئین کرام کتاب کے مطالعہ کرنے سے بخوبی سمجھ گئے ہونگے - کہ

امام الموحدین سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' حضرت سیدنا علی شیرہ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کا کیا عقیدہ تھا؟

صحابہ پاک وسیلہ زلف محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل تھے

اب فقیر ان علماء سے سوال کرتا ہے جو وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہیں ۔ اور شب و روز تحریر و تقریر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور ان کے سینوں سے محبت محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع بجھانے کے درپے ہیں ۔ کیا وہ ان احادیث صحیحہ کو نظر انداز کرتے ہیں ؟ کیا صحابہ مومن موحد نہ تھے ؟ جن کے مبارک ہاتھوں نے بیت اللہ شریف کو بتوں کی نجاست سے پاک کیا ۔ کیا وہ شرک اور بدعت کے احکام سے واقف نہ تھے ۔ ارے غور سے سوچو یہ مومنین کی وہ جماعت ہے جنھوں نے عرب و عجم کے مشرکوں کے سیاہ دلوں کو نور توحید سے منور فرمایا اور اپنے مال و جان سے گلشن اسلام کی آبیاری کی جن کے بارے میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الصحابی کا النجوم

میرے صحابہ ہدایت کے ستارے ہیں ان کی پیروی کرنا

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا : یا رسول اللہ! یوسف علیہ السّلام کو دیکھ کر زنانِ مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مرجاتے تھے مگر آپ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی ۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَالِیْ مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ ظَھَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَکْثَرَ

مِمَّا فَعَلُوْا حِيْنَ رَاَوْ يُوْسُفَ ۔ لے

توحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا۔

ے رُخِ انور سے پردہ، اتارا نہیں
کہ لوگوں میں تابِ نظارہ نہیں
حسنِ محبوب مستور ہے اس لیئے
غیرتِ حق کو ایسا گوارا نہیں

عشق محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثمرات

عذاب الٰہی سے نجات کا ذریعہ

اللہ رب العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا ۔ **ان كان اباء كم و ابناء كم وازواجكم واموال اقتر فتموها و تجارة تخشون كسادها و مساكين ترضونها احب اليكم من اللّٰه و رسوله وجهاد فی سبيله فتربصوا حتى ياتى اللّٰه بامره**

ترجمہ ۔ اگر تمہارے باپ تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان یہ چیزیں اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور جہاد کی محبت سے زیادہ پیاری ہوں تو پھر راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا امر لائے

قارئین

یہاں امر سے مراد عذاب ہے یعنی اگر ہم اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنے باپ اولاد بیوی کنبہ مال مکان ہر ایک چیز کی محبت کو خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر قربان کر دیں ورنہ عذاب الٰہی کا

انتظار کریں۔

قبر میں نجات کاذریعہ

مشکوۃ شریف کی حدیث ہے۔ قبر میں پہلا سوال ہو گا من ربک تیرا رب کون ہے؟ اگر عقیدہ و عمل درست ہوا تو جواب دے گا ربی اللہ پھر دوسرا سوال ہو گا ما دینک۔ تیرا دین کیا ہے؟ اگر عقیدہ و عمل درست ہو تو جواب دے گا دینی الاسلام۔ اگر دونوں کا جواب صحیح بھی دیدے پھر بھی اس کی نجات نہ ہو گی جب تک تیسرے اور اہم سوال کا جواب نہ دے۔ تیسرا سوال بخاری جلد اول ترمذی جلد اول پر موجود ہے۔ **ما کنت تقول فی ھذا الرجل** اس معنی کے متعلق تو کیا کہتا ہے؟

یعنی قبر والے کے سامنے محبوب کریم ﷺ کا دیدار کرایا جائے گا اور فرشتہ سرکار دو عالم ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہے گا۔ **ما کنت نقول فی ھذا الرجل** آپ عقل انسانی سوال کرتی ہے کہ جب ہم نے آقائے نامدار ﷺ کو دیکھا نہیں تو قبر میں پہچان کیسے ہو گی تو علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ مومن کے دل میں کملی والے کی محبت ہوتی ہے۔ پہچان اس محبت کی وجہ سے ہو گی محبت خود پکارے گی کہ یہ تیرے آقا ہیں اب نتیجہ کلام یہ نکلا کہ قبر میں نجات پہچان محبوب ﷺ سے ہو گی اور پہچان آقا ﷺ کی محبت سے ہو گی گویا محبت محبوب ﷺ ہی نجات کا ذریعہ ہو گی۔

ایمان کی حلاوت

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان یکون اللّٰہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا اللّٰہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقدف فی النار

ترجمہ جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پا لے گا۔ ایک یہ کہ اللہ

اور اس کا رسول اس کو تمام ماسوا سے زیادہ پیارے ہوں ۔ دوسری یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت کرلے اور تیسری یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانا اس قدر برا سمجھے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے ۔

قارئین کرام اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب تک ایک مسلمان کہلانے والے کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہر چیز کی محبت سے زیادہ نہ ہو وہ ایمان کی حلاوت پا ہی نہیں سکتا۔

قیامت میں رفاقت محبوب ﷺ کا ذریعہ

عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کے عرض کرتے ہیں

واللّٰہ لانت احب الی من نفسی وما لی و ولدی واہلی لولا انی اتیک مرائیت ان اموت

ترجمہ اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان مال اولاد اور گھر والوں سے زیادہ محبوب ہیں ۔ اگر میں آپ ﷺ کے پاس نہ آؤں تو آپ دیکھیں گے کہ میں مرجاؤں گا .. یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگے محبوب کریم ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا مجھے ایک غم ہے کہ یہاں جب بھی آپ ﷺ کے دیدار کی خواہش ہوتی ہے آپ ﷺ کی زیارت کرلیتا ہوں قیامت میں آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہو گی ؟ حضور اکرم ﷺ ابھی خاموش ہیں کہ جبریل آ گئے اور وحی سنائی **من یطع اللّٰہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ من النبیین والصدیقین والشہداء الصالحین**

کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے میں قیامت والے دن وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء صدیقین

شہداء اور صالحین دوسری حدیث بخاری میں ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ ایک صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی آپ ﷺ نے فرمایا نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے اس نے عرض کیا میں نے قیامت کے لئے زیادہ نمازوں روزوں اور صدقات کے ذریعے تیاری نہیں کی بس اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں ۔ تو اس کے جواب میں محبوکریم ﷺ نے فرمایا **انت مع من احببت** تو اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا... اس حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو شخص محبوب ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ روز قیامت آپ کے ساتھ ہو گا۔

حصول جنت کا ذریعہ

روی امراۃ مبسرفه علی نفسها رئیت بغد موتها فقیل لها ما فعل اللّٰه بک قالت غفرلی قیل بماذا قال بمجتی لنبی ﷺ و نودیت ان من اشتمی النظر الی حبیبنا نستحی ان نزله بعنا بنا

ترجمہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک گنہگار عورت کو موت کے بعد خواب میں دیکھا گیا اس سے پوچھا گیا اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا مجھے بخش دیا کہا گیا کس وجہ سے ؟ اس نے کہا سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کی وجہ سے اور ندا دی گئی کہ جو شخص خواہش رکھتا ہے کہ ہمارے محبوب کو دیکھے (محبت رکھتا ہے) ہمیں شرم آتی ہے کہ اسے عذاب دے کر ذلیل کیسے کریں ؟

الھم نور قلبی بنور معرفتک یا عزیز یا غفار یا رب العالمین

لھم نور قلبی بنور عشقک و عشق حبیبک الکریم ﷺ

آمین بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ

محبوبِ زمان

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دِل کو میں کیا کروں، اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے
حبیبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا حبیب اللہ

میرا درد بھی تو درمان بھی تو میرا عشق بھی تو ارمان بھی تو
میرا ساز بھی تو سامان بھی تو میرا دامن بھی تو اور دامان بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول صلی اللہ علیک یارسول اللہ

میرا یار بھی تو غم خوار بھی تو میری ہستی اور حصار بھی تو
میرا علم بھی تو عرفان بھی تو میری جان بھی تو پہچان بھی تو
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

میری آن بھی تو اور بان بھی تو میرا مان بھی تو اور تان بھی تو
میرا کار بھی تو بیوپار بھی تو اظہار بھی تو پرچار بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یارسول

میری دولت تو میری دلالت تو صولت اور اصالت تو
ہر دھان بھی تو ایمان بھی تو دیوان بھی تو سلطان بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

آئین بھی تو ایوان بھی تو ارکان بھی تو اعلان بھی تو
میرا راج بھی تو مہاراج بھی تو میرا تخت بھی تو اور تاج بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

میرا دار بھی تو مدار بھی تو سرکار بھی تو دربار بھی تو
میرا پاس بھی تو انفاس بھی تو آس بھی تو راس بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

میرا قیاس بھی تو مقیاس بھی تو بو باس بھی تو بن باس بھی تو
میری ذات بھی تو اوقات بھی تو حاجات بھی تو برکات بھی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

میری دار بھی تو فریاد بھی تو ناد بھی تو اور صاد بھی تو
اوسب کچھ تو ہی تو اور بس تو ہی تو
صلی اللہ علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

منزل ملی مراد ملی مدعا ملا
سب کچھ مجھے ملا جو تیرا نقشِ پا ملا

اس لیئے کہ!

یہ زمین و زماں تمہارے لیئے مکین و مکاں تمہارے لیے
یہ چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
دھن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے
وہ کنزنہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہرتن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لیے
ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں

نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس کے لیے ہاں تمہارے لیے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لیے
یہ فیض دیئے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکر میاں تمہارے لیے
سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لئے
نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے
نہ روح امین نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے
جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دولہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن وامان تمہارے لیئے
یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لیے
یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نچھوڑیں لیس نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لیے
فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

اور

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سانہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

سچ تو یہ ہے کہ!

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

اے میرے محبوب

تم جس کو دیکھ لو وہ نہ پہلو میں پائے دل
تم سا جو دلربا ہو تو کیونکر بچائے دل
عزیز آشنا سب سے بیزار ہو کر
چلا ہوں میں کس کا طلب گار ہو کر
سب دولت کونین جو دی عشق کے بدلے
اس بھاؤ یہ سودا مجھے سستا نظر آیا

تو وہ

محبوب ہے جس کو بنا کر خود خدا کہہ دے
کہ اب تجھ سا حسیں دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا

رات تنہائی میں سحری کے وقت میرے کانوں میں ایک حسیں سریلی مگر پر درد عاشقانہ آواز گونجی غور سے دیکھا تو عاشقوں کے امام بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ جو مجھے فرمایا رہے تھے میرا بھی امت محبوب ﷺ کو پیغام دے دینا کہ میرے بھی محبوب و مطلوب و مقصود آپ ﷺ ہیں

محبوبِ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ

مینڈا عشق وی توں مینڈا یار وی توں
مینڈا دین وی توں ایمان وی توں
مینڈا جسم وی توں مینڈا روح وی توں
مینڈا قلب وی توں جند جان وی توں
مینڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر
مصحف تے قرآن وی توں
مینڈے فرض فریضے حج زکواتاں
صوم صلوۃ آذان وی توں
مینڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ
علم وی توں عرفان وی توں
مینڈا ذکر وی توں مینڈا فکر وی توں
مینڈا ذوق وی توں وجدان وی توں
مینڈا سانول مٹھڑا شام سلونا
من موہن جاناں وی توں
مینڈا مرشد ہادی پیر طریقت
شیخ حقائق دان وی توں
مینڈا آس امید تے کھٹیا وٹیا
تکیہ مان تے تران وی توں
مینڈا دھرم وی توں مینڈا بھرم وی توں
مینڈا شرم وی تون مینڈی شان وی توں
مینڈا دکھ سکھ رو ون کھلن وی توں

میڈا دردوی توں درمان وی توں
میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں
میڈے سولاں داسامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں
میڈا بخت تے نام نشان وی توں
میڈے ٹھنڈڑے ساہ تے مونجھ موبجھاری
ہنجوں دے طوفان وی توں
میڈے تلک تلوے سیندہاں مانگاں
ناز نہورے تان وی توں
میڈی مہندی کجل مساگ وی توں
میڈی سرخی بیڑا پان وی توں
میڈی وحشت جوش جنوں وی توں
میڈا گریہ آہ فغاں وی توں
میڈا شعر عروض قوافی توں
میڈا بحروی توں آوزان وی توں
میڈا اول آخر اندر باہر
ظاہر تے پنہاں وی توں
میڈا فرداتے دیروز وی توں
الیوم وی توں آلان وی توں
میڈا بادل برکھا کھمنیاں گا جاں
بارش تے باراں وی توں
میڈا ملک ملیر تے مارو تھلڑا

روہی چولستان وی توں
جے یار فرید قبول کرے
سرکار وی سلطان وی توں
نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ
لاشے لا امکان وی توں

آپ سے بھی گزارش ہے

مذہب عشق اختیار کرو
اپنے دامن کو تار تار کرو

میں نے

تو پی ہے جام سے ساقی
میرا رندوں میں تم شمار کرو

الٰہی شکر ہے تیرا

گلزارِ محبت کی فضا میرے لیے ہے
بس خوب یہی آب و ہوا میرے لیے ہے
زاہد کی قسمت میں کہاں ایسی عبادت
یہ سجدہ نقشِ کفِ پا میرے لیے ہے
میں عشق کے کوچے سے کہیں جا نہیں سکتا
اِک مرشدِ کامل کی دعا میرے لیے ہے

کتاب بہانہ ربطِ محبوب ہے

خوبانِ جہاں کی ہے تیرے حسن سے خوبی
تو خوب نہ ہوتا تو کوئی خوب نہ ہوتا
اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے
اس کا بندہ ہوں جو بندوں کو خدا دیتا ہے

حبیبی یارسول اللہ ﷺ
آپ میری آبرو ہیں
میری پہچان
میرا وقار
میرا دبدبہ
میرا رعب
میری چھب
میری پت
میری آن
آپ کے ذکر سے قائم ہے آپ میرے ایمان کی جان ہیں
میرا نظریہ
میرا عقیدہ
میرا دین
میرا یقین
آپ ہیں صرف آپ

؎ میں کر رہا ہوں آپ سے تصور میں گفتگو
دنیا سمجھے گی دیوانہ ہو گیا !

راہ گم کردہ مسافر کے نگہبان آپ ہیں
افقِ جاں پہ مثال مہ تاباں آپ ہیں
آپ جو میرے ہیں تو میں بے سرو ساماں ہی بھلا
للہ الحمد کہ میرا سرو ساماں آپ ہیں
مجھ کو کیا علم کہ کس طرح بدلتی ہیں رتیں
جب مرے دستِ خزاں پر بھی گل افشاں آپ ہیں
اس خدا سے مجھے کیسے ہو مجال انکار
جس کے شہ پارہ تخلیق کا عنوان آپ ہیں
یہ بتانے کو کہ باوزن ہے انسان کی ذات
دستِ یزداں نے جو بخشی ہے وہ میزان آپ ہیں
آپ کا کردار ہے احکام خدا کی تائید
چلتا پھرتا نظر آتا ہوا قرآن آپ ہیں
میرے نقاد کو شاید ابھی معلوم نہیں
میرا ایمان ہے مکمل میرا ایمان آپ ہیں
جنگ و جدل میں امن کا پرچم ہے آپ کی ذات
زخم جگر کے واسطے مرہم ہے آپ کی ذات
آپ کی تجلیات سے عالم ہے مسیر
مہر منیر نور مجسم ہے آپ کی ذات
آپ کا کرم ہے اپنے پرائے کے واسطے
خیر الوریٰ و رحمت عالم ہے آپ کی ذات
کیونکر نہ ہو وہ شخص زمانے کا رہنما
جس کی نظر کے سامنے ہر دم ہے آپ کی ذات

علامہ اقبال مرحوم نے بھی کیا خوب کہا

شوق اگر ترا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب
کیونکر نہ ہو وہ شخص زمانے کا رہنما
جس کی نظر سامنے کے ہر دم ہے آپ کی ذات
مہکا ہے آپ کے فیض سے گلشن کا پھول پھول
سامان خوشگواری موسم ہے آپ کی ذات
آباد آپ کے واسطے مکہ کیا گیا
وجہ ظہور چشمہ زم زم ہے آپ کی ذات
رہتا ہے اس خیال سے زماںؔ مطمئن
اک مغفرت کے واسطے کیا کم ہے آپ کی ذات
ڈر تھا کہ عِصیان کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
غم زدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ
رضا پُل سے اَب وَجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلّم صدائے محمد ﷺ
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
محشر میں ہمیں بچانا آبِ کوثر بھی پلانا

چہرۂ والضحیٰ دکھانا امتی کہہ کے بلانا
بے عمل ہوں میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے
میری جھولی میں اشکوں کی سوغات ہے
غفلتوں میں کٹی ہے میری زندگی
آبرو اَب لاج والے تیرے ہاتھ ہے
اگر آپ نہ سنیں گے تو میری کون سنے گا
کرم آپ نہیں کریں گے تو کون کرے گا

آپ کے دینِ رحمت کا سایہ جنت کی ٹھنڈی چھاؤں سے بھی گھنا اور مسرور ن ہے آپ میری آرزو اور یہی دل کی معصوم سی آرزو ہے کتنی خوشگوار آرزو ہے آپ ہی میرا خواب ہیں اور اس حسین خواب کی تعبیر بھی آپ

میرا نغمہ

میرا ساز

میری آواز سب کچھ آپ ہیں

میں نے یہ چند الفاظ سیدھے کیئے ہیں یہ بڑی عزت کی بات ہے کہ مجھ جیسا حقیر کم علم اور بے قرینہ شخص بھی آپ کی بارگاہ میں تحفہ بھیج سکتا ہے یہ میرے لیے

بہت بڑا منصب ہے

یہ دولت

یہ وجاہت

یہ سطوت

یہ حوصلہ

یہ ولولہ

یہ طنطنہ

یہ نور

یہ عزاز

آپ کے علاوہ کوئی اور نہ دے سکتا تھا

یہ اعزاز میرا عرفان گیان اور وجدان ہے

آپ میرے محبوب ہیں میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے محبوب کہ آپ پر میرے ماں باپ بھی قربان

میرے بہن بھائی اور میرا سارا اثاثہ آپ پر صدقے

آپ مالک ہیں باقی سب غلام سرتاپا غلام جسم و روح کا چلن

صحیح چلن ہے ہی آپ کی غلامی میں صرف آپ کی غلامی میں

آپ تو اس وقت بھی غلاموں کے دکھڑے سنتے ہیں

جب ہر کوئی انھیں دھتکار دے

اپنا دکھڑا سنانے کے لیے آپ کے حقیر غلام نے اس کتاب کو وسیلہ بنایا ہے

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

اور

بس اس بات پہ رکھتا ہوں بخشش کی امید
مجھے زمانے کی گردشوں سے تیری نگاہیں بچاری ہیں
جونہی کسی غم نے سر اٹھایا مسکرایا خیال تیرا

اور

محبوب کے ذکر کی محفل سجا کے بیٹھ گئے
غمِ جہاں نے جب بھی ہمیں اشکبار کیا

آقا

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود و سلام

یا رحیم یا کریم

الٰہی زباں تابود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد ﷺ بود دلپذیر

آمین

بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ

امید وارِ شفاعتِ محبوب کریم ﷺ
ناخیر محمد زمان چشتی سیالوی

ھ چاہو قربِ اُن کا تو پڑھو درُود اُن پر
یہ وظیفہ ہے اک ایسا جو مدام چل رہا ہے
مَیں کون ہوں مَیں کیا ہوں، جو کچھ بھی ہوں نیازی
نامِ نبی کا صدقہ، میرا نام چل رہا ہے

○

خوش حالی کیلئے مجرب نسخہ

اُمیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی مشیّت پر ہے۔ مالی تنگ دستی نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم بھی آزمائشوں اور اِمتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان مرد وعورت کو معاشی تنگی سے نجات اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے پیارے محبوب کریم رءُوف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص حضرت سیّدنا نبی اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا، اُس نے اپنی غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو حضرت سیّدنا اِمام الانبیاء رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے فرمایا:

(۱) جب تم گھر میں داخل ہو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو تو کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(۲) ''پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو اور

(۳) ''ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا (یعنی اُس نے اپنا معمول بنالیا۔ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا، دایاں قدم اَندر رکھتے ہی حضرت سیّدنا رسول کریم رءُوف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اُس پر دولت کی ریل پیل کردی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو بھی دینے لگا۔[۱]

[۱] تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاءُ الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ترجمہ جلاءُ الافہام ص ۲۵۶۔

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

ایک جمعۃ المبارک کے دن حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے معاذ! کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز جمعۃ المبارک میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک یہودی کا ایک اُوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ حضرت سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (عزوجل) تمہاری طرف سے اَدا فرمادے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (آل عمران: ۲۷-۲۶)

اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو: رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مِّمَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ.

''آپ (ﷺ) فرمائیں! اے میرے اللہ (جلَّ جَلالک)! اے ملکوں کے مالک' تو جسے چاہے' بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزّت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے' بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرمادیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرمادیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اَیسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض اَدا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرمادے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔ (ہر نماز کے بعد پانچ (۵) بار پڑھیں۔ اوّل آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھیں)

الدر منثور جلد۲ص۲۰۷، الترغیب والترہیب جلد۲ص نمبر ۶۱۵، مجمع الزوائد میں دعامن ۔سواک تک ہے جلد۱۰ص۱۸۶۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتتے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ محشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھُلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلصراط
آفتابِ ہاشمی نُورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دَولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یوں عشقِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

عاشقوں صادقوں کیلئے

چیف آرگنائزر: بزمِ عشاق حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم اے اسلامیات)

کی جانب سے

عظیم تحائف

- اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- عطائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- ادائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- تبسم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- آدابِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- کلامِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- اخلاقِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- محبوب کا سات صلی اللہ علیہ وسلم
- گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- درِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

- صحیفہ عشق
- عقل و عشق
- عشق اور اہل عشق
- حقیقتِ انساں
- حقیقتِ عشق
- ذوقِ زماں
- خیالِ زماں

- کمالاتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- حیاتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- صورتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- فرمانِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- معجزاتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- پیغامِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- بزمِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- محب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- عکسِ حسنِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- تعظیم و توقیرِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

تنظیم دفتر کتابت 635/47

جامعہ شیخ الاسلام نیو پٹھان والا جنگ روڈ
فیصل آباد 0300-6661755